جلد اوّل

کلیات حلم

قلمی

جلد اوّل

کلیّات حلم

مرتبہ بسنہ ۱۳۲۰ ہجری ماہ شعبان تاریخ ۲۷ بمقام لکھیم پور ضلع کھیری

مجموعہ کلام اردو فارسی و عربی

سید محمد ہارون حلم

غازیپوری

زنگی پوری

سنہ ۱۳ ہجری

سلام

غم سرور میں جو مصروف بکا ہوتا ہے — خلد میں اوسکے لئے قصر بنا ہوتا ہے

قطرۂ اشک غم شہ میں جو آنکھوں سے گرے — پیش خالق وہ در بیش بہا ہوتا ہے

جب لگا تیر سہ پہلو تو کہا سرور نے — تجھپہ یارب مرا اصغر بھی فدا ہوتا ہے

شب عاشورہ حضرت نے کہا رفیقوں سے کہا — دیکھیں کل صبح کو اس دشت میں کیا ہوتا ہے

جسکو منظور ہو جانا وہ چلا جائے ابھی — جان غیروں کے لئے دینا برا ہوتا ہے

مرنیوالوں نے کہا آپ پہ جانیں ہیں فدا — حق میں ہم بندوں کے ارشاد [illegible] ہوتا ہے

سینۂ شہ پہ جو بیٹھا شمر تو زینب نے کہا — ہائے بھائی عرا مذبوح قفا [illegible]

دی یہ اکبر نے صدا دوڑیئے بابا جلدی — زین سے اب آپکا فرزند جدا [illegible]

اشقیا لیگئے سجاد کو پیدل تا شام — [illegible] بیمار پہ [illegible] ظلم بھلا [illegible]

جسطرح مارا ہے شہ کو جو مصیبت میں گھرے — کوئی کم ایسا گرفتار بلا ہوتا ہے

رو کے زینب نے کہا جلد خبر لو بابا — ظلم شبیر پہ اے شیر خدا ہوتا ہے

~~لگی قاسم کو جو تلوار تو بولی اجل — قتل صد حیف [illegible] کل کا بیاہ ہوتا ہے~~

کہا زینب سے یہ شہ نے کہ بہن صبر کرو — مٹ نہیں سکتا جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

نہیں ملتا ہے

سارا گھر بار رہ حق مین لٹایا شہ نے — ایسا بھی خلق مین کم وعدہ وفا ہوتا ہے

~~کہا عباس نے رخصت ہمین دیجے سرور — عہدہ اب جنگ مین اے شاہ ادا ہوتا ہے~~

دیکھی ازرق نے جو لاش پسر اُنکی ہوئی خون — کیونکہ فرزند کا بھی داغ برا ہوتا ہے

مار کر ازرق ملعون کو بولے قاسم — کبر ای کافر بے دین برا ہوتا ہے

جبکہ مرتا ہے ثنا خوان حسین ابن علی — عوض کوثر کا اوسے جام عطا ہوتا ہے

جلد اب ناظم کو روضہ پہ بلالو حضرت — دیر ہوتی ہے تو دم ہمین خفا ہوتا ہے

سلام ۲ نسخہ ۱۳۹

بیان وصف حیدر جز پیمبر ہو نہیں سکتا — جو اس دریا مین ڈوبا پھر وہ جانبر ہو نہیں سکتا

کہاں ابن زیاد دون کہاں شبیر کا رتبہ — سما کے مرتبہ مین بوم و شب پر ہو نہیں سکتا

وہ پر نور افشاں و روضہ کو روندان حضرت — کبھی جگنے کا برابر نور اختر ہو نہیں سکتا

ذرون سے رتبہ اشک غم شہ دونا بالا ہے — برابر اسکی صنو کے کوئی گوہر ہو نہیں سکتا

~~سکندر شہ کا دعوی تھا کہ ہون ترد و صبا دو کہے یاد مجھ سے جو ہوا اور ہو نہیں سکتا~~

~~اگر پاؤن اشارہ فلک کی سیر کر آؤن — جہان مین اب کوئی مجھسا لگا وہ ہو نہیں سکتا~~

کہا تو نے بغیر از مرگ کچھ چارہ نہین مجکو — خلاف حکم حق اے میری خواہر ہو نہیں سکتا

رضا مانگی وغا کی جبکہ اکبر نے تو شہ بولے
تمھیں مرنے کی دوں رخصت یہ دلبر ہو نہیں سکتا

وغا عباس کی دیکھی تو کہتے تھے ملک باہم
کوئی ساونت اس سے لڑکے سربر ہو نہیں سکتا

کہا حر نے عمر سے مجکو بہکاتا ہے ای کافر
لڑوں سبط نبی سے ای ستمگر ہو نہیں سکتا

ہوا گھر فاطمہ کا دوپہر میں ہو گیا خالی
کسی کا گھر کبھی اسطرح ابتر ہو نہیں سکتا

ہوئی درخواست بیعت کی تو بولے شہ عمر سے یوں
کبھی مجھ سے یہ فعل اے طامع زر ہو نہیں سکتا

ندا حیدر کی آئی جب لڑے عباس اعدا سے
کہ تجھسا اب جہاں میں کوئی صفدر ہو نہیں سکتا

وہ تیغ حیدر کرار تھی بے مثل برتر ہیں
کوئی جر دو دو تھیرے اوسکے ہمسر ہو نہیں سکتا

سر نیزہ دکھائے معجزے شبیر نے کتنے
کسی سے یہ ابجز سبط پیمبر ہو نہیں سکتا

جو ... عابد کہتے تھے ہر دم
کوئی ہمسا بھی مظلوم اور مضطر ہو نہیں سکتا

بیعائیں ہیں ... سجاد ... پر راہ کوفہ میں
پھر جائیں کسی جا ... ہو نہیں سکتا

ہوئے جو ظلم شہ پر حلم دست جو اعدا سے
کبھی حصر اونکا جز خلاق داور ہو نہیں سکتا

سلام ۳ سنہ ۱۳۰۹

نصر

پار اصغر کے گلے سے جبکہ پیکان ہو گیا
مجرئی بیتاب قلب شاہ ذیشان ہو گیا

ہوئی سلامی قتل جب فخر سلیمان ہو گیا
چاک اس غم سے پیمبر کا گریبان ہو گیا

بین کرتی تھی یہ زہرا کربلا کے دشت میں — ظلم اعدا سے مرا بابا بے گھر ہو گیا

شاہ بولے شمر سے پانی پلا کر ذبح کر — سخت دل کیوں اتنا اے بیدین ایماں ہو گیا

~~بولے زینب کے پسر یوں شمر سے وقت جدال — آ یہاں کیوں بیچیا رنسے گریزاں ہو گیا~~

جب چلی عباس کی شمشیر براں فوج پر — ہر سیہ رو اوٹ میں ڈھالوں کی پنہاں ہو گیا

یوں بسا خوشبوے جسم شاہ دیں سے سر بسر — نیستان کربلا رشک گلستاں ہو گیا

یوں [illegible] ہوا اسپ حسین ابن علی — لشکر اعدا سے نکلا گاہ پنہاں ہو گیا

تھا [illegible] ہوئے ہو نہیں مرکب شاہ خیبر گیر کا — پست رتبے سے مرے تخت سلیماں ہو گیا

یوں لگی شمشیر قاسم ازرق بیدین پر — خوف سے زیر زمیں رستم بھی پنہاں ہو گیا

کیا [illegible] ضربت کیا شجاعت حیدر کرار کی — زد پہ جو آیا نہ شمشیر براں ہو گیا

یوں رجز [illegible] نے پڑھا وقت وغا — مہر بر لب خوف سے ہر اک سخنداں ہو گیا

بعد قتل سبط احمد بھی ظلم ہوئے شدید — چھن گئے کپڑے بدن کے جسم عریاں ہو گیا

گر پڑے شہ دل پکڑ کر خاک پر با صد الم — جب کہ اکبر سا پسر [illegible] بیجاں ہو گیا

اس قدر روئے غم سرور میں سجاد حزیں — جب لکھا [illegible] ہو گیا

جسگھڑی دیکھا سر شہ نے بند ہفتے زینب کے [illegible] بہن کو دیکھ نالاں ہو گیا

اے فلک جو تھا امام کل ولی ابن ولی — اوسکا گھر اسطرح سے برباد و ویران ہو گیا

حلم نہیں ہے تجھکو تو خوف نار دوزخ کچھ نہیں — حشر میں برا معین اگر شاہ ولیشان ہو گیا

سلام ۱۳۰۵ سنہ

سلامی روز غم شہ میں کہ یہ روز مصیبت ہے — حسین ابن علی پر کربلا میں سخت آفت ہے

علی و فاطمہ نکلے ہیں مرقد سے جو دیکھو — ملائک میں فغان و آہ سے برپا قیامت ہے

تڑپتے ہیں عطش سے ہر طرف اطفال حضرت کے — وہ ہے محتاج پانی کو جو دریائے سخاوت ہے

کہا اکبر نے یوں وقت وغا فوج مخالف سے — فزوں رستم سے بھی زیر فلک میری شجاعت ہے

گریزاں میں ہمارے ڈر سے شیران نیستان تک — ملا سکتے نہیں آنکھیں کبھی وہ میری ہیبت ہے

خیال آئے یہاں جانک کا وہاں اک داغ رہ جاتا ہے — یہ اسپ اکبر غازی میں نرمی و نزاکت ہے

کہا سرور نے حر سے یہاں تو مر جو ساتھ آئے — تجھے حاصل جناں میں بھی ہماری ہی رفاقت ہے

~~کہا شہ نے نہ سمجھو مجھکو مجبور اے عدوے دیں — ہمارے ہاتھ میں سارے جہاں کی بادشاہت ہے~~

نہیں ڈر مجھکو تیر و نیزہ و شمشیر سے ہرگز — خدا کی راہ میں میرے بدن کو سب راحت ہے

جو میں دو دن سے پیاسا ہوں تو ہمیں مصلحت کچھ ہے — طلب پانی کی تم سے ایک فقط اتمام حجت ہے

کہا عابد نے پیدل تا بکوفہ کسطرح جاؤں — چلا جاتا نہیں اک گام ضعف و نقاہت ہے

نہ اوٹھیگا

زانو پہ تھا اگرچہ طوق اور زنجیر کا لنگر — سہتے تھے شب بھر سب کہ بابا کی وصیت ہے
...کوفہ میں غل تھا دیکھو آل پیمبر کو — وہ کلثوم اور زینب دختر خاتون جنت ہے
یہ ... بانو وہ رباب اور یہ سکینہ وہ رقیہ ہے — وہ عابد ہے جو پہنے طوق کو با صد اذیت ہے
ثنائے آل میں مصروف رہنا حلم لازم ہے — نہ من بیکار یہ محنت کہ یہ بھی آل عبادت ہے

سلام سنہ ۱۳۰۹ھ

سا اک ... تسلیم و رضا کوئی نہیں — جز حسین بن علی وعدہ وفا کوئی نہیں
وعدہ بچپن کا جو تھا حق سے ادا اوسکو کیا — صادق الوعد بھی ایسا بخدا کوئی نہیں
روز عاشور ہوئے قتل بہتر رفقا — تا دم عصر رہا شہ کے سوا کوئی نہیں
کہتے تھے سید سجاد غم سرور میں — غیر فریاد و بکا میری دوا کوئی نہیں
سینہ شہ پہ چڑھا شمر قیامت دیکھو — زیر چرخ ایسا بھی بے شرم و حیا کوئی نہیں
شہ نے اصغر کو بھی قربان خدا کر ڈالا — ایسا صابر بھی زمانے میں ہوا کوئی نہیں
~~شمر کہتا تھا جو شہ بیعت ظالم سے پھرے — قتل کرنے کے سوا انکی سزا کوئی نہیں~~
بولے شبیر ستاتے ہیں یہ ناحق مجھکو — میری تقصیر تو اے بار خدا کوئی نہیں
آئی ہاتف کی ندا صبر کرو اے شبیر — تم سے رتبہ میں سوا پیش خدا کوئی نہیں

کہا سجاد سے شہ نے کہ ستم سہ لینا   ای پسر چارہ بجز صبر و رضا کوئی نہیں
قیدیوں کو وہ ملا خانہ تاریک و سیاہ   مار و کژدم کے سوا جس میں رہا کوئی نہیں
سر سے تا پا تجھے لگے جسم میں شہ کے ناوک   زخم سے عضو بدن ہائے بچا کوئی نہیں
کہتی تھی فاطمہ صغرا بہ فراق شہ میں   غیر دیدار پدر میری دوا کوئی نہیں
آجکل محو فغاں فاطمہ و احمد ہیں   کام حیدر کو بھی جز آہ و بکا کوئی نہیں
حلم دوزخ سے بچا لینگے تجھے بے شبہ   غیر از پنجتن پاک میرا کوئی نہیں

تخمیس سنہ ۱۳۰۹

برق جولاں ہے فرس شاہنشہ دیں جاہ کا   تیر پیکاں ہے اشارہ چشم حق آگاہ کا
تیر ہے مثل سناں مد الف بسم اللہ کا   سیف براں ہے رجز سبط رسول اللہ کا
شیر بسمل ہو سنے نعرہ جو بسم اللہ کا

کیا کسی کا ڈر اسے جو ہو ولی اللہ کا   رعب جا بیٹھا ہے سمت کا یہ کھیلا عالی ماہ کا
شیر کو کیا خوف ہو مجمع اگر روباہ کا   مصحف ناطق کو کیا ڈر کوئی بدخواہ کا
نیزہ خطی ہے کافی مد بسم اللہ کا

ہے ہمیشہ خوار جو دشمن ہے میرے شاہ کا۔ خوب ہے اموا و سیہ گر نازل غضب اللہ کا

مدح حضرت کی جو کی دل جل گیا گمراہ کا ۔ ذکر جب چھیڑا سر منبر شہ ذیجاہ کا
جل گیا حاسد یہ آرہ سین بسم اللہ کا

رہنما ہے حیدر کرار حق کی راہ کا ۔ ہے بعین احمد مرسل ولی اللہ کا
واہ کیا رتبہ ہے سلطان سلیمان جاہ کا ۔ حق ثنا خوان ہے علی صفدر ذیجاہ کا
جانتا ہے وہ جو قاری ہے کلام اللہ کا

حضرت جبریل بندہ ہے تری درگاہ کا ۔ تو ہی ہادی ہے زمانہ میں ہر اک گمراہ کا
تجکو حاصل ہے شرف سب قربت اللہ کا ۔ اوج موسی کو ہوا ایسا نہ روح اللہ کا
عرش اعظم پایہ ہے مولا تری درگاہ کا

ہے بپا غم خلق میں سبط رسول اللہ کا ۔ ماتمی کپڑا ہے بر میں ہر محب شاہ کا
روتے ہیں سب حال سنکر فاطمہ کے ماہ کا ۔ بزم ماتم میں خیال آئے جو قتل شاہ کا
سینہ گردوں ہدف بنجائیگا تیر آہ کا

کیا سخی تھا واہ بیٹا حیدر ذیجاہ کا ۔ تھا فقط منظور قرب اللہ کی درگاہ کا
جب قریب آیا بہت وقت شہادت شاہ کا ۔ معجزہ ہی یہ قول تھا خیر الوری کے ماہ کا
میں ہوں بے سر پر بھلا ہووے خلق اللہ کا

شاہ دیں نے کربلا میں آکے وہ ایذا سہی ۔ ایسی جسکو انکھوں نے دیکھی اور نہ کانوں نے سنی

پر خوشا ہمت خوشا صبر حسین ابن علی   شمر کو حضرت نے وقت ذبح بھی نفرین نہ کی
خیر خواہ خلق کب دشمن ہوا بدخواہ کا

فاطمہ زہرا یہ چلاتی تھی دیکھو یا نبی   شمر نے رکھ دی مرے بچے کی گردن پر چھری
یاد حق میں محو تھے حضرت خبر بالکل نہ تھی   ضرب اول تیغ کی جب شہ کی گردن پر چلی
چونک کر نعرہ کیا سید نے بسم اللہ کا

واہ کیا تھی بُرش تیغ شہنشاہ زمن   کب بیاں ہو وصف اوسکا جیسا کھینچے ذوالمنن
ہو اگر شمشیر تیز ایسی تو ایسا تیغ زن   عکس تیغ شہ سے یوں کٹتے تھے اعدا کے بدن
چاک کرتا ہے کتاں جس طرح جلوہ ماہ کا

جسم خاکی سے مرے جسدم نکلجائیگا دم   اور لیجائینگے میری روح کو سوئے عدم
پیشوائی کو مری آئینگے رضوان سب بہم   باغ جنت میں ہوا کیطرح جا پہونچینگے ہم
تھام کر داماں ولی اپنے خضر راہ کا

دشمن آل نبی جاتے تھے سب سوئے کنشت   دین حق کھوئے ہوئے تھے وہ شقی بدسرشت
مرتد ہون کیا تھی اچھی اونکی قسمت کی نوشت   شہ کے یاور اپنی جانیں دیکے لیتے تھے بہشت
ہیچ ہے سودا بہت مشکل خدا کی راہ کا

فوج اعدا کے بدن سے سر گرانے دیجئے ہٹ یہ تھی ہر دم ہمیں خوں میں نہانے دیجئے
کہتے تھے عون و محمد رن میں جانے دیجئے سینہ پر تیغ و سناں تن تن کے کھانے دیجئے
ناموس جب تملو ایماں ہے جنگاہ کا

فاطمہ زہرا کی آنکھوں میں تھا سب عالم سیاہ قتل ہونا تھا جو رن میں سبط احمد بیگناہ
حر کو آتی تھی صدا جا جلد سوئے فوج شاہ تیر اندازی پہ آمادہ تھی یاں ساری سپاہ
کام باطل کی طرف کیا مرد حق آگاہ کا

لی بہت شبیر نے اوس خبر پر آہ و بکا جبکہ [illegible] انیس شہید تیغ مہماں ہو گیا
خرم گیا جب حوض کوثر پر تو حیدر نے کہا خوش ہوئیں زہرا بہت اور شاد محبوب خدا
دیکھ یہ انجام ہے آل نبی کی چاہ کا

چند ساعت میں جناں میں میرے آتے ہیں قدم اے عبا حوروں سے کہدے ابو سب آمادہ ہم
یہ چلا ہوں ماں پہ جب علی سوئے عدم راستہ گو دور ہے لیکن نہیں کچھ مجکو غم
خانہ زاد شہ نہیں محتاج زاد راہ کا

بعد اوسکے آگئے ایام پیری یکقلم بچپنا گذرا جوانی نے رکھا سر پر قدم
دم ادھر نکلا اودھر طے ہو گئی راہ عدم بعد چندے موت نے اونچا کیا اپنا علم
کون مشکل ہے سفر اس منزل کوتاہ کا

چاک کرتی ہیں گریباں اپنے ہر ولی بیاں خیمہ آل عبا میں ہے بپا شور و فغاں
برچھیاں کھاتے چلا ہے رن میں اکبر سا جواں چشم سبط مصطفے سے اشک ہیں پیہم رواں
سامنا ہے شہ کو پیری میں غم جانکاہ کا

قصائد

بہار کی ہے جو فصل آئی کہیں ہے گل ہیں کہیں ہے بلبل
کہیں ہے ساغر چھلک رہے ہیں صراحیوں کی کہیں ہے قلقل

کسی جگہ شور مچ رہا ہے کہیں ہے مجمع ہے مہ وشوں کا
عجب ادا سے کسی جگہ پر ہے دوش پر گل کے زلف سنبل

ہوا سے اوڑ اوڑ کے جا رہی ہیں تمام سنبل کی شاخیں
عیاں ہے بہار دیکھنے سے کہ باغباں نے سنواری کاکل

کھلے ہر شاخ سبز گوں پر ہیں اطراف لالہ کی دشتی
شہ چمن نے ہیں پہنے گویا لباس رنگیں بصد تجمل

نہال استادہ صف بصف ہیں نیاز سے راستی قد پر
زبان قمری ہیں کہہ رہی ہیں کیسے ہے الحاقت تقابل

~~گلوں میں شبنم ہے یا کہ ساقی بھرے ... بلبل~~

. . . .

صدائے عنادل کی ہر طرف کو بلند ہے شاخسار گل پر
انہیں کی سرگوشیوں کے سننے سے ہو گئے گوش سامع اشتمل

سر چمن پر ابھی کھڑا تھا میں بلبلوں نے جو دیکھی صورت
رقیب اپنا مجھے وہ سمجھے بلند آکر پہ کیا غل

...ل جلوہ نکالا پانا اپنے قدم نہ ہرگز
ہماری حالت پہ رحم فرما کے آپ ہی ساحل ... گرا دیتے تھا

نگہباں کو ان کی سنتا گزشتہ میں دماغ میں تھا
لقا کا وعدہ بھی اونسے تھا کل ہوا ہے داخل ابھی تحمل

ٹہلتے پھرتے ہیں جا کے پہونچا جو وسط گلشن میں ایک دیکھی ہے
گلو میں شبنم سے یا کہ ساقی دھرے ہے ہاتھوں پہ ساغر بلبل

ولیک شوق لقا ہیں گس لگا ہے آنکھیں دریچہ پر
یہ ہو نہی ہم اوسکی غم سے جا لت کہ گویا ہو ہے تبلل

بس از تفکر کھلا یہ مجھ پر کہ آج نوروز کی خوشی ہے
یہ تونے سامان جو کچھ ہیں دیکھا اسی کی خاطر ہیں بالکل

ابھی اسی فکر میں کھڑا تھا کہ آئی آواز بارک اللہ
کہیں ہے یا لک میں بھی ہے فلک کے اوپر مبارکباد تہنیت کا غل

وصایت مرتضیٰ کا دن ہے خلافت مرتضیٰ کا دن ہے
جلالت مرتضیٰ کا دن ہے وہ مقتدا ہے بلا تامل

خدا نے مالک کیا ہے انکو تمام انس و جن و ملک کا | زمیں سے لے تا بعرش اعلیٰ سب انکے تابع ہیں جزو و کل
امیر کشور کشا وہی ہے شہنشہ انس و جاں وہی ہے | امام کون و مکاں وہی ہے وہی ہے مالک سوار دلدل
سخاوت انکی وہ تھی کہ سائل کو دی انگوٹھی رکوع میں | انھیں کے باعث سے تھا فقیر و یتیم و مغموم کا تکفل
یہ حامئ احمد کے مستحق ہیں یہ حافظ شرع و دین حق ہیں | نہ ہو ولا دل میں جسکے انکی خدا کا دشمن ہے بے تأمل
امام کیسے ہیں اسکو بتا جو کہ مثل خضر در گل و قتادہ | چراغ شرع محمدی کو وہ دین سے اپنے وہ لے ہیں گل
نجات مقصود حلم گر تو ہمیں زر حساب محشر | انھیں سے امید ملیں رکھنا انھیں کے دامن سے ہو توسل

کساد بازار علم

۱۳۱۹ ۱۹۰۲

جلوہ فرما تو کس سمت ہے اے بحر کرم | کس چمن میں ہیں ترے باد بہاری کے قدم
کسکی بزم کی رونق ہے ترا روئے حسین | کسکی محفل کو تری ذات نے بخشا ہے حشم
کس گل تر میں تو پوشیدہ ہوا بو ہو کر | کس چمن میں تو بنا باد صبا کا ہمدم
کس حریم صمدی کا تو بنا زاہد خشک | کون سے دیر میں معبود ہوا بن کے صنم
کسکے رخسارہ رنگیں پہ بنا غازۂ حسن | کسکی پیشانی نورپہ ہے اقبال رقم
آجکل کونسا کشور ہے ترے زیر نگیں | کس ولایت میں کھلے تیرے علم کے پرچم
کیا کسی بحر میں ہے رشک دہ دُرِ یتیم | یا کسی ابر میں ہے قطرۂ نیساں سے بہم
لعل بنکر شکم سنگ میں شاید ہے نہاں | یا کہ تاج سر افلاک بنے تیرے قدم
کون بتلائے کہ منزل ہے تری زیر زمیں | یا گیا سوے سماوات لگا کر سُلّم

ڈھونڈھ آیا تجھے ہر دشت و جبل میں لیکن نہ ملا ترا نشان اے صنم نیک شیم

چشم نرگس سے بھی گلزار میں پوچھا جاکر کہ کبھی تو بھی ہوئی اوس گل تر سے محرم

وہ تو خود مست ہے نازسے کیا اوسکو غرض کہ کھلا ہمسے غریبوں کو کیے لطف و نعم

کی غنا دل سے بھی اس باب میں اکثر تقریر اوٹھیں اپنے ہی گلوں سے نہیں فرصت اکدم

کی مگر باد صبا نے مری کچھ ہمدردی آئی آواز کہ اے شیفتہ ذرا باغمیں تھم

سایۂ نخل گل تر میں ذرا دم لیلے اب نہ کچھ فکر کر اے شیفتہ نہ کھا یار کا غم

کسکا طالب ہے تو اے خستہ تن و سوختہ دل یاد میں کس بت چینی کے ہیں یہ درد و الم

نام لیا اوس گل نوخیز کا ہے ہمکو بتا کسکے درد و غم فرقت نے کیے تجھپہ ستم

کب سے اوس گل کی جدائی میں گریبان پھاڑا دشت پیمائی یہ کس روز سے کھائی یہ قسم

عرض کی میں نے! وہ ہے عالم آرا جان جہان وہی محبوب ہے گل وہی یار و ہمدم

مجھے لیلا سے نہ مطلب ہے نہ سلما سے غرض یہی مقصد ہے کہ ملجائے وہ فخر عالم

سنکے یہ بات! کہا باد صبا نے خاموش پھر کہا کچھ جو دہن سے تو زباں ہوگی قلم

خام نغز ایسے بھی دنیا میں بہت کم ہونگے اب تلاش اوسکی جو ہو کیا ہو لب بحر عدم

قوم اسلام نے صد حیف کہ کچھ قدر نہ کی کھو دیا اپنا گھر ہاتھ سے! پھر کیسا غم

خواب غفلت میں پڑے اہل جہاں سوتے ہیں نہ کہیں دین ہے نہ اسلام نہ ایمان نہ دھرم

ہاں اگر فکر کسی میں ہے تو اس بات کی ہے   لائیں دس بیس کہیں سر کاٹ کے دینار و درم

علم تفسیر و حدیث اب نہیں پڑھتا کوئی   علم قرآن بھی دنیا سے اوٹھا ایکقلم

فقہ کس علم کو کہتے ہیں کسے سمجھ اسکا   کون بتلائے ہیں علم اصول محکم

ایکدن وہ تھا کہ ہر سمت سے آتی تھی صدا   هُوَ قاضٍ نا مفتیٍ و فلانٌ اعلم

قاضی جرخ بھی انگشت بدنداں ہوجائے   انکے آگے سر تسلیم کرے عجز سے خم

ایسے خوش لہجہ و خوشگو تھے کہ سبحان اللہ   جنکی تقریر کے آگے ہوا رسطو ابکم

کیا ہوئے اہل حدیث اور وہ اہل تفسیر   جنمیں ہر ایک تھا تاج سر نسل آدم

دور دوران فلک نے یہ بنادی حالت   کہ فنا ہوگئے جو اہل ہنر تھے کم کم

آہ کیا روز یہ آیا کہ جدہر کیجے نگاہ   جہل ہے چار و طرف صاحب شمشیر و علم

رحم کر رحم کہ اب ہمیں نہیں ضبط کی تاب   کب تلک اے ہر فلک ہم سے غرض ہو یہ ستم

ہاں اگر پھر نظر لطف الٰہی ہو جائے   سبز ہوں نخل تمنائے قلوب پرغم

داغ حسرت جو دلوں میں ہیں بنیں انجم و ماہ   قطرہ اشک بنیں چہرہ گل پر شبنم

اے کریم اپنے کرم سے ہمیں محروم نہ رکھ   ترے افضال و عنایات کے محتاج ہیں ہم

اپنے اسلام کی اسطرح حمایت فرما   کہ نہ دیں حاسدین پھر خار الم

اہل اسلام میں پھر جوش حمیت ہو نمود   جادۂ دیں سے نہ لغزش میں پڑیں انکے قدم

حلم ہمایہ کو اپنے کرم سے جام گلرنگ مے علم عطا کر پیہم

قصیدہ

سنہ ۱۳۱۷ ماہ رجب

آج پھر آئی ہے گلشن میں مرے فصل بہار   آج پھر ہیں جوش میں گل بلبلیں ہیں ہمکنار

تازہ و شاداب ہیں نخل گلستان جہاں   خود بخود کچھ رشک گلشن ہو رہے ہیں خارزار

ہر طرف کو کو کا غل ہے قمریوں میں سرو پر   نخل گل پر ہر طرف ہیں بلبلیں جی سے نثار

نکہت گل نے بھی وہ ڈالا ہے عالم پر اثر   بادہ نوشی کا نہیں باقی دماغوں میں خمار

دامن باد صبا ہر گل کو دیتا ہے ہوا   ہیں اشارے لو اٹھو! دیکھو ہے ابر اشکبار

سنبل تر نے بھی ہر سمت زلفیں سنواری ہر طرف   ہیں یہ امیدیں کہ اب ہونگے گلوں سے ہمکنار

ہے کہیں جوش مسرت اور کہیں جوش طرب   ہے کہیں گلبانگ قلقل مینا و ساغر کی پکار

طعنہ زن ہے سبکشوں کی بزم پر بزم چمن   سبزہ و بستان چمن شادی سے ہیں باغ و بہار

چہچہے ہیں کبک کے اک سمت صحرا میں بلند   اک طرف ہے دشت میں طاؤس زریں کی بہار

کچھ عجب صورت سے بدلا ہے گلوں نے اپنا رنگ   یعنی اب باد خزاں کا کچھ نہیں غم زینہار

اس طرح پھیلا دیا باد صبا نے ہر طرف   ہو رہے ہیں دشت و صحرا بوئے گل سے مشکبار

بوئے گل نے ہے وہ بخشی تر دماغی دہر کو   ہو گیا ہے مغز با کل نافہ مشک تتار

کیوں رہے پھر کوئی دل افسردہ غم کی فکر سے   جبکہ ہو باد بہاری خود دلوں کی غمگسار

پھر بخار ناری کے صدمے کا ہوا کیا دل پر اثر — درد خود جسم مسیحا بنکے ہو تیماردار

نرگس بیمار بھی گلشن میں گر غم سے حزیں — چشم بد دور اب تو کم صحت ہے از خمے نگار

کشت زار دل میں کی شاخ تمنا نے نمو — فیض ابر آذری پر ہوں ابھی سو جان سے نثار

دل کی امیدیں بر آئیں باب رحمت کھل گیا — حسرتیں جاتی رہیں سب کی دل نے ایکبار

مژدے کی صدا کے کان اب آشنا ہی نہیں — ہاں مگر ساقی کی جانب سے ہے کچھ دلمیں غبار

کیوں ہے ساقی ساغر بھر کے لا جام شراب — اور جلدی پیلے ساغر تا مری سر سے خمار

ہے ابھی باقی ابھی سیر چمن کرنی بہت — پھر پلادے ایک ساغر اور بھر کر دگار

باغ فرحت افزا کی ہے مجھے دلمیں فکر — جسکے ہر گوشہ سے جنت کی فضا ہے آشکار

ہر چمن پر ہے ہجوم رنگ سے اک حالت عیاں — کر رہی ہیں مارے خوشی کے بلبلیں جانیں نثار

بے سبب لالے کے دلمیں داغ کیوں ہونے لگا — ہے اسی گلشن کی فرقت میں ابھی تک داغدار

ہر روش پر اک بہار تازہ ہے ہر سو نمود — ہر گل تر میں ہے اک مستانہ حالت آشکار

خون ہوتا ہے عنادل کا گلوں کے رنگ کے قریب — داغ دل لیتا ہی کوئی گلچیں پہ لالہ زار

جو اڑا طائر ایکبار اوکھا چلی ہاتھ سے غزال — جو گلی جنگلی صدا آئی کہ لو آئی بہار

فرق کیا اب بیاں بیتی نظر آتا نہیں — ہے زمرد گوں زمیں کا رنگ یا ہے سبزہ زار

بند آنکھیں کرکے اک جانب ہے نرگس شرمگیں — باادب استادہ ہے اک سمت سرو جویبار

چاند میں گو نور ہے! مانا! مگر اس شہر میں   آبرو بڑھ جاتی ہے موتی کی جو آتا ایکبار

عارفوں کے دل سے بھی کچھ صاف ہے اس کی نہر   آب حیواں ہے! مگر اس کا ہر اک گھونٹ خوشگوار

جان کر آئینہ شب بھر چاند دن بھر آفتاب   دیکھتے ہیں اپنا منہ اس نہر میں بے اختیار

روح بالیدہ ہے جس کی سبزے وہ گلزار میں   جان آ جاتی تن بیجاں میں یہ دل سبزہ زار

آسماں تک اس کی خوشبو گر اگر بوئی گذر   مست ایسا ہو کہ گردش بھول جائے ایکبار

یوں کھلی ہیں صبحدم کلیاں ہر اک صبح کے   واہ شوق شیر میں جیسے دہاں شیر خوار

فیض ہا کی اثر ہے یہ تو پیلا سرخ تو   جس کی ہمت کی حقیقت ہے جہاں میں آشکار

عدل گستر داد رس کیواں حشم دارا شکوہ   آسماں جاہ و فلک دربار سکندر اقتدار

گو کہ گذرے ہیں زمانہ میں بڑے عالی ہمم   اس نگر ایسا نہیں دیکھا کسی نے زینہار

باذل و دریا نوال و بحر مواج سخا   مالک ملک عدالت والی ملک وقار

گر کہوں ان کو ستارہ ہند کا بیجا نہیں   ہے زمیں کی روشنی جس سمت دیکھو آشکار   خطاب

رشک انجم ہے انکے ذرہ ہائے خاک کر   آسماں جلے آستاں پر انکے کوچے پہ نثار

مرتبہ اعلیٰ ہے کون ایسا ہے دنیا میں کس   ہند میں سب میں انھیں کی خاک و افتخار

کون ہے اعظم والا ورا ایسا زیر آسماں   کتنے پایا یہ شرف یہ اوج اور یہ اقتدار   خطاب ۱۳

خاک ہے اونچا کہ سرا میں جس کے بنا ہے   سرمہ چشم فلک بنتا ہے اس در کا غبار

ہو کوئی سائل اگر اس در پہ آکر ملتجی — اس قدر بخشیں کہ ہو بس ایک دم میں مالدار

کون کر سکتا ہے اس سرکار کی مدح و ثنا — لال ہے اس در کی مدحت میں زبانِ خاکسار

ہے عطا کی انتظار ہر وقت اے ربِ کریم — تو ہی خالق ہے ہمارا تجھکو ہے سب اختیار

تا قیامت سایۂ سرکار عالی میں رہے — جتنے دشمن ہیں ہمیشہ وہ رہیں رسوا و خوار

دولت و اقبال و جاہ و شوکت و جود و حشم — ہمت و بندہ نوازی فیض و لطف و اقتدار

سب خدمت میں کمر بستہ رہیں حاضر مدام — نصرت و فتح و ظفر ہو ہم رکاب شہریار

اپنے دامانِ امان میں رکھ تو محفوظ انکی ذات — صرصرِ غم بھی نہ آئے سامنے اے کردگار

اے عطا تجکو صد افسوس تکلم تا ہو نصیب — غم نہ کر چمکا ہے تیرا بھی ستارہ ایک بار

قصیدہ مدحیہ امام صاحب الزمان ع

ہوش کر بیہوش! کر ضائع نہ یوں تو اپنے اوقات — ہے خردمند جو تسلیم کرے اچھی بات

ہے یہ ہنگامِ سحر نغمہ سرا ہیں طائر — تو بھی اٹھ خواب سے از بہرِ خدا بہرِ صلات

دیکھ کس حسن سے چلتی ہے نسیمِ سحری — کیا خوش آئندہ فضا دلکش ہیں شیریں نغمات

باد بہاری کہیں ناچیں طاؤس ہیں مست — کہیں طوطی کے ہیں اشجار پہ دلکش نغمات

مختلف ہوتے ہیں کرتے ہیں خدا کی تمجید — مختلف سب کے ترانے ہیں جدا سب کے لغات

تازگی گلشن میں ہیں کس درجہ صبا کے انفاس — گر پڑی ہو نہ اگر گل خشک پڑی تھی جو نبات

موسم باغ زمیں پہ جو کہیں اُنکا گذر — جھاڑ کر خاک اوٹھیں زیر کفن سے اموات
آمد صبح کا مژدہ جو صبا لائی تھی — ہو کے خوش سنکے یہ گل پا گئیں سنتے ہی ثبات
مختلف رنگ کے جو اونسے بھرا ہے گلشن — صنعت صانع یکتا کے ہیں ظاہر آیات
ہے کوئی سرخ کوئی زرد کوئی نارنجی — مختلف رائحہ و صورت و الوان و صفات
وسط گلشن میں کوئی ہے کوئی پائین چمن — اک عجب حسن و لطافت سے ہیں سب درجات
شاہد گل کے لئے خود افق مشرق سے — ساتھ لایا ہے فلک شانۂ نور و مرآت
لے لیا ہے کسی بلبل نے جو لب کا بوسہ — عرق شرم سے ڈوبے ہیں جبین و وجنات
جا بجا گوہر ہیں یہ شبنم کے نہیں ہیں قطرے — ظلمت شب میں پا انھیں ڈھونڈ کے آب حیات
اک طرف نغمہ پرداز ہیں مرغان چمن — اک طرف مروحہ جنباں ہیں سحر کے نسمات
کسی گلچیں نے کوئی پھول اگر توڑ لیا — شور اوٹھا ہے عنادل میں کہ یا للثارات
پاسداری میں گلوں کی ہے صبا خود مصروف — ہے یہ ڈر ہو نہ کوئی باعث تخلف عادات
شکر صد شکر گئی رات ہویدا ہوئی صبح — بعد الحمد کہ گذری شب غم کی ظلمات
شہ خاور افق شرق کے پاس آ پہنچا — آسماں پر وہ نمایاں ہوئی نوری رایات
آج کی صبح کچھ اس طرح کی ہے نورفشاں — کہ ستاروں سے چمکتے ہیں زمیں کے ذرات

شاخ

شاخ اشجار جھکی جاتی ہیں بہر تسلیم — پڑھتے جاتے ہیں عنادل بھی پڑا صلوات

کوئی استادہ ادب سے ہے لب جو خاموش — کوئی رکھے ہوئے ڈالی میں لگا کر ثمرات

ہے عجب وقت سعید اور مبارک ساعت — ہر وظیفہ پہ فدا جسکے زمان و ساعات

اسکی ہر آن میں ہے رحمت خالق کا نزول — اسکا ہر ثانیہ ہے مورد لطف و برکات

آج اوس خسرو عالم کی ولادت کا ہے دن — جسکے محکوم ہیں روز و شب و نور و ظلمات

جسکے باعث سے ہے افلاک و کواکب کو بقا — جسکے باعث سے زمین اور زمان کو ہے ثبات

فیض سے جسکے خجل بحر نوال منبع سحاب — نور سے جسکے خجل ماہ تو خورشید ہے مات

در سے بہتر کہیں جسکے در دندان کا خزف — لعل سے بیش بہا جسکی زمین کے ذرات

جسکے دادا پہ ہوئے ختم رسالت کے امور — جسکے دادا کے لیے خلق ہوئے موجودات

انکو معلوم ہیں اسرار و رموز عالم — انپہ ظاہر ہیں ہر اک کنہ حقائق کے نکات

انپہ روشن ہے جو کچھ پردہ دل میں ہے خفی — منکشف انپہ ہیں سب ارض و سما کے حالات

دیں اگر حکم تو آجائے فلک زیر زمین — اور بنیں سبع سماوات زمیں کے طبقات

سبع سیارہ افلاک ثوابت بنجائیں — جو کواکب ہیں ثابت وہ بنیں سیارات

جمع آفاق کی جانب جو ستارہ وہ ہیں — ایک بنجائیں سمٹ کر کبھی ساری جہات

سیر افلاک کا ہے آئے جو ارادہ دل میں — آسمان خشت کو اکدم بنائے مرقات

کھلے تم قبر پہ ٹھوکر جو قدم سے ماریں — جسم میں مردہ کے سو بار کرے آ جائے حیات

ہوں اگر عالم دنیا کے سب اشجار قلم — اور دریاؤں کے پانی کو کریں صرف دوات

نہ بنی آدم لکھیں اور جن ہوں محاسب اوسکے — پھر بھی خارج حد تحریر سے رہجائیں صفات

اے امام ابن امام ابن امام ابن امام — آپ ہیں اونکے خلف جو رضا جنکی ذوات

ہے اولی الامر وہی امر اطیعوا سے مراد — تم ہو وہ سرور کونین کے حکام و ولات

بے ولایت ائمہ دعوی نہیں خالق کی قسم — شاہد صدق ہیں قرآن کے اکثر آیات

آپکے جد ہیں علی قلعہ کش خیبر گیر — جنسے کعبہ سے گرائے صنم لات و منات

صاحب دین نبی حاکم ملک ایمان — بندۂ خالق کونین خداوند عبادت

آپکے نور سے پیدا ہوئے افلاک و زمیں — آپکے نور سے مخلوق ہیں حور و جنات

ہیں سبھی آپ کرم وجود و سخا آپکے ہاتھ — معدن فیض و عطا ہے بخدا آپکی ذات

آپکے فیض کو جسطرح سے لازم ہے ملاک — آپکے حب کو اوسیطرح سے لازم ہے نجات

کھلتے ہیں آپکے انفاس سے گلہائے امید — کھلتے ہیں آپکی انگشت سے قفل حاجات

حشر میں کون سنیگا مری حضرت کے سوا — میں ہوں اور آپکے دامان میں اور یہ سیئات

حلم کی ہے یہ دعا حق سے بحق مہدی ے — عفو زلات ہوں مغفور رہیں میرے عزات

سنہ ۱۳۱۶ ماہ شعبان در لاہور

۱۹ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ [illegible]

۵ قصیدہ عبرت خیز ناتمام

غافلا عالم دنیا میں بجائے مقام عبرت
عیش کا نام نہیں اسمیں ہے کوسوں راحت

بزم احباب جو دیکھی تو پریشان پائی
محفل عیش جو دیکھی تو سراسر وحشت

شمع محفل کو جو دیکھا تو خموشاں نکلی
ہاں مگر آنکھوں سے جاری تھے سرشک حسرت

ہار پھولوں کے گلے میں نہ کسی کے پایا
ہاں مگر داغ تھے سینہ پہ بو گل کی صورت

خال عارض پہ کسی کے تھے تو تبخالہ نما
زلف چہرے پہ ہے گویا شب غم کی ظلمت

صحبتیں عشق کی اسطرح نظر آتی ہیں
برگ اشجار کی جسطرح خزانیں حالت

نور سے عشق کے گھر خانہ دل خالی ہے
ہاں اگر ہے تو کچھ آزار وحسد میں الفت

سر شمشاد نہ قمری ہے نہ کوکو کی صدا
نہ چمن میں ہے کہیں گرم گلوں کی صحبت

نہ رہی گل کی طرف اب وہ نگاہ بلبل
عشق بلبل سے نہ وہ گل کے دلوں میں نخوت

چند تا پھول کھلے بھی ہیں تو مرجھائے ہوئے
چند جا میں بھی ملا دل تو سراسر کلفت

قطرے شبنم کے جو پڑ جاتے ہیں دو چار کبھی
ہاں پھر اوسوقت کچھ آجاتی ہے منھ پر رونق

لالہ تھے جام بکف باغ میں سائل کی طرح
ہے صدا بھر دو اسے تشنہ خدا کی رحمت

سر جھکائے ہوئے ہے سنبل تر اک جانب
زلف بھی آپ بنانے کی نہیں ہے عادت

اپنی آزادی پہ گو سرو کو تھا ناز بہت
لیکن اب اوسمیں بھی باقی نہیں تاب حرکت

بید مجنوں تھا جو یکتائے زمانہ غافل
لیکن اوسمیں بھی ہے زردی کی نہایت شدت

نہر میں بھی تھے تموج کہ الٰہی کیا ہو
حوض میں چشم پراز اشک پہ [illegible]

آنکھ نرگس کی اسی غم میں ہے بیمار مدام — یرقاں ہو گیا آنکھوں میں یہ پھیلی صفرت

ہوا سوسن کو بھی اس سے یرقان اسود — دیکھیے آئے خزاں پھر تو ہو کیسی حالت

روی گل لالہ صرصر ہوا ہے گلگون — خون اصلی کی تو پھیلی اسے ہے پھیکی رنگت

جس علم میں بھی اجمل اسی ہے خزاں — کر نہ منطق کا کہیں ذکر نہ بحث حکمت

نہ تصور کا تصور ہے نہ تصدیق کا ذکر — بر سر طاق ہے برہان کی سب لمیت

فلسفی بھول گئے سارے قیاس و تمثیل — منطقی کو نہیں اب یاد طریق حجت

صرف کی فکر میں صرفی کو مضاعف نہیں یاد — ضعف علت سے تو خود بخود گئی حالت

انفعال اب نہ ہیولے میں ہے باکل باقی — نہ تو صورت میں ہے اب فعل کی کوئی صورت

جو زمانے کے قدم پر تھے اور تھے قائم — ہو گئے مثبت امکان وہ بالخاصیت

مستقر مسئلہ در ہوا و ہنو بھی نہیں — شبہ ابن کمونہ کی ہوئی وہ شہرت

کوئی عالم کا حدوث اب نہیں کرتا ثابت — اس طرح پھیل گئی نیچری کی دہریت

بحث کرتا نہیں برہان تسلسل کوئی — سپر انداختہ تو سبھی ہے کہ اب کیا وقعت

کہیں سر سید احمد کے مقولہ پہ ہے زور — محسن الملک کے قولوں کی کہیں ہے جدت

کوئی واجب سبب خلقت کونین نہیں — کوئی معلول سے جاتا نہیں سوئے علت

کوئی گھر بیٹھ کے یہ کہتا ہے نہیں کوئی الہ — کونسی معنی پہ اطلاق ہوئی ہے وحدت

کوئی کہتا ہے کہ ہاں ہے تو مگر موجب ہے — فعل اور ترک پہ مطلق نہیں اسکو قدرت

کوئی کہتا ہے صفات اوسکے ہیں زائد بر ذات   خیر ہے نور سے اور فعل شر ہے ظلمت

یا کسی کو ہے اقانیم ثلثہ پہ جمود   کوئی کہتا ہے کہ عیسیٰ میں نہیں عبدیت

کوئی کہتا ہے کہ واللہ عزیر ابن اللہ   کوئی کہتا ہے انا اللہ اور رب العزت

کوئی کہتا ہے کہ بندہ نہیں مطلق مختار   اسمیں ایجاد افاعیل کی کب ہے قدرت

کوئی کہتا ہے کہ افلاک تو موجود نہیں   گرد سیارہ دل کے ہوئی ہے زمیں کو حرکت

کوئی کہتا ہے عطارد میں ہے اک خلق کثیر   مثل انسان کے انہیں بھی ہے ہر کیفیت

کوئی کہتا ہے فقط فعل میں سیارے کے   عالم کون میں ہوتے ہی جو پیدا خلقت

کوئی کہتا ہے ملائک کا نہیں کوئی وجود   کوئی کہتا ہے نہیں خلق میں نار و جنت

کوئی کہتا ہے کہ ارواح بشر فانی ہیں   کوئی کہتا ہے کہ ہیں لا یتناهی المدة

کوئی کہتا ہے سماوات میں ہے خرق محال   پھر تو معراج نبی پر نہیں کوئی حجت

کوئی کہتا ہے جو کچھ دہر میں ہوجاتا ہے   ہوتا آیا ہے یونہیں اور یہی ہے فطرت

یوں جہالت کا تعفن ہے جہاں میں پھیلا   کہ گل علم سے آتی نہیں بالکل نکہت

علم کے باغ کو اس طرح خزاں نے لوٹا   نہ تو سبزہ نہ کہیں لہک ہے نہ گلوں میں نزہت

مضمحل ہوگئے پھول اٹھے جو دو اک غنچے   باغ عالم میں چلی ایسی ہوائے نکبت

اہل علم اپنی کتابوں کو دئے زیر بغل   جاکے بیٹھے لب افسانہ تا ر عزلت

کس سے پوچھیں کہ مقول عشرہ ہیں کیا چیز   کس سے پوچھیں کہ ارادے ہے فلک کی حرکت

کون سمجھتا ہے مقولات عشر کے معنے — کون سمجھتا ہے کم و کیف کی کچھ ماہیت

کون سمجھتا ہے کہ ماہیت ہے عرض یا جوہر — تا کہ ان دونوں کے مطلق نہیں اشکال کہیں

کون سمجھتا ہے کہ معلول میں اشیا کی جہان — اور ہے واسطے معلول کے لازم علت

کون سمجھتا ہے کہ میں عبد خدا ہوں و بشر — غیر اللہ میں حاشا کہ نہیں معبودیت

کون سمجھتا ہے کہ منصور کا دعویٰ تھا غلط — کون سمجھتا ہے کہ الحق یہ وہ تھا بدعت

ہاں مگر تھا کوئی ایسا بھی زمان عشرت — جمع احباب تھے اور علم کی تھی صحبت

تھا ہر اک باصفت و ذی رتبہ و بے مثل عدیل — تھا ہر اک ذی ہنر و عالم علم حکمت

جسکے ہر لفظ سے سو معنی پنہاں پیدا — جسکے ہر حرف سے پیدا تھے ہزاروں نکتہ

بحث کبھی بحث اصول کبھی منطق میں کلام — کبھی تقریر مطالب میں کسی کو سبقت

اور کوئی کھینچتا تھا دایرہ ہندسیہ — تا کہ ثابت کرے میں قبلہ کو بعلم ہیئت

عددی بحث کبھی مسئلہ کسر میں ہوئے — کبھی قرطاس پہ تحدید میں کیسی کو حجت

عام اور خاص کے جھگڑے کو کسی نے چھیڑا — نص و ظاہر میں کسی شخص نے کی اک دقت

کوئی کرتا تھا حدیثوں سے کبھی استدلال — بحثیں کرتا تھا کبھی کوئی سند میں آیت

کوئی کہتا تھا ظواہر پہ عمل واجب ہے — کوئی کہتا تھا نہیں ظاہر قرآن حجت

کوئی کہتا تھا کہ ہے امر بیان بہر وجوب — کوئی کہتا تھا کہ ہے نہی کو لازم حرمت

کوئی اجماع کو لاتا تھا سند میں اپنے — کوئی کہتا تھا کہ ثابت ہے بیان سے شہرت

تاریخ مسجد رانی بھوپال

سرکار عالیہ کہ نہیں جنکا کوئی مثل — نام اونکا تاج بیگم سر افتخار ہے
جود و عطا و فیض و مروت میں بے بدل — حاتم کے ساتھ جنکا سخا میں شمار ہے
ڈھونڈھا کرے ہزار اگر چرخ کجمدار — پاجاے انکا مثل یہ کیا اختیار ہے
خوشنودی خدا و پیمبر کے واسطے — جنکی رضا پہ دونوں جہان کا قرار ہے
ہیں والی ریاست بھوپال لاکلام — جنکی بہار روکش فصل بہار ہے
اک مسجد بزرگ بنائی ہے اجمل — بیشک یہ سجدہ گاہ صغار و کبار ہے
تاریخ کیلیے یہ صدا آئی غیب سے — اے حلم لکھدی خانہ پروردگار ہے
سنہ ۱۳۰۲

دیگر

آن کریمی کہ نام اوست بدر — والی ملک جود و فیض عمیم
مسند او را بدید چشم فلک — شد خم پیش او پی تعظیم
بدر اگر روی او بشب بیند — کاہد از شدت حیا چو سقیم

بشنود از سوی آسمان ز غیب — بلکه بود زینتش از و بس بهم

زین سبب نام او است شاه جهان — کز جهان شد از و بهشت نازو نعیم

کرد تعمیر مسجدی در دوران — نیست مقصود جز رضای کریم

فکر تاریخ آن چو کردم من — ملهمی داد این جوابم تسلیم

مشو آشفته سر ز فکر و بگو — به به مسجدی وسیع و عظیم
۱۳۰۳ھ

یہ دونوں تاریخیں جناب مولوی محمد مرزا صاحب بلگرامی کی فرمائش سے نظم کی گئیں اگرچہ
ایک تاریخ سال بنائی اور ایک تاریخ سال افتتاح کا پتا دیتی ہے

قصیده

قرآن میں خود خدا ہے ثناخوان مرتضیٰ — اعلیٰ (بالا) زمینوں و فلکوں سے ہے شان مرتضیٰ

عیسیٰ نفس ہیں کیا لب جنبان مرتضیٰ — مردوں کو جان دیتے ہیں اک دم کے لفظ سے

کیا مہر ضیا ہیں گوہر دندان مرتضیٰ — نجم فلک کی قدر نہیں ان کے سامنے

بے شک ہے جان ختم رسل جان مرتضیٰ — اگر لکھا ہے لحمک لحمی رسول نے

جن و ملک ہیں تابع فرمان مرتضیٰ — قدسی سدا ہیں غاشیہ بوسان مرتضیٰ

[illegible]

کرتے تھے آپ سیر یتیم و اسیر کو   دائم وسیع خلق پہ تھا خوانِ مرتضیٰ

~~بس صد ہزار شکر کہ رتبہ یہ ہے ہمیں   رتبہ میں ہیں زمانے میں غلامانِ مرتضیٰ~~

شیعے نجات پائیں گے دوزخ کی آگ سے   کافی ہے بس اک اشارۂ چشمانِ مرتضیٰ

بکر و عمر و ضدع کا کیا وصل ہے یہاں   بے لوث ہے عیوب سے دامانِ مرتضیٰ

باریک ہی صراط کا کیا غم ہمیں ہمیں   گذریں گے دم میں تھام کے دامانِ مرتضیٰ

ہے آرزو یہ میرے دل دردمند کی   اسباب و جان و تن ہے یہیں قربانِ مرتضیٰ

اکثر رکاب بوسی کو آتے تھے جبرئیل   کیا عزت و جلال ہے۔ قربانِ مرتضیٰ

نارِ سقر میں ان کے عدو کا مقام ہے   خلد بریں ہے جائے محبانِ مرتضیٰ

ہے علم و قدرت ان کا جاری جہان میں   جبرئیل بھی ہے طفلِ دبستانِ مرتضیٰ

سائل کو نان جو سے کیا سیر تین روز   ہر اک بشر پہ عام ہے احسانِ مرتضیٰ

آیا نبی کو حکم علی کو وصی کرو   یہ عہدہ جبرئیل ہے شایانِ مرتضیٰ +

سب سے کہا نبی نے یہ خم غدیر میں   جو میرا حکم ہے وہی فرمانِ مرتضیٰ +

مکرر

~~جو اونکا دوست ہی وہ مرا بھی حبیب ہے — طالب ہے حق کا وہ جو ہی جویان مرتضی~~

پہلا امام غیر علی کی کوئی نہیں — پیدا ہے کب جہان میں ہمشان مرتضی

منکر جو ہو فضائل حیدر کا کیا ضرر — جن وملک ہیں رتبہ شناسان مرتضی

مہر مبین کی طرح سے روئے زمین پر ہے — ظاہر ہی سب پہ رتبہ ذیشان مرتضی

گیارہ امام اور ہیں بعد اس امام کے — ہر ایک ہے گل بوستان مرتضی

اک اونمیں ہیں امام حسن دوسرے حسین — احمد کی روح ہیں تو دل وجان مرتضی

+ بعد اونکے ہیں علی و محمد امام دین — جعفر ہیں ایک عارف عرفان مرتضی

+ ہیں ایک امام موسی کاظم فلک جناب — ہیں اونکے بعد امام رضا جان مرتضی

+ شاہ جہان امام تقی ہیں شہ زمن — اور ایک ہے علی نقی سعید مہ تابان مرتضی

+ بعد انکے عسکری شہ کون و مکان ہیں — مہدی ہیں بارہویں گل بستان مرتضی

+ ہر ایک انمیں واقف احکام شرع تھے — بیشک ہیں سب مبین برہان مرتضی

اے حلم ہو یقین جانے فدا انکے نام پر — کیا کیا ہیں خوش لقب یہ جوانان مرتضی

+ خالق سے ہے دعا کہ دم احتضار بھی — لب پر ہو نام دل میں ہو دھیان مرتضی

قصیدہ

ہاں ساقیا ہے اند نوان موسم سرور کا
لا بھر کے ایک جام شراب طہور کا

عید ولادت حسن مجتبیٰ ہے آج
ہر دل لبالب ہے [کیوں] وفور نہو سرور کا

گھر مصطفیٰ کا مطلع انوار ہو گیا
سورے کو محو ہو گیا جب ابر ظہور کا

کیونکر نہو کہ مخزن نور خدا ہیں یہ [مطلع / مشرق]
جلوہ ہے انکی ذات میں خالق کے نور کا

جان نبی ہیں روح علی و بتول ہیں
در یتیم ہے یہی دریائے نور کا

میکائیل کو ہے دعوی خدمت جناب کے
جبریل ایک بندہ در ہے حضور کا

عالم ہیں یہ علوم خدائے کریم کے
ظاہر ہے انپہ راز کتاب زبور کا

بھیجو درود و آل محمد پہ دمبدم
خلد بریں میں غل ہے یہ غلمان و حور کا

ذات جناب پاک ہے ہر عیب سے بری
اس بارگہ میں دخل نہیں مکر و زور کا

مخفی نہیں ہے انپہ کوئی راز لاکلام
واقف ہے یہ معانی ما فی الصدور کا

سب پاک ہے یہ امام تھی اور خلق بھی
مخزن علوم حق کا ہے سینہ حضور کا

ہے حلم کی دعا کہ عوض اسکے یا الٰہ	فرما معاف جرم سب اس پر تقصیر کا

ایضاً سنہ ۱۳۰۹

مولد جہاں میں ہے شہ گردوں سریر کا	فرزندی جو بادشہ تیغ گیر کا

اسم شریف ہے حسن اور مجتبیٰ لقب	کتنا حسین ہے نام مرے دستگیر کا

شاہ جہاں امام امم آسماں جناب	یہ سب لقب ہے خاص شہ بے نظیر کا

زکی و الد ہے باعث خوشنودی خدا	جنت ملے اوسکو جو ہے محب اس امیر کا

حوروں سے کہہ دو ہوئیں مہیا رقص و حال	ہوگا ورود خلق میں کل کے امیر کا

مالک ہیں خلد و کوثر و تسنیم کے یہی	ہے اختیار کل شہ برنا و پیر کا

معجز نما اسرار مخزن تقی	ہے زیب انسے عرش خدائے قدیر کا

بحر سخا و نور دو عالم عاشق خدا	زہرا کی جان حبیب بشیر و نذیر کا

اسرار دان کلام الٰہی کے ہیں یہی	معنے شناس ہے یہ کتاب منیر کا

تعریف انکے عقل بشر سے محال ہے	رتبہ فزوں ہے صدقے علی کے وزیر کا

فاقے پہ فاقے کرتے تھے گو آپ روز و شب	رکھتے تھے بر خیال مفتقر و اسیر کا

خالق سے حلم کی سحر و شام ہے دعا — روضہ مجھے دکھا دے مرے دستگیر کا

سنہ ۱۳۰۹

شیعو خوشی کرو کہ یہ عید غدیر ہے — روز خلافت شہ برنا و پیر ہے

روز نزول آیۂ اکملت ہے یہی — شیعوں پہ آج رحمت رب قدیر ہے

ہاں ساقیا کہاں ہے خم عید غدیر ہے — سیراب جلد کر کہ یہ دور اخیر ہے

خواہش نہیں ہے مجھکو جہاں کے خزانہ کی — وہ مے ہو جسمیں حب علی کا خمیر ہے

ہر روز اوس امام فلک احتشام کا — معجز نما جو بادشہ قلعہ گیر ہے

منقاد حکم شاہ ہیں سب جن و انس و طیر — میرا امیر سارے جہان کا امیر ہے

مشکلکشا جو ہے شہ لولاک کا وصی — حامی ہے اور معین صغیر و کبیر ہے

منبر پہ کس شکوہ سے بیٹھے ہیں مصطفےٰ — ہاتھوں میں بازوے شہ گردوں سریر ہے

عیسے فلک پہ محو درود و سلام ہیں — اکمال دین میں صرف حبیب قدیر ہے

ہے بلبلوں کی نغمہ میں ہر دم یہی صدا — بیشک علی وصی بشیر و نذیر ہے

استادہ بادب ہیں گرد جو یار تھا — قمری بھی محو ذکر جناب امیر ہے

گل گل شگفته ہیں گل صد برگ و یاسمن — غم سے فگار قلب حسود و شریر ہے

انکا عدو ہے دشمن پیغمبر خدا — دشمن نبی کا دشمن رب قدیر ہے

بدخو ہے کینہ جو وہ معاند حضور کا — انکا محب جو ہے وہی روشن ضمیر ہے

تاریک تیغ دشمن نور الہ ہے

بھیجو درود روح پہ اوس خوش خصال کی — جو خاص سید عربی کا وزیر ہے

ہو جائے جو کہ انکی زیارت سے بہرہ یاب — کیا خوف پھر گناہ کا گرچہ کثیر ہے

ان سے ہے وصف روضۂ سرور محال ہے — عرش بریں بھی سامنے جسکے حقیر ہے

ہر کنگرہ سے اوسکے ضیا آشکار ہے — شرمندہ جسکے سامنے مہر منیر ہے

پیدا ہے اوسکے ہر در و دیوار سے یہ نور — جس سے ضیائے طور خجالت پذیر ہے

اوس سرزمیں کے سبزہ نوخیز کی بہار — گویا بچھا زمیں پہ فرش حریر ہے

گلگشت روضہ بھی ہیں سیر جناں کم — کیا خوب یہ مکان بھی جنت نظیر ہے

ملجائے جسکو ایک بھی ذرہ نجف وہاں — تزئیں بادشاہ ہو گرچہ فقیر ہے

روضہ فزا رنگ صد بہار سے زیادہ ہیں — ذات رسول پاک بس اوسکی خبیر ہے

ہر بیت ثنائے جناب امیر میں — حاصل حلاوت شکر و شہد و شیر ہے

دیکھے جو آکے بلبل سدرہ تو ہو دنگ — کیا نغمہ سنج میری قلم کی صریر ہے

حامی جو ہونگے قبر میں سلطان بحر و بر — منکر کا خوف کچھ ہے نہ خوف نکیر ہے
روز ازل سے خلد میں حصہ مرا بھی ہے

ایذا میں مومنوں کو جو ڈالے ہوئے دلیر — کیا برخلاف گردش چرخ اثیر ہے

ہر سبکو آسرا ہے اوسی بادشاہ کا — بندہ نہیں جو سارے جہاں کا امیر ہے

حلیم حزیں بھی عبد ہے اوس بارگاہ کا — شاہوں کو جسکا جانا جہاں ناگزیر ہے

مولد ہے آج خسرو عالی مقام کا — مولد ہے آج بادشہ خاص و عام کا

مقبول بارگاہ صمد ہے یہ رہنما — رتبہ ہے بیش رتبۂ اس گردوں خیام کا

توصیف انکے جن و ملک بھی ہیں محال — مدّاح خود خدا ہے امام انام کا

زلفوں کو رخ پہ دیکھ کے کہتے ہیں جن و انس — کیا خوب اجتماع ہے یاں صبح و شام کا

مہ رخ کو کیوں نہ جو بدر تو نقصاں ہے بسر — کیا پُرضیا ہے چہرۂ انور امام کا

آدم سے پہلے نور نمایاں تھا انکا — اقدم ہے سب سے وجود امام کا

خدمت کو انکے فخر سمجھتے ہیں جبرئیل — دعوی ہے ہونے غلام امام تمام کا

سو فخر اولیا تمہیں اور فخر انبیا　　دنگا جا نہیں ہے تمہارے سے نام کا

الف کا شہ کے بجرتے ہیں دم روح قدس و ظہر　　ہے صاف اسے دال تغزہ حمام کا

ہے صبح دم درود شہ آسمان جناب　　تعظیم کو اوٹھو اٹھو ہے وقت خرام کا

پہولے نہیں سماتے ہیں پہولوں میں یہ جمال　　غنچے بھی ہنستے ہیں کہ ہے موسم الام کا

کنگرنگ شنیں و شاب ہیں مسرور شاد کام　　پیدا ہوا ہے خلق ہیں دن انعام کا

اک جام بھر کے بہر ندا دے تو ساقیا　　ہیں منتظر ہیں جم کے اثر جام کا

~~کعبہ مجرہ نے آج ہے بیچ کے سے رنگ آفتاب　　ہے یہ نشان قدوم شہ عالی مقام کا~~

~~یارب تو مہینوں کے گناہوں گر بخش دے　　کر ستر جو کہ ہے اول جبرئیل روز قیام کا~~

آن کو جناب نور روز قیام کا

فرماؤ سرفراز زیارت سے حاکم کو　　ہے مدعا یہی دل ناشاد ناکام کا

الا اے ساقی پیر فلک سو ہنس دیوانہ　　نہیں بہاتا مجہی جز ذکر حیدری کو افسانہ

عطا کر جلد وہ جام لبالب اب مجہی ساقی　　کہ ہو جینیں ایسے حضرت کا اور کلاگی ...

مجہے حاجت نہیں اوس مے کی جو دنیا کی لذت ہے　　بہر ا ہوئے سر اب حب حیدر کا دل ...

بی تسلیم جھک کیوں بے ادبی آج سنا وہ | بلند آیا ہیں آگے سرو تیرا طرز دیوانہ

خزاں پامال گل کی آئی بہار گو گلستانوں میں | بیٹھیں لیں بلبلوں نے بھی قبائیں سرخ و شاہانہ

نمیں بکھرے سماں بیچ گلوں کا ہے عجب عالم | خوشی کا جوش ہے باد صبا بھری ہے مستانہ

زباں میری ہے مداح علی ابن ابی طالب | مرا دل عاشق روئے علی ہے مثل پروانہ

محبت بھی علی کی ہوں حبیب رب داور کی | چراغ و شمع کا ہونا ہے عاشق جیسے پروانہ

زمین و آسمان کے باعث ایجاد ہیں حیدر | زمیں کی وجہ سے روشن ہے عالم کا نگار خانہ

خدا کو اسقدر محبوب تھی مصطفی کی خاطر | خوشی کو رنگ بی دو رنگ سرا می کا انداز

علی پیدا ہوئے جس روز ہوئی تب کعبہ میں رونق | ہوا آباد کعبہ ہو گیا برباد بتخانہ

پھر اس سال کبھی ورے نہ اوس خوف محجے | تو ان لگ ہوئے جو لوگ تھی مخالف آواز

محب تیرا رہیں اے حلیم دنیا میں تو کامل ہے | زمانہ کی یہ گردش ہے اثر اک یکانہ

تاریخ انتقال رسنا مرحوم محمد یمیع صاحب

کیوں ہے عالم میں آج شور و فغاں | کسکے مرنے کا آج ماتم ہے

کسکے چھٹنے پہ ہے یہ نالہ و آہ | کسکے فرقت میں غم پرنم ہے

کیا ہوا کون اوٹھ گیا الیاس — جس کی گردون کی بھی کمر خم ہے

گو کہ دنیا میں مقام ثبات — اعتبار اسکا کسکو اکدم ہے

چل بسے خسروان با شوکت — نہ سکندر ہے اور نہ جم ہے

نہ وہ باقی ہے تاج فغفوری — نہ وہ اونکے علم کا پرچم ہے

گھر بنانے کی یہ نہیں ہے جگہ — اک فقط سیرگاہ عالم ہے

مال بیجا تو نہ جمع کرو — فکر انجام کی مقدم ہے

چھوڑو جھگڑے جہان فانی کے — زندگانی کا بس کوئی دم ہے

عرفا بھی اوٹھے زمانے سے — دفتر کاملیں برہم ہے

انکا دفتر تو کھولکر دیکھو — آج خالی یہ سارا عالم ہے

جسکی فرقت کا آج ہے یہ الم — وہ میرا اوستاد اعظم ہے

فارسی میں کہاں ہے مثل اونکا — اونسے دنیا میں کون اعلم ہے

ہے جدائی سے اونکی سینہ کباب — ہر سحر میری شام ماتم ہے

خواب و خور سب مجھے حرام ہوئے
ہیں جدھر بھی وہ غم و ہم ہے

ہے ہلاہل طعام میرے لئے
گویا پانی میں بھی ہلا سم ہے

لے گیا مجھ سے چھین کر استاد
کب پیر فلک بھی اظلم ہے

دوسری شعر مع مبارک کی
جسکا یہ تاریخ شور ماتم ہے

حلم نے دردمیں کہی تاریخ
ایسا کامل کہاں یہی غم ہے

مجیب ۱۳۱۹ھ

تاریخ عقد ثانی اخوی مولوی سید محمد داؤد صاحب زنگالی منعقدہ ۱۸ شوال ۱۳۲۰ھ

ہے یہ مہ عید ماہ شعبان
دور اسمیں دلوں سے رنج و غم ہیں

اے ساقی مہ لقا ادھر آ
فرقت میں ترے بڑے ستم ہیں

صہبا کا جام ادھر کو بھی دور
مشتاق بہت ہم اے صنم ہیں

اوڑھے تو ہے ہاتھ اس طرف کو
شاید مری سمت کو یہ خم ہیں

محفل سے نشاط کی نہ سرتا
احباب میں بیان لبس او رسم ہیں

دے بوسۂ لب گلے لپٹ جا
سنتا ترے ہم خدا قسم ہیں (۱۲)

اب ناز و ادا کو طاق پر رکھ
تیرے یہ کرشمے تو ستم ہیں بسنا

ہے آج شب نکاح داؤد
میرے جو حبیب باکرم ہیں

اٹھارہویں شب ہے آج کی شب — ہے ہوش کہاں ترے جنم میں
اب ہوش سنبھال چونک! اٹھ بیٹھ — گھڑیاں شب کی بہت ہی کم ہیں
ہے عقد بھی ہو چکا چلے لوگ — ہم بھی مہمان ایک دم ہیں
اچھا اک شعر مجھ سے سُن لے — جس پر کہ نثار سو درم ہیں
یکجا ہوئے آج مہ و اختر — ثانی جس کے جہاں میں کم ہیں
نکلی ہے یہ تاریخ — اس وقت کہا کسی نے ہنس کر — ماہ و خورشید تو بہم ہیں
سنہ ۱۳۲۰

دیگر برائے عقد نکاح مولوی سید محمد داؤد صاحب — ۲۰ شوال ۱۳۲۰ھ

بہنگام مسعود و تاریخ احسن — که در انبساط اند کل عالم
بعقد نکاح آمد آن بحر دانش — که فیضان علمش محیط جهان هم
حبیب و صفی من حکیم رحیم — که در ساعد و بازوی ہاتف محکم
ندارد مثیل خود اندر اماثل — که فضلش بر اقران او شد مسلّم
چو شد منقضی ہجدہ شب ز شعبان — بکمال شادی دلش گشت منظم

بم

~~بسال تاریخ فکری نمودم~~

بگوشم چو آمد ز رد این قصیده اکثرش   بسال تاریخ فکری نمودم
بصورت جلی گفت نقاد خاطر   که ای با فضل و حلم مکرم
تو آن حسن اخلاق با یار پرور   تو آن در جهان علم و حلم مجسم
بگیر از من این سلک تاریخ دیگر   بحر تفکر مکن غوص پیهم
بیا سوی فرحت سرای نکاحش   بیکجا ببین ماه و خورشید باهم

سنه ۱۳۲۰ المحب

سلام

۳ غبار پائے سلطان زمن ہے کیمیا ہمکو — زمین کربلا کی خاک ہے خاک شفا ہمکو

گل باغ محمد کی ثنا خوانی جو کی ہم نے — خطاب عندلیب گلشن احمد ملا ہمکو

ملک و دولت سے نہیں ہے کام دنیا میں — فقط کافی ہے نقد حب شبیر [illegible] ہمکو

غم شبیر میں رو کر ہوئے ہیں قابل جنت — ملے کیا خوف ہے روز عصیاں کی ہوا ہمکو

~~[illegible]~~

~~[illegible]~~

عزائے شاہ میں آنسو ٹپک کر [illegible] — [illegible] بتا ہمکو

نہ [illegible] کام ہے پیر فلک تیرا — نہیں کچھ باک کی صورت سے یہ جور و جفا ہمکو

کوئی سجادگی گر ہو بچھانا کو نے رستے میں — ترا نام و نشاں زائر ناتواں کہا ہے بتا ہمکو

جھکا کے سر جھایے رو کے قدم تھامے [illegible] — جہاں [illegible] میں غریب بے نوا ہمکو

محبت میں حسین ابن علی کے یہ خرابا ہی — کہ جنت میں جوار احمد مرسل ملا ہمکو

قطعہ

[illegible] — [illegible] ہمکو

[illegible] — [illegible] ہمکو

قطعہ

[illegible] — [illegible] ہمکو

[illegible] سلطان عالم کے — [illegible] دعا ہمکو

غزل

وہ الفت ہے مرے لب کو فغاں سے　　جو بلبل کو بہار بوستاں سے

~~کہا غم نے لگا کر آگ دل میں　　مزے ملتے ہیں بہ عشق بتاں سے~~

کفن لینا ہو گرد کارواں سے
گدا کو کام کیا ہے طیلساں سے

خیال خاطر بلبل ہے لازم　　نہ توڑے پھول کوئی بوستاں سے

جنون حسن تھے وہاں بھی نگہباں　　چھٹے تھے جب کہ یوسف کارواں سے

عدم کے بوستاں تک وہ بھی پہنچے　　جو پیچھے رہ گئے تھے کارواں سے

~~ضمیر و ذکر میرا دونوں آگئے　　وہ گھبراتے ہیں میری داستاں سے~~

نہ تھا غم خانہ بربادی کا بلبل　　خزاں کو کیا غرض تھی آشیاں سے

کہا تک بلبل کا پھنسا دل گل نہ　　کچھ اب ہنسئے ہماری بھی زباں سے

~~خارہ وصل کا کرنے گئے وہ　　نگاہوں نے کبھی طرز بیاں سے~~

نگاہ برق وش کا ہوں میں مشتاق　　گرا اک اور بجلی آسماں سے

گلستاں میں ہوا فرہاد کا غل　　دھواں اٹھا جو میرے آشیاں سے

نہ پڑ جائیں کہیں چھالے زباں میں　　ہما بچنا ہمارے استخواں سے

کہیں چھو لے نہ وحشت تیرے دامن　　صبا ہٹ جا ہمارے آشیاں سے

جگہ کیونکر نہ دوں میں غم کو دل میں　　کہ شرم آتی ہے اپنے میہماں سے

مبادا شور محشر ہو نہ برپا　　مجھے وہ منع کرتے ہیں فغاں سے

ہمارے اشک حسرت کا تلاطم
نہیں کم موجۂ آب رواں سے

کشش سے روز و شب کے عمر گذری
رواں ہوتی ہے کشتی بادباں سے

شب وصل اونسے ملنے کا زمانہ
کہیں کم تھا مری عمر رواں سے

دیگر

دل کی خواہش اور مرضی اور کچھ جلاد کی
بات رکھ لے اے خدا میرے دل ناشاد کی

ہو گئے بیخود جو ہم نے درد سے فریاد کی
جھک گئی گردن ندامت سے مرے جلاد کی

ہے لب جو پر بنا اس سرو بے بنیاد کی
نارو سیبر کر ہم نے ظلم کی ایجاد کی

خامۂ قدرت نے دونوں کو لکھا ہے بے نظیر
کسکو انکھونپر تری باقی ہے جرأت صاد کی

دھوئے منہ شبنم نے دامن کی صبا نے دی ہوا
غش ہوے یوں گل صدا سنکر مری فریاد کی

قبر مجنوں پر رہے یا مرقد فرہاد پر
کیئے گذرے کس جگہ عمر آپکی آزاد کی

بعد مرنے کے کسی نے بھی نہ ساتھ اپنا دیا
شمع کیا پھولوں نے بھی اک دن نہ فریاد کی

ہو خوشی کیسے کہ کن کن کا نہ دل جلے
ہنس پڑے گل بلبلوں نے بلکے جب فریاد کی

ہچکیاں آئیں جو کل اونکو تو فرمانے لگے
شاید اوس دل سوختہ نے آج میری یاد کی

قید میں بھی کم نہ تھا کچھ غلغلۂ گلزار سے
ضعف سے الجھے قدم زنجیر نے فریاد کی

ہاتھ اوٹھانے سے نزاکت نے جو روکا ہوا
تیغ ابرو چل گئی مجھپر مگر جلاد کی

ہم بھی ہوں مجنوں بھی ہو اور خار بھی صحرا کے ہوں ۔ خوب سے زن کاریاں ہوویں کن فرہاد کی

ہر قدم گامیں شوخیاں سو سو ہزاروں بانکپن ۔ کس غضب کی ہیں ادائیں اوس ستم ایجاد کی

پھرتی ہے حسرت یہ دیتی ہوئی ہر گام پر ۔ یہ لحد ہے قیس کی یہ قبر ہے فرہاد کی

پر وہ لیلیٰ نہ ہوتا فاش عشق قیس سے ۔ گرد رہ دیوار بنجاتی اگر فولاد کی

اے صبا کہنا جو بو تجھے وہ کبھی مرا اتیا ۔ شمع تک بھی اب نہیں ہے قبر پر اوس ناشاد کی

حلم ہم یہ جانتے ہیں اور حق بھی ہے یہی ۔ ذوق والوں کو نہیں حاجت ہے کچھ استاد کی

نوٹ میں نے کبھی غزل گوئی کا شوق نہیں کیا اور نہ مجھے کبھی اتنی فرصت ملی کہ اساتذہ کے دواوین دیکھتا اور اوس پیرایہ میں غزل کہتا مگر یہ غزلیں فقط بعض احباب کے کرنے اصرار سے نظم کی گئیں۔ میں خود معترف ہوں کہ میری طبیعت میں شاعری کا اعلیٰ ذوق نہیں ہے لیکن مقصود بالسلام بانجز محض شوق تھا یا کبھی کسی کے اصرار سے نظم کیں گئی ہیں۔ اپنے کلام پر ناز نہیں ہے فقط یادگار کے واسطے اس مجموعہ میں جمع کر دی گئی ہیں۔ محمد ہارون

توحیدی رباعی

لالہ کے جگر مین داغ تیرا پایا   دست مہ مین ایاغ تیرا پایا
ہر رنگ مین دیکھی تری صنعت کی نمود   لیکن نہ کہین سراغ تیرا پایا

~~زلف سنبل مین گرہ پھولون مین بو کھنے دی   باغ مین سرو کو آزادی کی خو کرنے دی~~
~~ہم نے ہنین اس باغ مین روپوش کوئی   بلبل ... جستجو کرنے دی~~
پھر عنادل

انجم مین چمک ماہ مین کیون پرتو ہے   خورشید درخشان مین یہ کسکی ضو ہے
اس بزم مین آئے جلوہ غیر کوئی اگر   کس سے پھر شمع کو لگی یہ لو ہے

رباعی تاریخ دہم ذی قعدہ ۱۳۲۰ھ

بے خار کہ دیدہ ست گلے در بستان   بے داغ کہ دید لالہ در باغ جہان
دنیا بارہ و نیش و نوش ست بہم   گاہے گریان زرد و گاہے خندان

دیگر

بے رنج کرا دولت جاویدان است   بے طیش کجا عیش پے انسان است
ہم خار دہد زمانہ ہم دستہ گل   در دست زیک سوزیکے درمان است

دیگر

بے عیب کلفت کہ دید ماہ تابان   شگفتہ گشتہ بباغ از جور خزان
باش اے دل و فکر کن بکار عالم   ... خوش است ہمہ در زیر ستر پنہان

فارسی قصائد

۱ ــ بابت مدرسہ ناظمیہ شارع الرابع لکھنؤ

هوای صورتِ زیبای مہ سیما بسر دارم — نگاہِ انتظارِ خیر مقدم سوی در دارم

بزخم ناخنِ شناعتِ ینِ غم درد جگر دارم — ز جورِ چرخِ سفلہ احوالم بتر دارم

گہی ناکامی از مطلوب و گہ محرومی از مقصد — ز سو نقشہ برگشتہ خالی در نظر دارم

عنانِ صبر از دستم ربود این توسنِ نفسم — نہ یارای قرار و نہ رہی بہر مفر دارم

برفت ای وای کارِ دین و دنیا از دو دستم — سرشک ناب میریزم بخونم چشم تر دارم

چنان شوریدہ سر گردم خیالِ روح جان پرور — نہ از سر آگہی دارم نہ از پایم خبر دارم

ز آہِ فتنہ انگیزم گرفت آتش بدامانش — کہ ہنگامِ سحرہا نالہ ہای با اثر دارم

سہامِ دورِ دوار فلک بر سینہ ام دوزد — کہ از مہرِ مبین در دستِ لرزانم سپر دارم

نہ مثلِ اہلِ دانشِ آلم خشک و تر دارم — شنا و طبع دارم و ز ہمہ عقل ابتر دارم

صلاحِ کار از اعیانِ خود مامول کی باشد — ز چوبِ بیدِ مجنون کی بجای برگ و بر دارم

کشیدہ دامنِ عصمت دریدہ جامہ الفت — جدا از اہلِ عالم طور و عنوانی دگر دارم

ز ترک و تازِ ہر چرخِ گردون کشتِ ہستی — چو گلہا از خزان پژمردہ افسردہ تر دارم

سرای عالمِ امکان نہ جای اہلِ دل باشد — از ین دارِ فنا سوی بقا عزمِ سفر دارم

عنادل در گلستانہا بشاخِ لالہ حمرا — من بیدل بصحرا نالہ و دودِ دل تر دارم

خیالم تا بجد لامکان نگذشت در شبها | همای تیز پر دارم ولی بی بال و پر دارم
بزنهار امام معتمد ایم آمدم اینک | نه خوف و بر دون دارم نه از گردون خطر دارم
ثنای آل احمد از ازل در طبع من باشد | نهان گنجینهٔ معنی چو کان سیم و زر دارم
فلک در دست از مهر مبین شمعی اگر دارد | من از حب علی در دل فروزان تر قمر دارم
الا ای ساقی صهبا بده آنکو دگر دارم | ثنای مشرع شرع نبی پیش نظر دارم مطلع
ثوابت در دغ حیران و سیارات سرگردان | بمدحش انکه زان دامان فطرت پر گهر دارم
بهای نظم من در وصف ممدوحش رضا باشد | متاعی در رهش بس مسلک یاقوت و دُر دارم
طواف حول آن گردون گردان روز و شب دارد | دو شاهد از پی اثبات آن شمس و قمر دارم
غبار پای بحجم آسمان زند و تقوی را | پی فخرم بچشم حق نگر کحل البصر دارم
پی او جامع جهل و دد و نادانی و دانشور | طبیبی کاملی و ذی رتبه و علم و هنر دارم
دعای دولت و اقبال دائم از پی بانی | ز خلاق زمین و آسمان شام و سحر دارم

قصیده ۲ سنه ۱۳۱۶

ای خوش است می ساغر چشم بیمار | که ندارد خبری از دو جهان غیر از یار
بار غم میکشد و درد و الم می بیند | لیک غافل نبود از صنمش لیل و نهار
گاه جور فلک و گه ستم اهل جهان | گاه از صرصر اندوه چو سوسن رخسار
گاه از هجر بتش گریه کنان صورت ابر | گه با مید ملاقاتش چو صد برگ و هزار

گه بجمعیت و گه با خفقان و سرسامست　　گه بتدبیر لقایش همه تن در افکار

گاه در دشت و جبل صورت دیوانه رود　　گاه فرزانه قدم می‌نهد اندر گلزار

همچو فرهاد بسر تیشهٔ آهن نزند　　همچو مجنون ز جنون می‌نزند در کهسار

غیر زلف و خم ابرو و در دندانش　　کار با سبحه ندارد نه به دیر و زنار

انتظار و طلب و فکر و تمنا و امید　　بهر تسکین خودش این همه دارد بکنار

گاه خاموش ز غمها و گهی یاد حبیب　　گاه با هوش از آن باشد و گه مست خمار

یعنی ... مصرع اول مطلع ... [illegible]

گفتمش ای مایهٔ دانش تو چه سودا داری　　که نه با سبحه و آه و فغان باشد کار

کیست آن مهر جمالت که با امید لقایش　　سوسنی جامه به تن داری و چشمی خونبار

بگذر از یاد گلی کز صفت گل خالیست　　هان برو از سر آن دل ز وصالش بردار

آنکه گفتم نگه خشم بمن کرد و بگفت　　تو ندانی که مرا کیست حبیب و دلدار

مشک بو سیمتن و گوهر یکتای جمال　　مهروش ماه جبین آینه رخ گل رخسار

خسرو ملک ولا قیصر ملک ایمان　　شاه اقلیم هدا مالک دیهیم وقار

شمع بزم عرفا مردم چشم علما　　بلبل نغمه‌سرا رشک ده موسیقار

گفتمش آنچه تو گفتی همه مجمل گفتی　　رسم مجهول بمجهول نشاید در کار

گفت ای بوالهوس آن اختر بابان وقار　　مونس قلب حزین موجب تسکین و قرار

علم فقه اوست و اصول و ادب و منقولات　　نسبت دیده به علم حدیث و اخبار

بعد ترکیب شود رشک ده لیلی قیس | نعل بالش بی حوران (جنیان) تاج وقار
سر آن علم اصول است و دو چشمش معقول | سینه اش فقه و دلش معنی آی واخبار
هیئت و هندسه دستش ندهش علم ادب | جابه اش و ربیع و شعارش همه یک اشعار
گفتم آخر بکجا جویم و کی دریابم | گفت در مدرسه ناظم عالی مقدار
پیش وی نخبه و زی منزلت وی رتبت | عالم کامل و نجم فلک عز و وقار
از پس اهل سخن گفت که ای حلم بخیز | وشتابان بدعا جانب افلاک برآر
یارب این مدرسه و بانی و استادم را | زیر دامان امان تا بابد قائم دار
طالبانش همه بر مطلب دلها برسند | هادی خلق شود بر همه در شهر و دیار

۳ قصیده سنه ۱۳۱۳

سحر آمد سوی من باد نسیم از کهسار | دامنش کرده ز بوی گل تر عنبر بار
فرحت افزا طرب انگیز دل خسته دلان | همچو عیسی پی اصلاح مزاج بیمار
گفت آهسته بگوشم مترنم بصد غمزه و ناز | ای که داری سر عشق ایام گزار
صبح عید نمایان شده از فضل کریم | زود برخیز و برو از پی سیر گلزار
چه نشاطی که بود باعث رفع احزان | چه سروری که شود موجب تسکین و قرار
محو در ذکر خدا مرغ خوش الحان چمن | قمریان کرده بتحمید خدا و استغفار

تو بگو لی همه اسباب نشاط و عشرت — جمع گردیست ز هر سو چمن و سنبل بهار

ساقیا جام مدامی بده هم گر ز آتش — مدح گویم لی والا و دین مختار

از غدیری که بود سلسله‌اش تا کوثر — چشمهٔ کش نرسیده ست گهی دست غبار

یا علی وصف تو بیرون بود از قید حصار — انچه گویم همه ناگفته شمارم گفتار

مدح گویان تو الله و رسولان و ملک — من چه گویم که ندارم بچنین راه گذار

عقل اول که بنزد حکما بعد خداست — از تو و عوای تعلم نماید اظهار

آسمان را که بلندیست منور از قد بیت — شب معراج که زینه ست بعرش جبار

گل که در صحن چمن کرده بیوش شیدا — اخذ کرده ست مگر بوی ز ورد رخسار

از ولای تو بود آب زمین شیرین تر — از وداد تو بر آرند ثمرها اشجار

بوی نکهای فیوض تو بهر باغ و چمن — فیض انعام تو بر اهل جهان چون امطار

ممکن نبود ذهنی

برتر از قدر تو ~~امکان نبود~~ مجرد — بعد از خالق کونین و نبی مختار

گر نبودی بدل شمس و قمر از تو ولا — بر فلک زآینهٔ بخشش نبودی زنهار

ای تولی موجب ابداع زمین و افلاک — قائم است از سبب تو عمل لیل و نهار

امر تو گر نبی اصلاح مریضی بر دو — دم عیسی نشود درد دل بیمار

گر نبندد غضب و قهر تو انداز ظهور — مهر گردون نکشد حلق خورشش بر دار

جای تو بعد نبی جای نبی هست مگر — غصبوا فانتقل الملک الی اهل النار

اسد مشبه چو رأیت غضب رب ملاد — سنان او چو خشم ملک تیز غرید جرار

بے اعدا ے تو گردند سقر نار جحیم — دوستانت همه دارند بفردوس قرار

تا بکے زحمت سخن الم و غم بکشم — از تو زنهار بخواهم زگناهم زنهار

گرچه گردند مرا سوطن و ماوی در هند — لیک از خاک نجف عنصر ما دار دیار

۲ قصیده مدحیه

قمر مست کو لبش لے بدر با بستر اندازد — جبین عجز کے بر در گر اسکندر اندازد

نگاه سحر آلودا زیچرخ اخضر اندازد — نبذرش طوق زرین از گلوے خاور اندازد

مریض درد هجرانش کر دارد سر بالینش — طبیب صاحب التدبیر اعوش از سر اندازد

بداغ خاطر محزون اگر شمعے برافروزم — چراغ ماه شب افروز نور از رخ بر اندازد

نهالش بدل دارم کہ عقدش سست تدبیخیل — وگر وخرمن سنبلش گردون اخگر اندازد

حصلدے سوزش در گوشش گردون هم اگر یحید — بلوح سینه اش داغی چو قلیا ے تر اندازد

بیابانے صایم عزم رفتن گر بو هم آرد — همای اوج گردون از تنش بال و پر اندازد

ز دود آه شبگیرم اگر آید در مشام جان — چو عود خشک تلف از سینه اش بر مجمر اندازد

سراغ گر لبوے نگر من یابد دل مجنون — خیال روے لیلیش زقلب مضطر اندازد

لب لعل شکر خایش کہ بندد بلبل گلشن — زفرط حیرت از منقار و رد احمر اندازد

چنان کیف مل دیدار رنگ او اثر دارد — کہ از خمخانه خم و ز دست ساقی ساغر اندازد

به لطف قد بالایش زبان گر آشنا سازد   صنوبر را فلک با برگ و شاخ از جا بر اندازد

مطلع

چو من در وصف تیغش از قلم گر گوهر اندازد   تپد هر شش زمان بر تیغ او روز کین خنجر اندازد

مربت ناکسان در بر دون گر دید محصورم   که از اوج شرف در حضیضم سرور اندازد

هر روز دهر با فرجام هر کس می خندد از پا   هم او بر بنیانش فتنه ها چون صرصر اندازد

[illegible] هر کس قدم در راه حب حیدر اندازد   ملک از حکم محکم زیر پایش شهپر اندازد

دلا گر شکوه ها داری چه باشد با نبی عرضش   که از ظل عطایش بر سرت در محشر اندازد

علو شان و جاهش فوق امکان اکبر باشد   که از فرط ادب اسکندر را از سر افسر اندازد

بروز حرب گر تیغش بگیرد امر ربانی   زمین را همچو گوی طفل از جا بیش بر اندازد

عدو اگر منشور بنیانش رود بر عهد در بیانش   سطوح آسمان را همچو باب خیبر اندازد

هم از انگشت خنصر گر بفرماید با یماء   سر اعدای دین را حکم رب چون عنتر اندازد

دلا گر واز می حب تو باشد با علی خالی   بگو تا عبده ات بنیاد او از باد را اندازد

ملک دین چه باشد بشکل تو محکم کن ثبت   گرانبار باشد که بار مسند پیغمبر اندازد

گر آرد تشنگی روز محشر رو بسوی ما   ز لطف در رحمتش بر ما زلال کوثر اندازد

~~بهار گلشن معنی گر آید سوی مجرمانا   گل عبدالله از شاخ تر اندازد~~

می گلگون جنت حقیقت گر ار می باید   که جهل و حرص را از طبع ما قمر اندازد

لب از نقطه پرکار ز بر جا نیاید یکی مانی | به تیغ تا بر سر سلطنت نقش از سر اندازد
زند گر از علی کار تو منفعل می شود لیکن | بجوشش می رسان تا شکست بر اکسیر اندازد
سحاب فیض وجودش اگر بجوشش آید بر عالم | بجای آب و در دامان گل سیم و زر اندازد
بعدل شاه گیتی امر محکم چون شود نافذ | کلاه فرق از گردون و تاج قیصر اندازد
ببرق آب تیغ که زورق اسلامیان آید | چو دست حق حیدر زیر پایش لنگر اندازد
و انگشتش بهنگامی که باشد و زیر باور | هوای کبر و نخوت از دماغ اژدر اندازد
نگاه قهرکان امواج قهر خدا باشد | بجسم پیلتن همچون نشان نشتر اندازد
بمیزان عدالت معتدل باشد از هر سو | محال است آنکه اثقال یکی بر دیگر اندازد
ثنای آل پیغمبر همی بارزد سکندر و حق ماورتش | حروف جرم عصیان داورم از دفتر اندازد
بفرم حاجت بردریای رحمت نی و سیاه | ولای آل احمد بر مزارم چادر اندازد
بجاه صاحب جای بفیض صاحب فیضی | بدیده کلاه من تاج زر فرق مهر انور اندازد
لبس مردن هم آید بوی الفت از مزار من | که داغ سینه ام هر قبر گلهای تر اندازد
برآرم آه آتش زن اگر ای ترک برگشتی | براوراق وجود تو تصد جا اخگر اندازد
سپند از آنکه و دود آه من تاثیر کم دارد | لبعوا آتش افروزد بدریا اخگر اندازد
صبا خاک مزارم در نجف و کربلا افگن | که تا باشد ذره از سنخواهم هم در اندازد

تمام شد

شعر را از ... گل اکلیل ... سپس ... تا انداز
... عشق ... تا انداز

٥٧

قصیده سنه ۱۳۱۶ ذی قعده

سواد دیده عشق ست شام حیرانی — بیاض نامه شوق ست صبح حیرانی

اسیر گاه بلا دیدگان حسرت و یاس — یکیست دیر و فلک را بروست دربانی

درود نگاه جفا جیست کنج گلشن دهر — که خار در رگ جان گل ست بیجانی

نگاه بلبل و داغ از صمیم دل بچمن — شریک ناله بدم با طیور بستانی

بسمن باغ مزن ناے بے خبر کنون — زمانه سکند از بوستان بیابانی

بچشم پاس که بینید یک تنگ نگهی — شهابهاے فلک بسکند پیکانی

فلک بدیده خوبان گشته زلے نزی — غبار غم عوض سرمهٔ صفاهانی

بسی نواے عنادل نشاط خار چمن — بآتش الم کرده مرغ بریانی

ز باغ باده کشی بزم عیش و عشوه و ناز — تهی چو جام گدا از سرور روحانی

نشر ده وست ملد زسر و قار مهجان — چنانکه مور کند دعوی سلیمانی

بنگه گاه تنعم بجلوه گاه نعیم — نشانده ناقص و کامان بخاک حیرانی

گشوده گیسوے مشکین بدوش غنچه لبے — بروے قلب یکے باب صد پریشانی

بچشم ناز یکے را نموده شیدائی — بنے نشد یکے را زبا کند امانی

بحسب خال یکے داغ بر جگر دارد — یکے بملک جنون بسکند جهانبانی

یکے بیاد خم ابروست مستقل ہلال — یکے بکفر صنم گشته از مسلمانی

ولی بکام دلم باده ایست ریحانی — که آتش کهنه غم را از و است درمانی

مدام عیش کربوده بعیت گم زجام جهان کنون چو سیل بیابان نموده طغیانی
ببین چگونه شد احیای رسم انگر ثبت برای عود دگر باره بشکل امکانی
زسیاق جید کرد روشنند دامن فکر دگر نماند شک و ترا اعاده فانی
زمین مرتبت بحر جود و معدن نخل منقش که کان و بحر از و بشکنند پشیمانی
بجلوه گاه شهیر و اعده تربیت و مے بینی فزون ز مهر فلک در ضیا و تابانی
خوش بنای رفیعی برای کسب کمال که خاک شد نظر و برای او ثانی
برای دین چه بنای که بر زمین درش کند ملال تمنای مسیح پیشانی
حسود را منور جا صلے ز نقش و حسد بغیر خاک نبد لیت ز کوے حرمانی
زبانه آتش حسرت فزون کند بدلش چنانکه آتش آذر برد پشیمانی
کنم دعا که نگهدار روشن خدای کریم ز دید برق خباه و چشم بیجا بانی

قصیده [illegible]

بگو ای لب لعلت خجل لعل بدخشانی تو ای مهر سپهر دلبری و ماه کنعانی
زچشم سرمه آگینت که بر بودی دل و دینم ندانم اندرین بازی که از چشمانش حیرانی
نقاب از چهره بخت نگن و طرف کله بشکن بسازی باره تا زنارهای گبر و دیرانی
مدار از من عجب گر قاستم چون قوس خم گشته که بردارد قمر بعد از کمالش بار نقصانی
ز سوز عشق اگر حالم دگرگون شد مکن تبسم که این رازیست بر خار و خطر گر آنکه دانی

چه با فرموده استادم که در عشق است مشکلها — ولی بنمایدت اول سپهر تنها و آسانی
دلارا کی بپا بینی حاضر وادی حیرانی — بیا و دور کن از پای خود زنجیر نادانی
هوای دهر پیدا کرده تا نیری دگر شاید — که خندد ذره بر خورشید تابان و درخشانی
جوانی رو بما کرده ست از فیض عطای او — فرامش ساختم قدر عبید بحتری و کمانی
همی سازد خجل خورشید و مه را از عذار خود — نمی بینی که تابد کوکب رفعت ز پیشانی
کجایی ساقی مهوش بده صهبای ربانی — سرایم در وصف این بیت الطاف ثناخوانی
بنا فرموده بیتی بهر تعلیم علوم دین — که باد آباد قلب پاک او از نور ایمانی
بنای مدرسه شد پایه‌ها جنت ثانی — سزد رضوان کند گر بر درش از فخر دربانی
بگویم حرف کذب و افترا اندک تأمل کن — که این مأمنیست بهر طالبان علم ربانی
دهم تشبیه اگر از برج چارم که او نقش — که باشد مطلع خورشید گردون همه دانی
بزهد و اتقا ورع و تقوی حفظ النفس شیخ‌ها — بحفظ النفس پاکش شاید آمد پاک دامانی
بهر بس از من که صد علم و فضلش تا کجا باشد — که سعید اند نکات و معنی و رمز فرقانی
مظفر وارد مرد حسب اولاد علی قائم — بود مسرور دایم قلب پاک موحد و بانی
معین و حافظش بادا خدا تنها در آوادی — شریک کار خیرش باد رحمتهای یزدانی
نمایم هر دعا ختم و به گویم در ثنای او — سمند خامه‌ام زین بیش بود از رفتار جولانی

دیگر

سرای دیگر و کار دگر فکری دگر دارم ازین یا شام و سحر تو ع دگر شام و سحر دارم

توانی از ناتوانائی شکیب از ناشکیبائی تزئین غیر زیبائی غنای مال و زر دارم

نشانم بی‌نشانی مسلمم از نامسلمانی تدین غیر ایمانی علو از وضع بر دارم

جنونم عقل و دانائی شفایم غیر رعنائی روان وحشتی و صحرائی امان خوف و خطر دارم

مدار سلطنت فقرم مدار فخر من ملکم مدار دولتم مخزم کمال بی‌هنر دارم

شب تارم شبی شبها شب تابم شب تاری گلستان از بهر من خاری چمن از دشت و در دارم

وجود من ز فقدانم فنایم از وجود من حضور از غیبتم دارم سفر اندر حضر دارم

شبنم گر زبالا سر ورم ورد تنها ز تدارکم کی لاله شانم از ضرر دارم

سکونم اختلاج دل غم من ابتهاج دل زدرد من علاج دل اثر از درد سر دارم

وای تغییر بی سودی نباشد گر تو سید انی اگر زین مطلع دیگر مراد ای همم دگر دارم

نه حب مهوشی و دل نه عشق سیمبر دارم اگر در سینه‌ام عشق امام بحر و بر دارم

سلاطین لیت از جانش ملک و زبان در جانش ببین شش کبریا از شش بجو دا و نظر دارم

سرم پر از هوای او دلم پر از ولای او من ~~از سیر~~ با صد فنای دگانیم سوی در دارم

صفت ذات صلت اسیر کوثر کوکب برای خود چنین صورت بیستگاه خطر دارم

بهای رایع بدعت بهای شایع است | که سهمم چو بر چرخ زنبات جهت در جگر دارم

ستم راجی با جانب ستم بک عهد زبانت | ستم چو بابی فیضان بالطاف نظر دارم

فلک را دست عدوانی مرا آیت سوزانی | ز جور بخش جیبم گریانی فغانی بی اثر دارم

سرم بر بالش رحمت بود از عهد و محبت | نخواهم زر تو جز رحمت کرا از جود خبر دارم

توئی صدر زهی مسند تر التسنیم و هم کوثر | و دین مینی ز پیغمبر حدیثی معتبر دارم

بهای حلم بر کش نابجیبی فیض نقش درم کش | ز مدح شاه لشکرکش دو دو سیم و گهر دارم

و دیگر

مجلس آراست چو بر چرخ چهارم آفتاب | آیه والشمس خواندم از رخش ارباب

جلوه روشن چو روشن گشت از دو ثابت و جبل | ثابت و سیاره‌ها کردند سر از اندر نقاب

عندلیبان گلستان محو دید گلعذاران | سرخ بوستان ز چمن از مست صهبای شباب

نغمه خوش صوت مرغان خوش الحان چمن | طعنه‌ها می زد بر زنگ بربط و چنگ و رباب

ساغر گلرنگ گلنار انبذ رنگ آن | دارد فصل بهاری آورد با صد آب و تاب

لاله جام دلفریب آورده با صد گونه ناز | ساخته از دل کباب و کرده از شبنم شراب

دخت رز با غمزه‌های دل بر آزادگان | تو خطان خام سغزان را بخود کرد انتخاب

عطر بیز آمد هوای دامن فصل بهار | عنبرآگین گشته جیب و گهر افشان سحاب

ساده لوحان را چه کار آخر ز بزم ماهی و نی   صحبتم پاکست از بربط و تاران شراب

ساقیا جامی ز صهبای ولای بوتراب   ساقیا یک قلقلی از شیشهٔ مهتاب تاب

می بیار از کوثر و تر کن دماغ و کام من   لیک بر دستی ز حور دلکش زرین نقاب

بدسگالی دولتت چون شن نتابد تابای محال   پیش فیض او گردون نماید چون حباب

خاک ابدان من از خاک نگر تخمیر یافت   زین نسبت گرده ست احمد نام پاکت بوتراب

روز هیجا چون درای مهر حرب ناکشین   آسمان گرد و سمند و ماه ران گرد رکاب

قوت دلیت ترا در جنگ خیبر دیده اند   سلح در شمر آمد بیت از بال غراب

هیچ پاکی نیست از قال و مقال حاسدان   کی غضنفر را تنزل ترس آورد بانگ کلاب

نیزه ات را سینهٔ اهل حسد باشد مقام   ذوالفقارت را ز خون دشمنت باشد خضاب

گر ز حکمت سر بتابد یک نفس لیل و نهار   روز روشن شب شود و شب روز گردد انقلاب

بهر تقلیب عناصر حکمت از نافذ شود   خاک گردد باد و باد آتش بگردد آتش آب

گرسان ز صدق تر موده ست وگاهی انما   نص ما و حصاف تو باشد در حدیث و در کتاب

دوستداران ترا اسمعیلت در روز قیام   هم جزا و هم سوال و هم جواب و هم حساب

آید صیت فیض کاملت رفته از گوش فلک   انکه الکام ترا پایان نه باشد در حساب

روز محشر چون بسوزی قسام جنات و نعیم   یک جزا که نظم خود خواهم انجام از مرا

در جهان تا زنده باشم از حیات مستعار   دشمنم باشند ذلیل و دوستدارم کامیاب

۹

قطعه

غافلا در چنین دهر چرا بی‌خبری   زین جهان غیر هم و غم عوض جان نبری

آسمان با همه رفعت شده خم شکل کمان   تو برافراشته سر چون شجر بی‌ثمری

اهل از حق شده مردمی ندمت کوی جهان   شدم آگاه اگر طالب ره راه شوی

جام می بر لب و محبوب گل‌اندام ببر   هان مگر بی‌خبر از امر قضا و قدری

آدم ابنیه ملک تنت در لیس تو   می‌شناسی که با افلاک و زمین مقتدری

سالکان بر در رب ایستاده و تو بیرزمان   از سر تجمل بالای تو مثال حجری

برسان ز فلاکت همه خاکست و غبار   بر سرت از سر تکبر است کلاه تتری

غیر آرام تنت نیست ز عالم خبری   عجب است آنکه نگویند ترا گاو و خری

اهل عرفان بخیال تو نگردند اسیر   ای گلستان خزان خیز چه افسونگری

فارغ از فکر تو رفتار نباشد دانا   که حیات تو کند مشتعل چراغ سحری

حلم بیدار شو این خواب تغافل تا کی   اهل عالم همه رفتند و جهان شد سپری

روز در خواب گرانی و شب از دور هوس   شب آرام تو بگذشت ز سیر قمری

رباعی

خوش آن بهاری که تازه روید ز گل (ولادت افضل) صبا بیارد نوید عشرت چمن چمن یاسمین نسرین

بیا بیا ساقیا که امشب ولادت شاهی جهان بشد مژده بده باده صبوحی به جام و ساغر بلورین

تاریخ ولادت محمد نصیر بنده زاده

زمین گر یکی از ابر جود — گهرها بر بطن صدف می بندد

بصحرا دیدم نزهت بوستان — بگلشن گل و سبزها می دهد

به بلبل گل و بوی و برگ گل — بقمری صنوبر ز گلشن دهد

ز لطفش بود اکثر و دوام — نگاه کرم سوی هر یک دهد

بباغ امیدم هم از جود او — که ز آتش او جی فزود و جهد

رسیده به نخل تمنا گلی — بود در امان دایم از چشم بد

ز سوال تاسع عشر بد که او (واشوال) — با خوشی آمد چو گل در رسید

پی سال میلاد آن ارجمند — سوالی نمودم ز پیر خرد

پس از سال عیسی سر آورد و گفت — رقم کن سعادت مآثر ولد

سنه ۱۳۱۹ هجری
۱۹۰۰ع

تاریخ عقد نکاح
میرزا عبد الحسین بن میرزا محمد عسکری صاحب لکهنوی

کریمی منعمی فرزندی یگانه وحیدی ‌‌ ‌ که اندر کون و زمین را گر در بجاد
در شادی هر روی خلق بگشود ‌ ‌ ‌ که باهم رونق باغ ارم داد
سرور و ابتهاج از در در آمد ‌ ‌ ‌ غم و اندوه را شد گشت برباد
بروز سعد و تاریخ مبارک ‌ ‌ ‌ که از شادی جهان را داده دلشاد
وقوع عقد شد آن کوکب را ‌ ‌ ‌ که از وی اهل عالم راست ارشاد
سعیدان اگر اسم شریفش ‌ ‌ ‌ بدان عبد الحسین پاک بنیاد
چو حلم پاک طینت کرد فکری ‌ ‌ ‌ پی تاریخ هاتف این ندا داد
چو او در فکر سر در جیب داری ‌ ‌ ‌ بگو تحسین قران ماه و خور باد
سنه ۱۳۱۶ هجری

تاریخ بنای امام باڑه میر غلام حسین مانتوری [illegible]

شیعهٔ با ولای آل نبی ‌ ‌ ‌ سعید با صفا غلام حسین
کرد تعمیر این عزاخانه ‌ ‌ ‌ هست از جان فدای نام حسین
سال تعمیر کلک حلمم نوشت ‌ ‌ ‌ جای بزم غم امام حسین
۱۳۱۹
سنه ۱۳۱۹ هجری

روز پنجشنبه ۹ جمادی الاولی ۱۳۱۹ نوشتم از فرمایش حضرت سید محمد حسن صاحب القادری زاد مجدہ نظم شد

تاریخ مسجد بنا کردهٔ پسر غلام حسین نانوتوی در موضع نانوته

مسجدی ساخته تعمیر پی ذکر خدا | مسجد متقی و خیر طلب خیر مآب

سید پاک وحسن انجم راست غلام | خلف سید حیدر ملکی الالقاب

خرد و حلم چنین سال بنائش فرمود | معبد پاک دلان خانهٔ رب الارباب

سنه ۱۳۱۹ ہجری
۱۹۰۲ء

تمام ماه صیام ۱۳۱۹ در بیاسی سرکار فرود شفیق بود اسلامیه ... حسین صاحب در تهور

رسانده شدند

در ماه مبارک زمه بحج ار رفت | در کار سه چو ماه بر مس آمده ماهی

تا ماه فلک رسته علم بر سر گردون | تا ماه و زمین رسته قدم بر سر ماهی

ماه شرف و مجد تو بر اوج جلالت | تابان بود و اختر حشمت بسپاهی

تاریخ وفات خان بہادر سید علی حسین صاحب مغفور زنگی پوری

نقیب بے عدیل و فرد عالم | که رز بود جانگیر بری رفت

~~جناب علی حسین [illegible] خلق~~

تاریخ نیم رز ماه شوال | سوی جنت ز دنیای دنی رفت

بسال وفاتش حلم نوشت | ز عالم رونق دین نبی رفت

سنه ۱۳۱۰ ہجری

ایضاً

هادی دین علی حسین فقیه — آنکه بد حجت علم را ماهر
رمضان بود و یوم خمیس — جان به رب قضا سپرد آخر
قائلی سال فوت او بنوشت — یاوَدُودُ ضجیع نور
سنه ۱۳۱۳ هجری

نظم بحور در خفیف و دقیق

مضارع و متقارب هزج طویل و مدید — بسیط و کامل و مجتث رمل رجز وافر
خفیف و مقتضب و منسرح سریع بود — منمّمش متدارک بگو بنزد اواخر

ودیگر

هزج و طویل و مدید و مقتضب و سریع و خفیف و دان — متدارک و متقارب و رمل رجز و وافر بخوان
پس از آن بسیط و مضارع و کامل مجتث و منسرح — اسمای جمله بحور شد با فکر از قلم عیان

طویل و مدید و خفیف و سریع — بسیط و هزج کامل و منسرح
رمل مجتث و وافر و مقتضب — مضارع رجز بعد از آن منسرح
تدارک بکن از تقارب بدان — شود در تو باب همه منفتح

قصیده مدحیه

باش ای دل که رسد مژده ز بار دگر — از بهار چمن و سرو و گل و سنبل تر

باز آید ز نسیم سحری بوی وصال — بلبلان را که ندارد ز گل خویش خبر

باز آراسته سازند چو ایوان چمن — رخت زرتار به تن تاج مکلل بر سر

فصل دی فرش زمین را بدادند از تلک — روی غبرا همه خضرا شود و گل احمر

بر خیابان به بروج فلکی طعنه زنند — گل ز نخوت نکند سوی ستاره نظر

گر شمیم چمن و نور کواکب همتاست — کان یکی روح مشام است و دگر جان بصر

روح در قلب فزون می‌شود از نکهت گل — نور در چشم فزون می‌شود از نور قمر

زینت چرخ برین اند چو تابنده نجوم — زینت روی زمین اند شکفته گل تر

گر قنادیل سپهر اند درخشان انجم — هم مصابیح زمین اند شقایق بنگر

عقد پروین به بناگوش عروس گردون — عقد نسرین به چنین گوش زمین را زیور

طوق هار گلوی فلک عشوه طراز — سلک منظوم گهر صدر زمین را زیور

ماه و خورشید دو چشم اند بر روی گردون — دیده روی زمین اند عیون عبهر

آسمان را اگر اوج ست ز اقدام مسیح — هم زمین را شرف ست ز پای حیدر
مقتدای که ز ماکان باوج شرفش — ارفع الشان بود غیر حبیب داور
جبل طور حد رفعت و اوج موسی — ذروهٔ رفعت حیدر کتف پیغمبر
غایت رتبهٔ ادریس در جنت خلد — وَ عَلِیٌّ مَلِکُ الخُلدِ وَحَوضُ الکوثر
چرخ چارم که بمعراج حد روح الله — عرش اعظم بعبور جای علی بسعدر
بر و بحر ست ولی در کف الیاس و خضر — و علی را همه افلاک و زمین فرمانبر
بود محکوم سلیمان همه جن و انسان — بود محکوم علی زهره و خورشید و قمر
موم شد در ید داؤد نبی آهن سخت — نرم ز انگشت علی گشت چو باب خیبر
بود عیسی که با نجیل خدا روح الله — بد علی گوش و ید و جنب و زبان داور
ابن مریم که خداوند نصاری گردید — حیدرم رب غلات ست وَ اِن لم یکفر
منجی نوح شد از غرق بطوفان عظیم — واقی جدّ خود از حرق بنار آذر
گندمی خورد و برون رفت ز فردوس یکی — و علی نان جوین خورد نه خوف داور

مطلع

مرحبا ای بت بالا قد و سیمین پیکر — خوش رسیدی من سوختهٔ غم گستر

منزل و چشمم از پای تو شد صحن چمن　　خانهٔ تار من از نور تو شد برج قمر

سوز هجران آشیان مرا آتش زد　　که نماید گرهٔ مار به پیچش مجمر

شد خیال نگهت نیز نهانی بر دل　　نوک موی کمرت کرد مرا تار نظر

یاد لبهای تو خونابه ز چشمانم ریخت　　فکر ابروی تو زد بر سر من صد خنجر

ای نثار قد بالای تو سرو و گلشن　　وی فدای لب و دندان تو یاقوت و گهر

ای وصال تو دلم را اثر برد سلام　　وی لقای تو سرم اثر آتش تر

خندهٔ غنچهٔ لبهای تو صبح امید　　تا لبش گوهر دندان ترا برق اثر

باز آتشکده ام چمنستان کردی　　باز آمد عقب ظلمت شب نور سحر

قدمت زسر و دیده ام ای لعبت ناز　　که کشد تنگ ترا مردم چشمم در بر

یا بزیر حجب سینه و قلبم بنشین　　که کنم حفظ تو با روح چو راز مضمر

محفلی را که نباشد ز جمالت نوری　　خانهٔ وحشت هجرست از آن دشمن تر

از جمال تو فزون رونق بزم عشاق　　وز قدومت نو شرف محفل جن و بشر

سینه را کز نور تو تجلی درخشنده اند　　خالی از چشم تجملست و تهی از سر فر

عملے را کہ بمیزان عمل روز حساب — با تو سنجند اگر از سورہ باشد کمتر

انقل از کوہ احد گردد اگر بتراب — از شمار رمل دشت بیابان محشر

اے تو ئی مونس کاشانۂ اہل عزلت — اے تو ئی حرز و امان بہر ضعیف و مضطر

اے تو ئی شمع رہ دین متین احمد — اے تو ئی در شب تاریک ضلالت رہبر

اے تو ئی سید ارکان حصول و رجات — اے تو ئی سرخط عنوان خطیبات بشر

اے تو ئی نہج قویمے سوے فردوس برین — اے تو ئی طور تجلی الہ اکبر

اے تو ئی نقد گرانمایہ بازار جزا — اے تو ئی گوہر تابان بندہ گو تحفہ محشر

اے کہ در محفل ایجاد تو ئی سر محفل — اے کہ در دفتر اعزاز تو ئی سر دفتر

اے بغیر از تو عبادات جہان ہمہ لہو و لعب — اے ز فقدان تو اوراق ریاضات ابتر

زاو صیام رتبہ ات بیش ملائک اعظم — ز انبیا منزلتت بیش ز حد بالاتر

جان فدایت بکنم روح و سر و قلب و جگر — کہ تو ئی صورت محبوبۂ حب حیدر

مطلع

حیدرے کز ید و غیب در ایام صغر — یافت از جانب تقدیر خطاب حق در

حیدرے کز اثر قوت و تائید صمد — بر زمین ریخت دم مرحب و عمرو و عنتر

چون پس آمد بغدیر افضل اهل عالم　　بعد تکمیل عبادات زحج اکبر

زآسمان پیک خدا آیهٔ بلّغ آورد　　رفت احمد بسر منبر از اقطاب شتر

گفت با حضرت علی من انا مولاه فهذا　　ذاک مولاه ومن شک فلا ریب کفر

همه گفتند که بخ بخ لک زوج الزهرا　　با ولی الله وصی اولهم کان عمر

یا علی غیر ترا امر خلافت نرسد　　بحطیم و برکن و ببیت و حجر

حجت دعوی من ظاهر آیات کتاب　　شاهد صدق مقالم اثر و نص خبر

کل من کان یعادیک فعاداه الله　　واذن یحرقه الله بنار وسقر

ان من کان یوالیک فوالاه الله　　وله فی غرف الجنة ماوی وصقر

ای که خاک قدمت سرمهٔ چشم حورا　　وی که خاشاک درت تاج سر اسکندر

حامل وحی خدا بر درت آید زادب　　که بعلم تو شرف یافته در عالم فر

بی رضایت نکند دور کواکب اثری　　که بانفاذ تو ناضی شود احکام قدر

حلم زد گرد ره سوی گلشن توصیف و ثنا　　تا چه برچیند از اغصان سخن تازه ثمر

دامنم را سبد نخل گل رحمت کن　　ای که از ابر کف گلشن کونین اخضر

۱۸

مدحتم قابل توصیف نباشد لیکن | از ثنابت شده نظم سخنم سلک گهر
یاوه گفتن که طریق شعرای سلف است | گاه مدح شه چین گاه ثنای قیصر
گاه در بند خم زلف بتان اند اسیر | گه قتیل اند بشمشیر نگه و تیر نظر
گه بتخییل جبین و لب و دُرّ دندان | گاه در فکر کمر گشته چو تار مسطر
گه بصحرای جنون اند چو قیس آواره | گاه در چاه زنخدان چو غریق مضطر
سخنم لیک ازین عیب مبرا باشد | که ثنا بر تو و آل رسول اطهر
گر بزیر اشنود مدح من بی مایه | چه بعید است ز الطاف تو ای خیر بشر
یا کریم است سوال من بیچاره ز تو | که دم نزع بود ورد زبانم یا حیدر

قصیده نعتیه نظم در ۵ شعبان ۱۳۱۹ هجری روز دوشنبه ۱۱

۲

چه ساعتیست که شور است در جهان هر سو | عموا بعافیة واضحکوا و لا تبکوا
بچار دانگ زمین می دهند ندا گردون | بعیش باش کنون غم کجا و زحمت کو
بیای بزم بخور باده های عشرت را | ز ساغر و بط مینا و کاس و جام و سبو
بیا بمحفل عیش و غمی مکن دل خویش | که رفت دور غمش از جهان و بیم عدو
نسیم عطرفشان می وزد بصحن چمن | ز نکهت گل و ریحان و سنبل و شب بو

قوای نامیه گسترده فرش اطلس سبز ز بس بام زمین خیط سبزه کرده نمو

تعجب آینه داشت بروی حیرت را ز سنبلی که گشاده است طره گیسو

ز فیض نامیه فصل نو عجب مشمار که برگ و بار هویدا شود بهر سر مو

اگر بدامن گل از نسیم چاک افتد ز رشته نفس صبح میکنند رفو

چمن که پایه زمین هست از عنادل و گل پر از بهشت برین گو بکش ز فرط علو

طیور زمزمه سازند از وفور طرب بقول کلهم لا اله الا هو

نشسته خیل حمایم یکی بخلف دگر علی الغصون تنادی بصوت یا من هو

پی صلوة سحر بسته صف جماعت سرو ز آب جو رود گل و غنچه ساختند وضو

قمر ز غیرت ذرات طوق ها گرفت گهر ز غیرت شبنم در آب رفت فرو

حباب آینه حیرت اند بر سر آب که در چمن چو فواره شد بدر ز گلو

بهار تازه که آمد زده بسوی گلشن بخیر مقدم گل می زند صبا هر سو

گرفته جام تهی شاخسار لاله بکف که ز آسمان ز می شبنمش کند مملو

هزار نغمه زنست از وفور جوش طرب فراز نیز است سر شاخ طوطی خوش گلو

همه بمدح گلی سر کشیده اند در گلشن که از شمائم او دامن صبا مملو

شگوفهٔ چمن معدلت گل نعمت | چمن طراز گلستان عز و مجد و علو

هو الذی لسناه النجوم قد ضاءت | بدت تضیء جمال السماء اذ یبدو

خبیر وکالت وحی و سراج راه یقین | امین و ناصر دین محمد و حق جو

ولی ملک هدایت امیر کشور دین | کلیم طور امامت مسیح اوج سمو

عزیز جاه و سلیمان بساط و لقمان علم | محمد آیت و ایوب صبر و صالح خو

خلیل خلت و موسی ید و مسیح زبان | شعیب صفوت و داود صوت و یوسف رو

نجات مسلم عارف بهلاک منکر دین | حیات مومن کامل ممات جان عدو

بجمع عام رسول انام فرموده است | که او با علی با حق است و حق با او

در مدینهٔ علم نبی و باب کرم | بگو لصفوة امکان در کعبت خبر او

امام خلق که فرموده بشیر و نذیر | علی است یا ای ثنا خوان او بیا و بگو

اگر بروز جزا طالب جنان باشی | ز غیر حب وصی رسول خیر مجو

ز ابر رحمت غیب آبیار گلشن باش | عروق حب علی در دلی که کرده نمو

غزل سرای تو حلم ضعیف و بیمایه | امیدوار عطا کرده سوی باب تو رو

نگشته از در تو سائل نوال گفت | نرفته از بر تو نا امید نعمت جو

چگونه خاسر و خائب رود ز باب کسی | و انت بحر عطاء لکل من یرجو

فلکن شفیع ذنوبی بیوم میعادی   ومنجح الامانی کلما ارجو

۱۲

قصیده مدحیه اول اسفند ۱۳۱۹ تحریر در بلده

مقتدای اکثر اهل تجرد پیر راهبرست   هادی دین خدا و نایب پیغمبرست

رافع اعلام ایمان دافع اوهام شرک   شافع اهل ولای خویش روز محشرست

عالم اسرار غیب و هادم ارکان ریب   نافی آثار جور و دستگیر مضطرست

ماحی آثار بدعت همچو نقش روی خاک   ناشر آیات لطف همچو ابر آذرست

مملکت را آن ملایک آمر جن و بشر   والی خشک و ترست و حاکم خیر و شرست

مایه لطف الهی بهر حق‌شناس   آتش قهر اله النار بر آتش پرست

آفتاب دین حق را چهره پرداز ظهور   آسمان شرع احمد را فروزان اخترست

از خفیات معارف عارف از بینش اله   از خفیات معالم اعلم و هم ابصرست

باعث ایجاد اعراض و جواهر ذات او   بل همه امکان اعراضند و این یک جوهرست

از برای اهل ایمان چشمه آب حیات   از پی اهل نفاق و کفر همچون اخگرست

آنکه از بهر نمازش بازگردید از افول   جز عبید حلقه در گوشش خدیو خاورست

عکس ذرات زمینش تاب افزای نجوم   پرتو نور جبینش چهره آرای خورست

نقش نعلینش منورتر ز خورشید سما — تخت و نورش ضیاگستر ز ماه انورست

خوی رخسارش نه آب است از آن چون آب خضر — بوی دامانش نه از بوی عبیر و عنبرست

از شمیم سنبلش برده است در صبح النسیم — اگر در بطن غزال چین ز رشک اذفرست

نامده از کتم عدم نقشش در ایوان شهود — گرچه رب النوع انسان نامده صورتگرست

بی شهودش مصحف ایجاد را ساده ورق — بی وجودش دفتر امکان عالم ابترست

در شرف هرکس که با او لاف یکتایی زند — یا نعیق بوم کهسارست یا صوت خرست

خاکیان را حیثیت کو را ز میان اهل عرش — سرگروه قدسیان روح الامین فرمانبرست

اوج علیین ز اوج آستانش در حضیض — قبه کرسی و عرش از طور مجدش ابترست

بین اصحاب محمد بود آن مولای کل — آنچنان کاندر نجوم خمس سعد اکبرست

نام او اهل غلا را مرهم زخم ذنوب — ذکر او اهل جفا را بر رگ جان نشترست

باغ ایمان محب را یاد او باد نسیم — خرمن جان عدو را تیغ تیزش صرصرست

دشمنانش را جحیم و دوستانش را جنان — منکرانش را جحیم و مخلصش را کوثرست

طعنه بر نار جهنم می‌زند بی حب او — گرچه در زهد و عبادت همسفر با بوذرست

در شباب از ضربتش عمارف سر و صید رحجود — در صبا بر قوتش شاهد دهان اژدرست

همچو عمرو و عنتر و حمزه بگاه رزمگاه — پیش او چون بره بز در بر شیر نر است

خادمی از خادمانش رستم و اسفندیار — بنده‌ای از بندگانش قیصر و اسکندر است

هیبت ضربش رسیده از ارض تا فوق السما — زین سبب رنگ گل خورشید تابان احمر است

تا سر ایوان مجدش کی برد مرغ خیال — زانکه طیر سدره را زانجا شکسته شهپر است

طایر تخییل در جستجوی شایانی او — همچو مرغ پرده تصویر بی بال و پر است

عقل زان تقویم ما فی الدهر به وجه یسیر — غیر جنس مدحت و وصفش همه جیبی اخضر است

تشنه کی ماند بر بالش خور در نشور — هر کرا حلق از زلال مدحت حیدر تر است

بر امید آب احسانش زند بر فطرتش — آسمان زان چون گدا در دست از مه ساغر است

جاهلان لمه را با او چه نسبت در کمال — بوم کی با پایه عنقای مشرق همسر است

گرچه در دنیا ز اوج جاه پس بر داشتند — مسندآرای خطیر قدس پیش داور است

ای عدو حق دو چشمت کور بادا بنگر — مسند احمد سزاوار ع با حیدر است

کیست ابر رحمت و بحر عطا بر اهل ارض — کیست آن کاندر جهان علم محمد را در است

کیست آن کز وی عماد دین ملت را بقاست — کیست آن کز وی صفوف اهل بدعت ابتر است

آن امام دین امیر مؤمنین حبل متین — نفس خیر المرسلین یعنی علی صفدر است

مکرمت را معدن است و مکرمت جان‌پناه — مرحمت را مرکز است و معدلت را مصدر است

اولیا را مرجع است و اصفیا را موئل است — اوصیا را مأمن است و انبیا را منبع است

هر که آمد در طلب سرمایهٔ ایمان گرفت — وانکه آمد رزم‌خواه از صارم سیفش نرست

دیده‌ام از شوق دید روضهٔ جنت نشانش — در سر سنگ افتخارش گوهری کز آذر است

حب او در دل چو خورشید است در لطف فلک — کین او در سر چو زیر سنگ لعل احمر است

بر عدوی او زند قطرتم همچون اسد — گرچه جسم ناتوانم از نحافت گرچه بار مسطر است

مضجع پاکش که شد ارض غری روحی فداش — مرجع اهل زمین زیر رواق اخضر است

رو بتو آورده‌ام از بار جنایات مران — یا علی کلب درت **حلم** ضعیف احقر است

در عداد بندگانت **حلم** را هم یک بگیر — گرچه در اوج شرف پایین ز اوج قنبر است

دعوی صد عیب دارم جای دعوای کمال — **حلم** ناقص از همه مدحت‌سرایان کمتر است

فخر بر نظمش ندارد پیش ارباب سخن — گرچه هر حرف کلامش بهتر از سیم و زر است

یا رب از شر و بلاها در امان جانم بدار — تا سوای مدحت آل محمد در سر است

منتخب قصیده نعتیه و مدحیه شنبه ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۱۷ از ۲۳ تا ۲۷

۱۳۳۱

آن غازه‌کش روی وصالم که تمنا — بنمایدم از پردهٔ شب صورت عذرا

آن شانه‌کش زلف جنونم که ز حسرت — دیوانگی قیس کشیدش بسوی صحرا

آن نغمه زن گلشن اندوه و فراقم — کز صوت عنادل اثر من بود هویدا

آن زخمه زن چنگ نیازم به بهرجم — غیر از اثر ناله حسرت ننهد پا

آن معنی عشقم که شد جاذبه شوق — مطلوب خود من چون مه کنعان ز زلیخا

آن پرده در سر خفیتم که بعقلم — از معنی پنهان شده هم معنی پیدا

آن منبع صنعم که بود مبدء فیضش — از بحر عطا و کرم خالق یکتا

آن رشته رگ گل تقریر و بیانم — کز بوی فصاحت بود آسوده سراپا

آن ذوق صحیحم که ز پیچیدگی لفظ — ~~کز بوی~~ معنی لستانم بفصاحت چو کف از موج دریا

آن طایر عنقای خیالم که بحیرت — بندد بسوی من مرغ فلک آئینه آسا

از هیئت تصویر نشائی خیالم — آثار شهود عیان چون ید بیضا

آن نور نگاه خرد پاک درونم — محدثست ز جهل آنکه ز افلاک زمین را

از تابش و رخشانی سیاره فکرم — خورشید مه و انجم اندر شب یلدا

از بهر نگوش خرد می بردش در — هر گوهر معنی که جهد از صدف ما

از نسخه کلکم اثر ابر بهاری — پیداست زمین گر بودت دیده بینا

از زلف پریشانی زلف الم دیهم   آشفته نکردیم سر آزادگیم را

از لعب زبان باک نداریم که اینک   بازیچهٔ طفلان شماریم جهان را

خوش باش بدم در شکرستان معانی   از تلخی آفات کنون نیست محابا

از عربدهٔ پیر فلک نیست گریزم   کز تیغ تغافل نشکافیم سرش را

این دلق گدائی که بود مایهٔ فخرم   نازد بقبای یمن و جامهٔ دیبا

هوشم ز سرا پردهٔ دیوانگی من   برجست چو جن از شکن طرهٔ لیلا

پابوسی من خار بیابان کند از فخر   با آبله پای چو شوم بادیه فرسا

بر گنبد گردون نگهم بار نه استد   تا عرش علا ره برد از بهر تماشا

دوش از پی فکرت که سرم بود بزانو   ناگه ز درم آمده خنگ سخن آرا

آن عشق حقیقی که ز تخییل مجازی   گردد بر عقل عرفا معنی عنقا

آن واقف اسرار نهان دل عاشق   آن مرهم زخم جگر عارف شیدا

آن محرم راز کم خلوتکده دل   از صحبت اغیار مدام است مبرا

آنرا که رفیق است در ایوان توحد   بیرون بود از دایرهٔ مسلم و ترسا

آن شمع فروزی که بکاشانهٔ غفلت   هم سوزد و هم سازد و هم نازبرا

هم آب زن وآب و هم آتش زن وآتش   هم شعله زن خرمن امید و تمنا

هم چاک زن دامن جمعیت خاطر   هم بخیه زن جیب پریشانی دلها

انگیخته صد فتنه بکاشانهٔ حسرت   افراشته صد رایت فریاد بهر جا

گم کرده ره هوش بغرقی که گذر کرد   گمنام شد آنکس که باو کرد تولا

برداشت بیاد نغمهٔ دل از زمزمهٔ نی   سرمست نمود از قدح میکدهٔ لا

آن قطره که از جام فنا داد بکامی   تا حشر نخشکیده لبش بر لب مینا

هم صحبت کافر شده آن پیر طریقت   کز جادهٔ عشق گرم بپیچید عنان را

کی طالب دیدار نگارش بتواند   بی او که شود با صنم خویش محابا

نشتر برگ جان زند و خنده بگیرد   کاین مرهم زخم است و بی درد دوا

عشقست که چون شمع گدازد رگ جان را   آنگه کندش عارف اسرار و معما

عشقست که از خاک برد تا به عرش   نوعی که تو دادی خبرم از شب اسری

عشقست که از لوث جهان پاک نمود   آراست به تن خلعت نورانی طا

عنقش که تا بر وی جلال رساند اگر برش داشته تاج فتدلّی

آن جوهر اول میدان تقدم برداشته گوی سبقت بر همه اشیا

بین خود و جمله جهان حلقه بگوشش والشمس خود و جمله اشیاست ضحیها

آن منشأ ایجاد که رشحه امکان الاول ما ابدع الله فهذا

آن خازن گنجینهٔ مخفی که بنقدش بی پرده و قد علمه الله تعالی

در عالم ایجاد که پیش از بدو آمد آدم بعدم وهو اذن کان نبیا

آن عابد معبود که در بزم عبادت نازل شده از جانب حق ولیشقی

آن گم شده وادی لاهوت ناسوت آن بی سر منزل قوسین وهم ادنی

آن اشرف من افصح بالضاد تجوید آن بارگهش سکیده امر فاوحی

آن خیر من انقا ورا الخلق جمیعا در مکمن امکان ز ثری تا به ثریا

آن شافع محشر زگناهان عبیدش والشمس علی الراس و نا دتلظی

من ابغضه ادخله الله سعیرا من اکرمه کان له الجنة ماوی

تا مظهر اوصاف کمالست صفاتت تا بد ز عدم مثل تو ذی مرتبه حاشا

آفاق پر از علم و عمل گشت زظلمت تا بر جهان تاب تو خورشید بطحا

نازست زمین را که باین پستی شانش   گردید محل مهر درخشان شرف را

از مائده اش قرص عطا بود به گردون   اکنون که بود بیش ز ماه فلک آرا

این شمس فلک تابش یکذره خاکش   گز وصف بر آراسته از خطهٔ غبرا

از دفتر امکان و حد و تو شمارند   یک صفحه ورق گنبد خضرا

زین بیش چه گویم صفات تو کز رسم   سوزم چو کلیم از تب برق تجلی

با این همه یک شمه نعتت نشمردم   چون مدح جهن تو نیاید ز لب ما

انشا چه کنند انکه باوراک نیایند   احصا چه کنند انکه بود بیتنها علی

آن کعبه که مسکن شده امکان وجوبش   آن کعبه که اعظم شده در فضل عیسی

آن کعبه که در خانهٔ کعبه معبود در آمد   آن کعبه که بشکست صنمهای حرم را

آن کعبه که بر دوش پیمبر قدمش زد   آن کعبه که از عرش علا رفت به بالا

ای طبع گرت ذوق مدیحت چه باکست   یک زمزمه سر کن از مطلع زیبا

آن خسرو آفاق که در بذل عطا با   گر باج ستاند سزد از ابر گهر زا

گر هیبت آرد بمیان عزم خدمت   گردد جبل روی زمین پنبهٔ مینا

روز از نگه قهر وشتش دیده حیران   شب را دل از هیبت او غلت گردا

چشم ز مشرق پنبه نهد بر دل مجروح   سیف غضبش چاک کند سینهٔ خارا

از نکهت زلف سیه ایش مشک تتاری   از بوی غبار قدمش عنبر سارا

نرگس بچمن دیده نهد آنکه جمالش   هم از اثر الفت او عتبت لالهٔ حمرا

آن عابد مستوی و هادی ملت   آنکه ماده صورت جسمیه تقوی

مهره زند از زر فسرای که خموشد   هنگام تکلم بزبان و لب جوزا

نور سفتن ره روش گریجالش   خود منزل شود اندر صدفی لولوی لالا

عالی بجبروت و علی در همه اوصاف   لم یأت و ما کان له قبل سمیا

در عالم انوار که بنده رق ثنا بود   قد صیره الله صفیا و ولیا

با خلقت بعثت که رسول مدنی را   اذ ارسله فهو له کان وصیا

یا مالی احد یخلصنی من هلکات   در روز نوا خذ بیدی عقده گشا یا

ای هم پایه اوج تو بود عرش معلی   هم مرتبه باب تو کرسیست نه کلا

لوحی که بنام تو رقم کرد عطارد   الشمه در او از زین بدبرا تو بش جا

زان نغمه که ناهید بنام تو بر آورد   ممکن که بر نغمه آورد افلاک و زمین را

هنگام عطای کف دست تو تواند — گر بحر کند قطرهٔ از جود تو یغما

تابندگی روی جهانتاب تو افگند — از چشم خرد نور فلک سیر قمر را

مریخ بهنگام جدال تو ز گردون — شاید که چکد چون عرق از تو سیما

نامد بجهان حرف وجود از قلم کن — تا نقش نزدند بیاده تو طغرا

این نغمه که آمد بزبانم ز بدیحت — در بزم کمال تو بود هم اثر لد

صفحهٔ قرطاس حروفی که بوصفت — از خامهٔ آشفتگیم گشت هویدا

از دیدهٔ انصاف که بینید نماید — هر الف راستی و وجه طولی

سینی است و گر شانه ز زلف سر حور است — ز نقطه شینیست گر عقد ثریا

حلقهٔ سینی است گر دایرهٔ ماه — لام است گر زلف سر لیلی و عذرا

لوح است گر عکس گلستان خیالست — سطریست ولی رشک ده موجه دریا

ز نه بیت اگر بدیحم که نخوانم — الله مگر فیض بهنگام فردا

شنید ای توام نیست مرا غیر تو شاهد — بیدار توام نیست بغیر از تو مداوا

با حلم مگر کن سوی حلم اگر نداری — در بزم سخا و کرمت غیر تو همتا

بحب تو گر قطع کند رشته جانم — متعرض اجل باک نداریم و ز بهر حاشا

با مروت اگر خلیندم هم و تا روز قیامت — در نفسم نگره باشد ز تو تند

قصیده مطلع الانوار ربیع الاول ۱۳۱۲ هجری در لکهنو

دو رستی من از زمانه عذار — کنا کیست بدامان عیش لیل و نهار

چه بلبل باغ سنان سرا و زنگ و حبش — نهار چاک زن جیب وحشت کهسار

جریح نیزه خط شعاع مهر دلم — جگر مسلسل زنجیر طره شب تار

فلک ز دیده خونین بروز می‌گرو — بشب سهام ترا کت کنند سینه فگار

صباح باده گلرنگ همچو خون جگر — رواج ساغر می همچو دیده خونبار

صباح سیر چمن سیر دشت و دامن کوه — رواج بیت حزن بیت مور و گژدم و مار

گسسته تار نفس از کشاکش اندوه — شکسته شیشه جام دل از سنگ محنت و آزار

تنم به بستر خار است یا نهالی حریر — سرم به بالش نرم است یا به سنگ مزار

جهان چمن چمن گل و نسرین شگفته و بر من — زمانه دیده برد چشم نرگس بیمار

بنای خانه اندوه کرده از پی من — نخست ستون و بلد خشت و آسمان معمار

زمانه گر سحرگاه از دلم خبرد — گر آتشی بجهد از تف محیط شمار

شرار آتش آهم اگر او فتد بچمن / بجای گل شود اشجار باغ آتشبار

ز ننگ چاک قبایم ز چاک دامن صبح / بمن رسیده اثر گریه‌ام ز ابر بهار

از التهاب بند صد هزار تنها در / بیان سوز دلم بر زبان موسیقار

ز ناتوانی تن می توانم اینکه روم / بگنبد فلک از فرش خاک همچو غبار

بذوق فرق ز آتش نبارد ار بخورد / ز استخوان من خسته مرغ آتشخوار

مدام ز ورق امید در بر طوفان / دوام طالع اقبال در شکسته سگار

چکید خون دلم از ره دو دیده و گشت / ز لعل همچو یمن باج گیر در بازار

بصفحه بدنم سطر عرق عیان / مثال خط شعاعی مهر در انظار

به نزد شورش من آب بحر موج نگین / به پیش حیرت من حیرتیست آینه دار

شگفت نیست گر از داغهای سینه من / بجای سبزه دمد لاله از زخاک قرار

ز جور دست فلک خون در دل خاکست / ز قهر در سواد سیست در دل شب تار

زردن برگ

ز آتشی که ز افلاک فرش بر خیزد / گرفته برگ درختان سبز رنگ چنار

عجب مدار گر از انقلاب دهر شود / مرا نفس همه صیحی و صبح حزن بهار

صدای ربط و جنگ نیست گاه تغافل کیش / مهیا ز بلبل که ندارد جهان ثبات و قرار

ولی من از بس علم و کمال و حلم و وقار　که عقل را نرسد سر عقل من زنهار

مدام جام می درد و غم کشیدم لیک　نخواستم ز فلک زینهار از بس عار

ز دست برد فلک با منی نمی جویم　مگر پناه گزینم بداور دادار

شنیده که ذره خاک درش که برخیزد　ز نسبت قمر و شمس می شود بیزار

کسیکه آب و دانش چکیده بر قلبش　نگه نکرد گیتی بسوی جم انهار

نقوش پای تو بر خاک طعنه زن گردد　بگوشه کله قیصر فلک مقدار

غبار دامن پاکت که در هوا برشد　قدم نزند بسر فلک ز نهایت عار

هوای صحن ترا با صبا که نسبت کرد　که از حیا نرسد در مسارع انظار

خمیده گشت فلک پیش آستان درش　که مس کنند بیادمه جبهه جبین عذار

براوج طارم افلاک طعنه زن گردد　چنین پا که گیتی را چنان فزود وقار

وجل ز هیبت ضرب زبان و اهل زبان　خجل ز دست سخای تو ابر دریا بار

بروز رزم سپاه کو آنکه از بس ترس　بجستن دار گمرو درون نگیرند جای قرار

ز تاب مهر جمالش فروغ در عالم　جبین ماه انوار او ضیا بردار

بروز سیف جگرش و زبان لشکر　زمین از حرکت ماند و آسمان ز قرار

زمانه را چه تفرق فتاد در اجزا — که تا ابد نشود اجتماع آن زنهار

صلای حسن اگر بر شده نشد بی قدر — متاع حسن رخ ماه مصر در بازار

نقاب روی زلیخا شود گر انگیزد — غبار هر از زمین بر هوا سم رهوار

شمیم زلف بدشت ارچمن صبا آرد — دمد گل سمن و نسترن ز توده خار

ز نکهتی که رود در هوا ز دامن او — ز جای برنشود بوی طبلهٔ عطار

قطعه

سمند وهم درین عرصه طویل و عریض — که وسعتش شکند پای همت افکار

ز غرب رفت بشرق از جنوب تا بشمال — بتحت و فوق دوید و گهی یمین و یسار

رسید تحت ثری و گذشت از افلاک — گهی برابر مطیر و گهی بموج بحار

گهی ببطن صدف گه بمنبت مرجان — گهی بپشت سمک گه بقعر و گه بکنار

گهی بکان طلا و یواقیت و گه بمعدن لعل — گهی بنقد گرانمایه لجین و نضار

گهی بنافهٔ مشک و گهی بطبلهٔ عود — گهی بچشم غزالان تبت و تاتار

گهی بخاطر غمدیدگان درد نصیب — گهی بدیدهٔ خونبار زیر عاشق زار

گهی بناقهٔ لیلی که بود جای نیاز — برای وامق مفتون ناز و غمزهٔ یار

گهی بپردهٔ در راز عشق نازک دل — گهی بنغمهٔ گر شوق [illegible]

گهی به دیدهٔ آن دردمند هجر پسر — که بوی پیرهنش داده مژدهٔ دیدار

گهی به نغمهٔ بلبل گهی به نکهت گل — گهی بنای رباب گاه بربط و مزمار

گهی به خندهٔ گل از هبوب باد نسیم — گهی به چاک گریبان و دامن اسحار

گهی به مشرق امید و گه به مغرب یاس — گهی به بخت تمنا و گه به حسرت زار

گهی به محفل عشاق و منزل زهاد — گهی به معبد و گاهی به مجلس احبار

گهی به زورق نوح و گهی به کشتی خضر — گهی به وادی ایمن گهی به جذوهٔ نار

به عارفان حدود و حقایق اشیاء — به کاشفان رموز و دقایق اسرار

به منجنیق گهی گر به آتش آذر — که گشت بهر خلیل از برودتش گلزار

به زمزم و حرم و کعبه و صفا و حجر — به رکن و منبر و حلق و محل استغفار

به مصعد ملک و مهبط جن و انسان — به مبدأ ظلمات و منشأ انوار

به سدره و به بهشت و به کوثر و تسنیم — به سلسبیل و به حوران آتشین رخسار

گهی به ملک قدم گر به سرحد امکان — گهی به راه عدم ره گرفت و کرد گذار

گهی به قرب حجاب عطا و قهر و کرم — گهی به پرده و ثنای رحمت غفار

رسید و دید به چشم عدالت و انصاف — ز حاکم خرد آنگه نمود استفسار

که بعد قطع اصول عدم ز تیشه کین | بر آنچه کاشته تخم نمو بهستی زار
ز جزو و کل و قلیل و کثیر و ناقص و تام | ز کم ز ماهیت و عین و منشا و آثار
ز آنچه کار بجسم ز محتجب بخیال | ز منکشف بعقول و ز غایب از انظار
از آنکه یافته ره بر زبان اهل کلام | از آن که نامده در بند بحر و گفتار
از آن که ره بجز بینش نبرد طایر وهم | از آنکه بر دل اهل صفا نکرد گذار
از آنکه در کتب مرسلین شده مسطور | از آنکه در صحف انبیا نیافته بار
از آنکه تحت مقولات عشره اجناس | از آنکه با عرض و جوهرش نباشد کار
ز منسلک بسموط معانی و الفاظ | ز منضبط بخطوط دفاتر و اسفار
ز مستدل براهین انی و لمی | ز امر مثبت و منتفی بصایب افکار
از آنکه گشته بری از مراتب اعداد | ز در ثبات و الوفش ز حصه و ز اعشار
از آنکه دوره افلاک کرد در عالم | از آنکه گشته ز فعل ثوابت و سیار
از آنکه فال و جفر برده از رخش از نسبت | از آنکه هندسه و هیئتش نموده اظهار
از آنکه داد هیولا و صورتش ترکیب | از آن که خارج از اذهان هست او را بار

از آن

ازانکه ناخن عقده ناخن تدبیر معقده اش بگشود　　ازانکه خار بتقدیر کرد نقش و نگار

ازانکه ساخته کارگاه صناعی است　　ازانکه ناخن بست و آستین [illegible] تمار

ازانکه کاشته زارع صدوث قدم　　ازانکه دانسته خازن زر و دینار

ازانکه ناظر امر قضا بدست آورد　　ازانکه ساتر اسرار برده استار

زهی ورای علیمی که علم اوست محیط　　بر علو پایش تانی ازمان آباز و جار

زهی سوای جوادی که جود اوست وسیع　　زانچنانکه بعقل آید و بحصر و شمار

ورای کنه قدیر و مقدر اندار　　خلاصه ذات و صفات محمد مختار

بر آن بیه بگو ای رموزدان نکات　　بحق خویش بگو با ای صلاح شعار

که چیست زانچه بشمر و هم اندک از بسیار　　به از ولادت و تولد حیدر کرار

سرش کشید ببالد و گفت کای برفان　　چنین سوال زمشکل ز آدم دشوار

بجز اسم کیی که کرمی که ذره از کرمش　　زمانه را کند از نور مطلع انوار

بفیض دست مفیضی که آبیاری او　　دهد به تخته صحرا لطافت گلزار

بفضل آنکه چو بر منقلش اتکا کردند　　نموده ره بحریم ورنش بعز و وقار

بحلم آنکه بعصیانش آمدند به پیش — نبست باب نوالش ولی برنج کردار

ببذل آنکه و بذلش قطره بحر محیط — بجود آنکه و دریای اندکی بسیار

بمن آنکه ز منت نهد اگر بخشد — بهر سر و تن همو لعل و گوهر شهوار

بعدل آنکه ز عدلش بر او گشته بی‌تاب — رگ گل از شکند دست ناز باد بهار

بحلم آنکه بر او آید از بطون حجر — هزار گونه ریاحین و آتشی زنگار

بسمع آنکه بسود از نفس به زیر حجر — ز کرم شنود و می‌رساندش تیمار

بچشم آنکه برد خفی باشدش .. — نمی‌رسد بصری و نتوید اگر الابصار

به ترس آنکه ز بیمش زبانهٔ آتش — بسوزد در وقنا ربنا عذاب النار

به لطف آنکه بیک نیم قطره که رسد — ز جذب بیخودی لقائش بسبز گردد خار

با آب مرحمتش از صحیفهٔ عصیان — گنه بشوید و بنشاندش باوج وقار

ز بهر خلق چنین گوهری گرانمایه — گرفت عرش تن و گیرنده داور دادار

نباید به بناگوشش لیلی امکان — نگشته زیب گلوی خرد افکار

تضمین بر شعر غنی

خوشا آن شبی که بیاد وصل نگارم بسحر — چه روز خوش که نگردش ادوار دگار

وزان امید نجات و زان رهایی رب — کنم به روضهٔ رضوان بدین و سنگ گذار

ز حب لذت حصول جنان و عیش جهان — چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار

بخاطری که ولای تو نیست شاد مباد — سری که فکر تو دارد و مباد بر سر دار

بنا که نباشد به شوق یار گشت — مباد و الفت ازو اثر دران زنهار

چو شیونی که بیابد نخیز و از هجر — مدام بر سر گلزار بار صاعقه بار

ببلبلی که ندارد بدل ز عشق تو داغ — زمانه اش بدهد مژده ز فصل بهار

بگلشنی که ز ورق رز و ولای و خالی است — مدام شعله فشان باد همچو دست چنار

بمحفلی که نباشد ز سیلی عشقت — زمانه اش ننشاند مدام بر کهسار

مصرع

کجا سزد ای حسن در دور تو همچو قلم — دگر مدعی خود صادقی بیاد و بیار

نگار کی رسد مدعای بی شاهد — بصدق کی رسد این اعتقاد کذب آثار

منظومه سازی من در مدیح او ناهید — بحیرت آمد و گردید نقطه پرکار

نگارخانهٔ من گر ببیندش بهزاد — برون ز عقل شود همچو نقش بر دیوار

بگاه نظم خیالم بحر طبع جوش آورد — گر گشت موجهٔ ابیات رشک موج بحار

بسوی علم به بین ای سمای شرف — که ذره‌ها بود رتبت رشک ثابت و سیار

منم به بارگهت جبهه سا چو نقش قدم — بر آستان تو بنهاده سر چو بندهٔ خوار

خیال مدح تو سفتم لآلی که ملک — ز درر عقد ثریا بر آن فکنند نثار

قصیده‌ام که ضیا بر گشت در آفاق — خطاب یافت ز اعلام مطلع الانوار

منتخب غزل [illegible]

تازه روی چمن و مایهٔ ویرانیم — چاک در دامان زدن [illegible]

ناز را بر ناز رام باید کشیدن و عتاب — گر نگوی نغز بر بهجت دل افزون [illegible]

در شبستانم اگر شمعی نباشد گو مباش — داغ دل در سینه‌ام چون ماه تابان [illegible]

بنگر ای سرمست صهبای زر و سیم و گهر — دیدهٔ خونبار من لعل یمن را خون [illegible]

شانه زلف هوس را دست تو مسدود کرد — اشتعال فتنه را از فتنه‌ها [illegible]

...وجها گلگون شدند از خون مقتولان یار رونق صحن چمن اکنون بکوی برزن بست

...رشک چشم من چون قطرهای ابر تر گوهر ناسفته را در سلک مژگانش ببست

...فهم دوری پس از دوری که از عشاق پاک تا صنم در بزم میخوار می خورش مردافکن بست

...بارهای شوق و تار زلف شام رنگ غنچه بالاے جبین زنار زیب گردن بست

...اکر تا شد منزل حق پاک صد ارا ز گنه خار زار دشت و صحرا که هما گلشن بست

سبزه نوخیز بر روے بت سیمین عذار بهر حفظ چشم زخم عشق حرز جوشن بست

...نش بار من نگنجد صد حجاب شعله‌ها عنصرے دیگر ندارد دانکه زر گلخن بست

...ازن بهر من از سوز هجران عیب نیست از تب فرقت سوادے بر زبان سوسن بست

...ورمینا آنکه خامش گر دوا ز باد نفس جان نقاب نرگس نم چون شمع زیر دامن بست

...عالم از سوز غمش نگذرد از خوابے بزبان بر صراطے همچو مو بعد از فنا ره فتن بست

غزل

۳ سرشک ناب از چشم روان گردید چون شد صدای ناله‌ام از سینه رفت و عدو گردون شد

خیالم در تمنا ها چنان وحشت نمود آخر ز سر بیرون برفت و دامن صحرای هامون

دعاهای شبانگاهی زوال برخاست و برشد بد لبهای بیتاب ره یافت و اشتغال افسون

تمنای دل و شوق وصال و درد تنهائی بخون و روح من مخلوط گشت و طرفه معجون

گهی نالان ز تدبیرش گهی گریان به تقدیرش جهان و زنگ تقصیرش که کار از و بنیاد

ببین جذب تجلی را که گشت اینجا دلم خونین عذار گلعذارم زان اثر گرفت و گلگون

شهاب ثاقب و تیر نگاه چشم کماندارش بدل بگذشت و آهی گشت و برق

توانش از تن قرار از دل سکون از چشم ها خوابم چو گم گردید سوز الفتش در سینه افزون

پر آن کو او ببست ایمانش بیدر روی تابانش کمان گردید دامانش دلش یک لخت

شبم از وصل هندو چو روز عید نیکوئی بجز عنبر ز موی نگارم تار و شبگون

نگار از شباب آتش فگند آن پاره دامنش چو سر برزد ز بالش

تاریخ انتقال جناب قادری محمد رضا صاحب لکھنوی بتاریخ ۱۹ ماه

صبا جا بشورش ایام رفتن از زمین تا به ثریا رفته

آتشی خاسته از لب موج فتنه تا ساحل دریا رفته

بشنو از غلغلهٔ قلقل می که صبا بر سر مینا رفته

بنفشش چرخ کبود دست مسوز | زآه غم دیده از پا رفته

زین چمن دامن صد پاره ببُرد | هر که از بهر تماشا رفته

جای گل خار الم دیده گرفت | گلها از غنچه که جز پا رفته

مژده ای درد دل زار کنون | از جهان کار مسیحا رفته

بانگ کوس آمد و تا حال بخواب | ای که از فکر سر و پا رفته

تا کجا بنشست اندر غفلت | از سر حال خودت وا رفته

بگذر از یاد لب و جام و سبو | ای که در نشئهٔ صهبا رفته

چون صبا قافلهٔ ملک فنا | زین جهان زود سبکپا رفته

تو درین خانهٔ تاریک و سیاه | بی خبر از خود و از ما رفته

باد تبان یافته راه | برهمن سوی کلیسا رفته

شور صد گبر بسر معبد آری | هان نگر بر سرت عنقا رفته

زود بینی که جهان فانی | از تو امروز و چه فردا رفته

آنچنان کز اثر فتنهٔ دهر | اکمل عمر ز دنیا رفته

عالم و ماهر از فن تجوید | فضل او از همه بالا رفته

وصف اخلاق و صفاتش بیرون — ز حد حیّز احصا رفته

نام پاکش مرتضی بود شهیر — یعنی آن ثامن قُرّا رفته

زاهد و متقی و پاک نهاد — از همه عیب مبرّا رفته

حسن تقریر و کلامش بحدی — فائق از منطق جوزا رفته

ز جهان همچو نسیم سحری — سوی فردوس معلّیٰ رفته

چهارم ماه سعید شعبان — بجنان در بر حورا رفته

طلم تاریخ وفاتش بنوشت — علم تجوید ز دنیا رفته

۴ شعبان سنه ۱۳۲۰ هجری مطابق ۶ نومبر ۱۹۰۲ء

تاریخ طبع جلد ششم تفسیر معالم التنزیل منظومه سنه ۱۳۲۰ هجری

کرد تحریر عالم نحریر .... — فرد عالم بعلم و فضل و تقی

شرح و تفسیر محکم قرآن .. — که ندارد عدیل در دنیا

حل اشکال و دفع جمله شکوک — کشف و توضیح مطلب و معنی

همه حاصل شود از این تفصیل — که راز پنهان از نیج شود پیدا

از [illegible] التفسیر

گر ببینی ز دیده انصاف — بنماید ره صواب ترا

جاهلان را معلمی است حکیم ‌‌ ‌‌ گمرهان را دلیل راه نما

باید از مار خاطه وصفش ‌‌ ‌‌ من و حصر فضائلش ز کجا

بهر تاریخ طبع جلد ششم ‌‌ ‌‌ سوی ما شد از آن وحید ایما

علم بی علم گفت تاریخش ‌‌ ‌‌ وهی والله لا نظیر لها

سنه ۱۳۲۰ھ

تاریخ تصنیف تا اینجا

این کتاب بعدیل و بی نظیر ‌‌ ‌‌ ثانی بود تفسیر قرآن کریم

از تصانیف وحید المعی ‌‌ ‌‌ اکمل الافراد ذی الفضل العظیم

عالم سید ابو القاسم که هست ‌‌ ‌‌ بحر علم و فضل را دُرّ یتیم

هاتف چون اتمام او زاد غیب ‌‌ ‌‌ گفت با قلبم چنین طبع سلیم

انتبه یا حلیم و اکتب عاجلاً ‌‌ ‌‌ انه تفسیر فرقان حکیم

سنه ۱۳۱۵ھ

نوحه ۱۳۱۹ بحر

گفت شه با کرم وای علی اکبرم
بی تو شدم در الم وای علی اکبرم

هجر تو جانم گرفت روح روانم گرفت
تاب و توانم گرفت وای علی اکبرم

ظالم بی داد و دین بانی بیداد و کین
قتل تو کردت لعین وای علی اکبرم

گشت نهان از نظر نور نگاه پدر
کرد ز دنیا سفر وای علی اکبرم

نور به چشمم نماند قوت جسمم نماند
تاب به دستم نماند وای علی اکبرم

روز و شب و مهر و ماه در نگهم شد سیاه
کشته شدی بیگناه وای علی اکبرم

نیزه بزد بر دلت تیر جفا بر تنت
گرز گران بر سرت وای علی اکبرم

مثل تو یابم کجا شبه رسول خدا
از که به هر سو نزا وای علی اکبرم

زینب تفتیده دل در المت مضمحل
خاک به سر پا بگل وای علی اکبرم

مادر ناز پدر رفت سوی فوج شر
گشت شقی بی خطر وای علی اکبرم

بی تو حیاتم محال ای خلف خوش خصال
زیست مرا شد وبال وای علی اکبرم

بعد تو اهل جفا داده دم دار وفا
معرکه شد مرز قفا وای علی اکبرم

گر به گناهم ببین رنگ رخم بین یا / درد دلم ببین وای علی اکبرم

مادر غم خورده است خواهر افسرده است / نوحه زنان از زینب وای علی اکبرم

نظم گناهان کبیره

هفت تا باشد گناهان کبیره هوشدار / گر یکی را مرتکب گشتی بعد از اختیار

حسب ارشاد خدا و هم تفسیر امام / میشوی مستوجب نار و عذاب کردگار

زان همه قتل است و قذف است و عقوق والدین / چارمین اکل ربا پنجم فرار از کارزار

خوردن مال یتیم از ظلم میباشد ششم / هفتمین باشد تعرب بعد هجرت یاد دار

هست این قول امام مقتدای شیعیان / خامس آل عبا و آیت پروردگار

در کتاب کافی و هم در کتابی معتبر / کرده نقل از ابن محبوب جلیل با وقار

ایضاً

تعداد سیئات کبیره که گفته اند / هفت است جمله وارد قرآن کردگار

اکل ربا و قتل و عقوق و تعرب است / قذف است و اکل مال یتیم است و هم فرار

گناهان کبیره هفت تا باشد بقول حق / عقوق والدین و قذف و قتل مسلم ناحق

فرار از جنگ و اکل مال ایتام و ربا خوردن / تعرب بعد هجرت هفتمین باشد فلا تزهق

تقلق

تاریخ انتقال استاد مرحوم سید محمد شیخ صاحب مغفور زنگی اوری منکوره ۱۸ شوال ۱۳۰۳

کرد رحلت ز دهر استادم — چون نگریم درین غم جانگاه

شاه اقلیم نظم و نثر گذشت — وای از جور چرخ سفله پناه

از فراقش چو رعد ابر بهار — ناله‌ها می‌زنم بشام و پگاه

بکجا جویم و کجا یابم — شده مخفی ز دیده‌ام آن ماه

رفت مهر منیر بمغرب قبر — پیش من روز روشنست سیاه

بهر تاریخ سال حلم حزین — با دل دردمند و حال تباه

گفت و اشک از دو چشم خود بارید — رفته استاد من ز دنیا آه

سنه ۱۳۱۹ هجری

تاریخ عقد نکاح مولوی سید محمد داود صاحب زنگی اوری ۱۸ شوال ۱۳۰۱

روز مسعود در مه شعبان — شد معقود آن جمیل شیم

که بعلم و کمال و فضل و تقی — هست فرد و وحید در عالم

مونس و مخلص من عاجز — لطف دارد به من ز راه کرم

اسم پاک یک سید داود | با محمد اگر کنی منضم

در امان دارد ش خدای کریم | از شرور زمانه و غم و بیم

نرسد چشم زخم در پا بود | که از دست ما علیم و حکیم

چون بعقد نکاح شد معقود | منشرح گشت سینه [illegible]

زنده باش ای حبیب نیک سیر | زنده باش ای حلیف خلق [illegible]

زنده باش ای محب با اخلاص | علم را در کف تو باد علم

نظم تاریخ گفته ام اینک | بی اظهار انبساط دلم

سه صد و شصت و یک از رود | سن هجری بلد زیادت و کم

معنوی نیز کرده ام منظوم | ماه و خورشید اند اند ا بجلم

۱۳۲۸ هجری

رباعی غیر مخلوط [illegible]

ای انکه زنخدان آتش تو هر پیر و جوان | چون سبزه و گل تازه ز ابر باران

نازم هر جو که جو تو آقای سرشت | سردار زمین و آسمان شاه جهان

بر تاریخ ولادت [illegible] ۱۳۴۰ [illegible] ۱۳۱۹ [illegible]

تاریخ انتقال مولوی حکیم سید باقر علی صاحب مغفور
برادر حقیقی مولوی سید حیدر علی صاحب مدرس مغفور لکهنوی

آن طبیبی که ز زهد و ورع و فضل و تقی — بود از جملهٔ افراد زمانه فائق
ز ثنا خوانی صفاتش نه من بنده کشم — بلکه اهل دو جهان اند به فضلش ناطق
و غیره [illegible] ز تقی و ورع و پاک نهاد — عالم و فاضل و منظور نگاه خالق
کی بپایند [illegible] شمع فروزند بروز — که نماند به شب عهد [illegible] عبادت شائق
تا لحم و تا ثری مثل بُد آن صاحب دین — نیز در خوبی اخلاق به هر کس فائق
چارم ماه رجب رفت ز دنیا سوی خلد — بود معشوق خدا رفت به پیش عاشق
سال تاریخ وفاتش ز خرد پرسیدم — گفت ای حلم بگو فوت طبیب حاذق
سنه ۱۳۱۹ هجری

رباعی که بر سر نامهٔ نامه نوشته بودم ۲۷ شوال سنه ۱۳۲۳ هجری

ای آنکه سخنهای تو دُرّ عدن است — وی نکهت خلق تو شمیم چمن است
کحل صفاهانی به تبریزی نخرم (زانیک) — خاک قدم تو سرمهٔ چشم من است

قصیدہ مدحیہ اردو منظورہ تاریخ ۲۳ شوال ۱۳۰۳ھ [illegible]

۱۴۷

بیکراں بحر ہے دنیا میں طبیعت میری — حکما مانے ہوئے بیٹھے ہیں جودت میری

دنگ رہ گیا مقابل میں مرے جالینوس — تجربہ کی گئی جب قوت حذاقت میری

ہے ارسطو کو لکھا تھا وہ حکیم بے مثل — حیف دیکھی نہ مگر اوس نے حکمت میری

گو فلاطون کا قیافہ میں بڑا ہے پایہ — ہے فزوں اوس سے مگر آج [illegible] میری

ہندسی شکل کا موجد ہے تو ہو اقلیدس — اوس سے ایجاد میں بالا ہے [illegible] میری

مرے اشکال سمجھنے میں بڑے ہیں گو اشکال — صورت آئینہ تکتا رہے صورت میری

اقلیدس و سق الموثان بند کریں — پہنچے گر خطۂ یونان میں شہرت میری

ارشمیدس ہے کہاں اور کہاں فیثاغورس — جانچ لیں آ کے وہ سب آج حقیقت میری

کھینچوں نقشہ تصویر زمین و افلاک — اس طرح سے ہے بڑھی دانش ہیئت میری

دعا کو چلے بس
~~ان دلیلوں سے ہر اک بات مری~~ تقریر سے — لوں دلیلوں سے ہر اک بات ہو مثبت میری

شیخ ہے جب تک مری خدمت میں [illegible] — فارابی کا کیسے فخر ہے خدمت میری

مختصر میری معانی میں مطول سے لطیف — ہے در علم کی مفتاح عبارت میری

ملا کشف ہے مرے سامنے تفتازانی — شیخ جرجانی سے رکتی ہے طبیعت میری

جودت ذہن رسا کیونکہ ہے سکاکی کی — ایک رکھتی ہے عجب حسن کے فصاحت میری

منشی خفاش ہے اخفش کی نگاہوں میں جہاں | پی چکے زجاج ز جب سے مئے مدحت میری

~~بوستین دوز ہے فرا و سیبویہ کی نحو | کی ہے تحریر حریری نے فضیلت میری~~

نظم کا ذکر جو چھیڑوں سر محفل کچھ دیر | بحتری آ کے پڑھے بزم میں مدحت میری

امرء القیس کا پہنچے نہ کبھی وہم و قیاس | اوج ابداع میں عرشی ہے جزالت میری

نابغہ عذر سے ... سخن سنجی کا | کبھی پائے نہ کمالوازن میں نہایت میری

ہو ... کا مفرانہ جریر کا مل | سن لے حسان کی زبانی جو براعت میری

طرفۃ العین میں طرفہ ہو کثیر العزت | اعجم بھی اور ملجا ہے جو صحبت میری

ہے مری طبع سلیم آج نظیری کی نظیر | ہے کلیم سنج نظم خطابت میری

مری حروف کا بیاں ہے پایہ جامی نے | نکر جامع میں ہو سے جسے کہ شہرت میری

انوری پایا بلندی کے سخن نے مجھ سے | مکتبی سے کھلی ہم درس میں شرکت میری

ہے زلالی مرے میخانے کا ادنے ساقی | کیوں غنی ہو نہ کر [illegible] میری

مری ... سے فیضی کو ہوا کمال | خسرو نظم ہو اسلئے کہ عادت میری

مطلع ۳

آج عالم میں ہے پیدا ہوئے فضیلت میری | کیوں نہ ہو فرض ہر اک فرد پہ عزت میری

میں وہ ہوں جب دم تقریر زباں کو کھولوں | سنبل کا رنگ دکھائے جو ذلاقت میری

آب کر دے جگر سنگ کو مری تقریر | شق کرے سینہ خارا کو طلاقت میری

جامی ہوں ... ہم ہوں ذرا دیکھو ... میری
... حسن ... بروت میری
... ہوں ... زندہ دکھو قدر کی
... عربیت میری
... ہو ... ادیبت میری
... نور ذکا ... میری
فرض خاقانی ... طاعت میری

گلشن کی حسن کے بازار میں ... لطف کا فن
... علم کے بازار میں ... قیمت میری
قلم ... و ... دھڑکا دیکھیں
دیکھیں کے نقش دکھا ... میں ... میری

مومن و میر و ولی غالب و ذوق و سودا
سنکے انگشت بدنداں ہیں فصاحت میری

ناسخ بے قلم نسخ کا پھیرا میں نے
آتش افسردہ ہوا سنکے بلاغت میری

مصحفی ہے میری آتش تو نہ کیوں ہو فائق
جب شائق سے ہمارا ہے وہ سلسلہ میری

میرے اس سلسلۂ نظم میں کیوں ہو نہ اسیر
انکی بندش ہی جدا رکھے ہے فراغت میری

قیس دیوانہ تھا صحرا میں بحر المجنوں وار
کوچہ گردی کو اگر [illegible] میری

وامق شیفتہ جاں کی جو ہوئی رسوائی
کیوں نہ کی عشق میں تقلید محبت میری

مطلع ۳
ہے جدا طرز محبت میں مودت میری
تازگی بخشے ہے ولیوں کو حکایت میری

میں نے مانا کہ گلوں سے ہے عنادل کو خلوص
پر کیوں تو کرتا ہے شکایت میری

حیدری بو ہے زمانے میں تو غنچہ کا رنگ
اسلئے پھیلی ہے آفاق میں نکہت میری

سرخ ہے رنگ خجالت سے رخ گل اب تک
پھیلی عالم میں جو بوئے گل الفت میری

گیسو یا کس نے مسا وے ہیں یہ دونوں باہم
تار ہے زلف سیہ یا شب فرقت میری

نغمہ زنا ہم بھی تھے اور وجد میں بھی تھے مگر
عندلیبوں سے نہ جی درد میں حالت میری

عاشق گل وہ ہیں ہم حب علی میں سرشار
ہے جدا ان سے کہیں رسم محبت میری

رازق بزم گل و غنچہ ہے ریاض مرا
محفل عشق کی ہے شمع حکایت میری

بادۂ حب علی میں نے پیا روز الست
اس خرابات کا ساقی ہے طبیعت میری

یا علی تیری محبت نے دیا مجھکو کمال　　کیوں مسلّم ہو نہ عالم میں وجاہت میری

یا علی ہوں تجد ایں ترے میخانہ کا رند　　اسلئے خلد میں کوثر کو ہے حاجت میری

جب سے میں کو... لغت میں تری جا ٹھیرا　　تب سے لکھی گئی جنت میں سکونت میری

تجھ سے ہے ما... و فرزند و ل کا مجھ سے رشتہ　　تجھ سے ہے مالک و مملوک کی نسبت میری

تو ہے سلطان جہاں اور میں ادنےٰ بندا　　کم ہے ذرّے سے ترے سامنے وقعت میری

اپنی آنکھوں سے لگالوں ترے قدموں کی جو خاک　　اوج گردوں سے بڑھے و ہیں رفعت میری

خسروا تو ہے شہنشاہ زمین و زمان　　اوج رفعت ہے ترے لیت ہے ہمت میری

تیری ہی در کی گدائی کا سبب ہے شاہا　　آج لوگوں پہ ہویدا ہے جو رفعت میری

تیرے رتبہ کو فرشتوں نے نہیں پہچانا　　پہر تو میں کون ہوں اور کیا ہے یہ مدحت میری

تجھکو زیبا ہے اگر فخر فرشتوں پہ کرے　　یا کہے فرض ہے کونین پہ طاعت میری

یا کہے مرتبہ فضل میں بالاتر ہوں　　انبیا تک پہ ہے مفروض ولایت میری

یا کہے عرش بریں لیت ہے پا پہ سے مرے　　یا کہے دونوں جہانوں میں ہے حکومت میری

مرسلوں کو بھی ملے مری عنایت سے شرف　　ایسے بندوں نے بھی پائی ہے ہدایت میری

نوح کو غرق سے طوفان میں بچایا میں نے　　ساتھ دیتی رہی یونس کا رفاقت میری

آگ میں پھینکے گئے جب کہ خلیل الرحمان　　سرد کر دینے کو گئی جوشش الفت میری

مصر میں قدر جو یوسف کی ہوئی تھا یہ سبب　　دی گئی تھی انھیں ایک نہ صباحت میری

کیا خوش آیندہ ہو کانوں کو جو وہ بارے تو — لحن داؤد تھا [illegible] آوازِ بشارت میری

میری تسبیح سے پڑھتے تھے ملائک تسبیح — عالمِ قدس میں [illegible] تھی ہدایت میری

ناخدا کشتی امکاں کا ازل سے میں ہوں — ناخدائی کو بنائی گئی خلقت میری

جان دیتی ہے مری چشمِ کرم عالم کو — جان لیتی ہے کسی انداز سے غفلت میری

ہے مرا نمکِ زخمِ دلِ مخلص ہے — قند جاں بخش ہے [illegible] میری

نغمہ سازئے بزم ہے مرا ہی ذکر — قلقل شیشہ ہے [illegible] میری

جلوہ طور تجلی ہے مرا نور خفی (جلی) — پرتو نیرِ تقدیس ہے فطرت میری

منبعِ رحمتِ یزداں ہے مرا ذکر جمیل (وصف) — منظرِ نورِ خدا محفلِ عشرت میری

مطلع ۲

باعلی کہدے جہانگیر ہے سطوت میری — توڑ دی در افلاک کو قوت میری

ابر باراں ہے خجل دیکھ کے ہمت میری — بلکہ نجوم جیسے مہ جلے عام سخاوت میری

[illegible] کا قنبر سا محب چھوڑ کے اونٹوں کی مہار — بخششِ یاں میں دیکھی جو رفاقت میری

بستر پاک نبی محمد جو میں سویا بےخوف — کی ثنا عرش پہ حق نے شبِ ہجرت میری

عرش اعظم پہ ہزاروں ہی برس قبل از خلق — عالم [illegible] میں یا اللہ تھی عبادت میری (جمع ارواح)

شب معراج جو احمد نے فلک پر دیکھا — در پس [illegible] دیکھتی تھی چشم بصیرت میری

بار دو نثوں پہ کتابیں جو چلی جاتی تھیں — سب میں مذکور تھی [illegible] صلابت میری

تر زباں ہیں مری توصیف میں جن ہو کہ ملک — بلکہ مداح ہے ذات صمدیت میری

جان مردوں کو ملی جنگ میں تازہ ہوئے — کیوں نہ مشہور ہو تفضیل کرامت میری

ایکساں ظاہر و باطن سے لگا ہو تجھ میں جری — نافذ النور ہے ہر شے میں بصارت میری

مرحب و عمرو کی روحوں نے تو جا کر پوچھو — مانے بیٹھے ہیں یہ سب لوگ شجاعت میری

جنگ خندق میں یہ ہے بشارت رسول مختار — افضل کل عبادات سے ضربت میری

میں نے نانا کو ہوا ایاب رسالت سرود — کیا یقین ہو بعد رسالت کے امامت میری

نسبا بھی مجتبا ہے نانا سب پر — سید عالم و آدم سے قرابت میری

غصب حق کا تو زمانہ میں کوئی علاج — ہے مگر حق! اگر مقدم ہے خلافت میری

یا علی دہر میں روشن ہے امامت تیری — اور ہر حق ہے ہر اک دین سے بلکہ ملت میری

قابل مدح و ثنا ہے تری ذات اقدس — لائق وصف ہے بے شبہہ ہر مدحت میری

خاتم کل کمالات تری شان بلند — جامع حسن اشارات عبارت میری

معنی آیہ اکملت ہے خلافت تیری — حاصل آیہ اتممت رضا فت میری

خازن گوہر تشریف جلالت تری ذات — وازن جوہر توصیف طبیعت میری

جاں فزا ہے بیجاں تری شیریں سخنی — راحت افزاے دل مردہ عذوبت میری

تیرے دامن کی ہوا ہمنفس باد مسیح — نغمہ مرغ چمن صورت مسرت میری

۱۱۰

تری وحدت میں عیاں معنی کثرت کی نمود — اور کثرت کے ... ل میں قلت میری

...علے میں نے تری مدح میں لکھی ہے یہ نظم — ہے یہی مایۂ ... اور قناعت میری

نذر کیونکر یہ کیا پیش کروں ترے حضور — جنبش ... میں ... میری

خود میں گمنام ہوں اور نظم سخن بھی بے قدر — تمیہ ظاہر ہے ... کی حقیقت میری

جوہر علم میں کم اور انش و فرہنگ میں ہیچ — کند ذہنی میں ہے مشہور ... میری

... عرانہ جو غلو میں نے کیا تھا بے سبب — مدح کی جوشش میں اُبلی ... میری

ورنہ ہے سر فگنی اور تواضع مرا کام — جھک کے احباب سے ملنے کی ہے عادت میری

نفس کشی

عذر کرتا ہوں میں اپنی سخن آرائی کا — تا نہ مشہور ہو حُسّاد میں نخوت میری

عاجزی سرفگنی لابہ گری کم ... — ہیں یہ مرغوب انہی پر ہے جبلت میری

میں نہ جویا ہوں صلے کا نہ طلبگار ثنا — غیبت کسلئے بجز ہی ہے غنیمت میری

یا ... تمنہ ہویدا ہے مری قلب کا حال — تم کو معلوم ہے جس سمت ہے رغبت میری

میرے انجاح مطالب میں نہ تاخیر کرو — جلد حاصل ہو جو مستور ہے حاجت میری

تو نے یوسف کو اسیری سے چھڑایا تھا — دور کر مجھ سے بھی روزانہ مصیبت میری

یوں میرے پایۂ عالی کو زمانے میں بڑھا — سر حاسد پہ چلے تیغ بلاغت میری

فائدہ بخش مفہوم وسکو عداوت میری — ہو نہ پابند غم آزاد طبیعت میری

یا علی مرصد قبر جو ہے کٹھن منزل — قابل رحم ہے اُس وقت کی حالت میری

یہ سفر دور کا ہے اور کٹھن ہیں یا علی راہیں — توشہ رکھتی نہیں ہمراہ فلاکت میری

تا سر غار لحد [illegible] آ جائینگے — ساتھ دینے کو نہ جائیگی جماعت میری

جلد آئینگے ملکین پرسش کیلئے با ہیبت — خوف سے ہے اجل بدلی ہوئی صورت میری

تو نہ آئیگا [illegible] میری مدد کو اُس وقت — خسروا کس سے بدل ہوگی حالت میری

پھر اٹھونگا [illegible] قبر سے جب بہر حساب اعمال — ہونگا ہوں سے قیامت میں ندامت میری

اور تھر تھر عاصی ہو گری حرف بحرف — اور گردن کو جھکا دیگی ندامت میری

~~اوسکو ...~~ گرمی مہر سے ہوگی عرقش میں شدت — اوسکو ٹھہرے کے لئے ہے عرض محبت میری

~~اور پیش~~ ہو نہ مجکو تو ایسی تعبی حالت میں — کرنا جام مے کوثر سے ضیافت میری

اور پیش یہ گنہ ہونگے یہ کیدر یا صاحب — اس ترے عبد کے دلمیں تھی وہ الفت میری

قابل نار نہیں اسکا کوئی جزو بدن — اسکے ہر موے بدن میں تھی محبت میری

بخشدے اسکو خدایا کرم ہمدے — حلم کے حق میں ہو مقبول شفاعت میری

حلم بھی تجھ سے بمنت یہ دعا کرتا ہے بالحاح — اپنے احباب کے حق میں ہے یہ حاجت میری

انکو اپنے کرم و لطف سے رکھیو دوام — رہیں احباب کو راحت سے یہ راحت میری

صورت اشکال — بسم الله الرحمن الرحیم

متکلمین که وجوب واجب تعالی از اعتبارات عقلیه شمرده اند [illegible] تا بار[illegible]

ضروریه اسلام است و وجود عینیش در خارج نیز لازم است ـ انتهی بلفظه ـ

صورت ما کتبه الاقل الاحقر ـ محمد امان الله عفی عنه

اقول وبالله التوفیق ـ تحریر جواب از چنین اشکالے که صدورش از جلیل [illegible]

ومفر [illegible] مضامین جلیله العالیه می باشد خلاف عقل ادراک سنج است ولکن [illegible]

مولوی سید محمد عوض صاحب که التفات فرمای حال [illegible] می باشند و هم بر طبق [illegible]

در [illegible] حضرت منبع المقصد که کمترین طالبین علوم عقلیه ونقلیه و کمترین محصل[illegible]

قلم اغلاط رقم را با چندین ادب بر صفحه قرطاس می گرداند ـ وامید قوی دارد که اگر این مسوده [illegible]

باشد و مقبول طبع اقدس شان انشاء الله گردد و یا عکس آن و یا جواب کافی نسبت باین مسئله مخطور خاطر

ملکوت ناظر شده باشد مطلع فرمایند تا بر صحت و سقم تحریر خود متنبه شوم و هم از آن جواب [illegible]

در باب مقدمه محل سخن در این نیست در این امر که امور عقلیه و مدرکات ذهنیه بدو نوع منقسم اند

یکی آنکه وجودش بمحض اختراع وابداع و تعمل ذهن بسبب تدبیر و تفکرش می باشد چنانکه گفته شود

عالم قدیم است و یا عیاذاً بالله وجود باری تعالی حادث است ـ خواه بعد نظر و فکر در مقدمات واقعیه متخیله باشد

یا بلا لحاظ چنانکه بے تامل گفته شود که ثلثه مثلا زوج است ـ واین چنین اشیاء مخترعه را

در دعاوی و عالم تکون وجودی نیست ونه نظر اهل عقل بطرف اینها ملتفت است بلکه اینها را از

مثل اضغاث احلام شمرده اند ـ دیگر آنکه کون و تقرر و وجودش نه بمحض وضع ذهن غالطه

و عقل خابط باشد بلکه فرضش ممکن و موجود و تعقلش صحیح و در نظر اهل بصیرت معقول و هم بود

[Margin notes:] واجب الوجود ثبوت [illegible] از معتقدات [illegible] نیز اگر وجوب [illegible] … [illegible] محتاج علوم کلامیه [illegible] ارشاد اخوی [illegible] سرکار عظیم [illegible] حنفیه نقلیه [illegible]

واغلب اینست که همین امور مو[...] نفس الامریه می باشند — باز نفس الامر دو نوع دارد یکی آنکه
وجودش محض در حیز امکان [...]ت و هنوز در منصه ثبوت و شهود جلوه افروز نگشته و دیگر آنکه
از حیطه امکان بعالم شهو[...]هم قدم انداخته است — باز بذهن خاطر می رسد که امر ثانی دو قسم دارد
یکی آنکه موجود فی ال[...]یان و ثابت فی المکان باشند چون جواهر جسمیه و هم مجردات قادسات
و دیگر آنکه موجود فی [...] الاعیان نباشند ولکن در اذهان صحیحه و عقول سلیمه نور افروز باشند
که اکثر اشالش [...]از معقولات ثانیه گفته اند مثل کلیت مفهوم انسان و جزئیه مفهوم زید
وامثال آن [...] — و هم ممکن است که گفته شود که امور نفس الامریه تقسیم ثانوی منقسم اند
[...] انضمام و انتزاع کالسواد بالاسود و الطول من الطویل — دیگر تقدمة
عرض می شود که امور انتزاعیه را واجب است که منشأش موجود باشند والا علما التحقق
انتزاع محال گردد و لکن لازم نیست که وجودش فی الاعیان و [...] الازمان و
الامکنه و الاحیاز هم باشند تا آنکه محالات ایراد گردد — دیگر مقدمة بمعرض بیان آورده می
که مراد از اعتبار همین تعقلات و تعملات عقل و ذهن است نه چیزی دیگر پس چنانکه امور عقلیه
اقسامی عدیده ذکر کرده ام اعتبار را هم بمثابه آن اقسام حاصل می شود —
غالب است که بعد ادای و عرض این مقدمات مجمله که مشتی از خرواری یا خوشه از خرمنی است
کرام عقلانیه و حکمای ربانیه جمع فرموده اند شکر الله مساعیهم و جزاهم کما حملوا لوم اللیام
اجرا عظیما احتیاج تبیین و اشتیاق تفصیل و بیان نبوده باشد چه الکنایة ابلغ من التصریح
والاجمال اشمل ولکن نظر بر آنکه غالب تفصیل به از اجمال جم می باشد مناسب مقام تفصیل و توضیح

فلهذا عرض می شود که وجوب و امکان دو مفهوم [illegible] کلیه که همه اصحاب خود

از معقولات ثانویه معدود اند زیرا که انتزاع [illegible] و مصداق این بر دو قسم

در ذهن و خارج اعنی و نفس الامر و عالم واقع قائم و موجود است [illegible] نیست که در الفاظ کوتاه بین

و قاصره و عاجزه ما نا سهم در آید بلکه بمصداق وجوب و ما ینتزع منه [illegible] لن ترانی ولکن انظر

الی الجبل فان استقر فسوف ترانی بعید از ادهام خاسره ما [illegible] عرض می شود

که این هر دو نیز از مفهومات انتزاعیه می باشند نه انضمامیه و منشاء انتزاع [illegible] علی ما قلناه

همچنین ثابت نیست زیرا که منشاء انتزاع امکان فقری الثبوت [illegible] منشاء

انتزاع وجوب پس آن هم بعد ثبوت وجود باری عز اسمه و جل ذکره بدلائل قا[illegible]

می شود - پس ازین تقریر ناقص حقیر مستفاد می شود که مفهوم وجوب و امکان از [illegible]

نفس الامریه ثابته قائمه و اعتبارات ذهنیه و واقعیه موجوده است اه و نظر اهل اسلام و عقلای [illegible]

مقصود ازین نیست که اینها بشأن متعلق با امور واقعیه که ببصر حسیاً ملحوظ و مبصر بوده

بلکه اکثر از حکمای اسلامیین لحاظ نظر هر دو قسم اشیاء نفس الامریه دارند - پس بودن

وجوب و امکان از اعتبارات عقلیه پیش نظر قاصر حاسر خطئیت مآثر قادح نمی شود در اینکه

خارج از معتقدات ضروریه اسلام شود و تفتیشش چنانکه ذکر کرده شد بین و واضح است -

در صدد بوز اخلاق کریمانه جناب منتظم اندارم که اگر بجائی عنوان تحریر و طرز تقریر خارج از جنبه ادب

لهجه باشد و یا بوئی از تخیلات و پندار یابند معاف فرمایند - زیرا که تخیلات و پندار از بیبای کسی که

... دانسته باشد نه برای من قاصر جاہل که نه تمیز فہم دارم و نه سلیقه

که درکے و علمی و نه پایه از فضل [illegible] باشد و کجا بنده و تخیل — و لکن امید وار توجه صادق و

تحریر و تقریر بس کی [illegible]

[illegible] —

التفات تام می باشم

جناب دخوی مولوی [illegible] محمد عوض صاحب بنده نفقه را زده در شهر خاص فرمایند که درس کتب متداوله در بلد

[illegible] شروع گشت والله نقصان جناب ممدوح منظور نیست —

از جهادم ماه صفر [illegible]

العبد الضعیف [illegible] محمد هارون کفی سنه ۱۳۱۵ھ مجیب

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم

باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت

تجرى تحتها الانهار خلدين فيها ابدا ذلك الفوز العظيم ٥ پاره —

اِنَّ اللهَ لا يظلم النَّاسَ شيئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ انفسهم يظلمون ٥ پاره - ١١ -

حتّٰى اذا جاء امرنا وفار التنّور قلنا احمل فيها من كلٍّ زوجين اثنين واهلك

الّا من سبق عليه القول ومن امن ٥ وما امن معه الّا قليل ٥

القصائد العربية

اول قصيدة نظمتها في العربية

قد اضرمت نار الهوى بفؤادي　　من كان لي كالروح للاجساد

قد اقفرت وتلبدت دمن التي　　في بينها طار الكرى [illegible]

ما زال قلبي هائما متململا　　في هجرها والعين بالمرصاد

اخبارها محفوفة بقرائن　　شتى ولو كانت من الآحاد

عن جيدها عن ثغرها عن عينها　　من انها مفقودة الانداد

وعيونها كعيون ظبية قانص　　فتصيد منها عصبة الزهاد

قطعت حبال حبالها وتصرمت　　اسباب حب او رمام وداد

من حب امنع من عقاب الجو في　　الهيمان في الاغوار والانجاد

دع ذكرها وحديثها بمدائح　　لاخ الرسول وآله الامجاد

كانوا هداة خلائق ودعاتها　　ومشمري الاذيال للارشاد

لقد اصطفاهم ربهم من خلقه　　وعماد دين الله وال[illegible]

كهف الخلائق والنوائب طرّاً ومأوى الورى من حاضر وباد

لا سيما صدر المشرّع محمد فخر الكرام وزاهد الزهاد

الثانية مما نظمتها ١٣١٣ هجر

نوال أحمد بقلبي أضرمت نارا ولم تدع من متاع الصبر معشارا

الا ترى نحو صبّ مقلق كمد أضرّه البين حتى صار ما صارا

تركتني بالنوى لحماً على وضم قتلتني ثم قد أنكرت إنكارا

فهل سبيل إلى اللقيا لمبتهل يريق دمعاً من العينين مدرارا

ولم تنم عينه باليوم من ألم قضت لياليه في ذكراك أسهارا

كأنك الشمس لما سرت سافرة ملئت بالنور أكنافاً وأقطارا

أيا عواذل لا ترموا بلومتكم جريح سيف النوى جهراً وإسرارا

صبّ مشوق فلا يبكي لفرقتها دماً ودمعاً جرى في الأرض أنهارا

الام تشكو خفوق القلب من صرم إلى التي ولّت الأدبار إدبارا

فذر حسانا وذكراها ومنزلها خرائداً تزدهي بالوجه أقمارا

وقيد قسر خوارج ذات مكرمة   ومن الغزى من نحوها سارا

لنا امام تقي زاهد ورع   قد فاز كل الورى عزاً ومقدارا

حلا فداه الله من بعد النبي له   بريد ورعاها حيث ما دارا

جري بسيف صقيل صائم ذكرٍ   فقاتل الناس كفاراً وفجارا

افل بعذرك يا من انت تجحده   لتلقى انت يوم الحشر [illegible]

لنا امام لواء الحمد في يده   لكم امام ثقيل الظهر اوزارا

وانت تسجر في نار لها لهب   ونحن نرزق جنات وانهارا

لنا نعيم بنعيم الخلد نخلده   ونلثم العين اترابا وابكارا

انتم عداة لحقٍ لا ابا لكم   عدلتم عن طريق الحق انكارا

يا رب عذبهم في القبر اذ دفنوا   ولا تذر منهم في الارض ديارا

الثالثة مما نظمتها

حرّ الهوى بفؤاد الصب منكتم   حب الغواني بحب القلب ملتئم

ابن الدباد ولم يبد ومراسمها   دمع النخيل محاها وهو منسجم

شق الجوى كبدي اصلى النوى جسدي   فالوجع مولمه والداء والسقم

الحب عاضدني والشوق ساعدني   والبين باعدني والشيب والهرم

اين العذارى واين الصب ذو قلق   هذي لها نعم هذا له سقم

الدهر اوقعني في حب غانية   فالنفس منها وغيد العيش منعدم

دع الملام وسهم العين اهلكني   والنصح يولمني والوعظ والسقم

قد [illegible] النصح من بعد ما علموا   ذاك المشوق وفي آذانهم الصمم

اما العذول فلا يجديه لومته   بل قد يزيدها الاحزان والالم

اما الكئيب فحر القلب يحرقه   سقياه من ادمع ما ليس ينصرم

لا يستفيق الى ما الشمس مشرقة   فوق السماء وما تعلوها البهم

ثم ارتحل نحو دار للذي خلقت   من اجله الارض والافلاك والامم

من اجله شرقت شمس وقد طلعت   منه الكواكب ما مست به الظلم

من اجله الخلد والنيران قد خلقت   من اجله قسم الارزاق بينهم

من حبه نال اهل الحب نائله   من حبه ودع الانكال والنقم

فاز اهل الحب فوزهم

من كفه نال اهل الفقر نائلة   من ذا اتى امر دين الله منتظم

من كان يبغضه فالنار موعده   من كان يجحده في النار يقتحم

هذا الذي بنت خير الخلق زوجته — هذا الذي با[illegible] جبريل يستلم

هذا كريم عظيم المجد مؤتمن — هذا الذي اودعت في قلبه الحكم

من مثله في عباد الله ذو كرم — من مثله عند رب [illegible]لو محترم

هيهات ويح الجهل عن دين وشرعته — انكرتم حقه لامر صا[illegible]ب كم

قام ابن حرب لحرب من غوايته — بعد الذين اضاعوا ال[illegible] ختموا

لما اتوه باسياف مهندة — قام الغزاة ونار الحرب [illegible]

طار الرؤس بايديهم وارجلهم — والموت ينظرهم صرعى ويبتسم

لما اجال علي مهره غزوا — فروا من الحرب لم تثبت لهم قدم

لم يعلموا ان دين الله منتصر — والحق مجتمع والامر منتظم

افديك نفسي ومالي يا ابا حسن — مولاي مولاي ما للعبد غيركم

من كان سالمكم فالله مكرمه — من كان عاداكم حلت به النقم

انتم عدلتم عن الحق الصريح فقد — ضيعتم دينكم فالله منتقم

الرابعة مما انشدته سنة ١٣١٦ ٣ جماد الاولى

هيام لحب الغانيات العقائل — اير شدني نصح وعذل العواذل

نوبت باطلال لها بعد ظعنها — طويلا فمالي من مجيب وسائل

سوى ذفر آساد تنعاب ناعق وقد كان فيها رنة للخلاخل

محى رسم اطلال تشتت شملنا اناخ عليها نائيا بالكلاكل

جآذر فيها عم الجيد شادن تكون عليها عاقدات الانامل

باثنائها كان النظام روابة باقراطها لهو وشغل لشاغل

وف[illegible]رني حسن لما كان ضرها وما نفع الازمان منه لهاول

منيت بكرب بعد حزن لبعدها بليت ولم اسمع نصيحة عاذل

فهل من نوال عندها بعد هجرها لكل اخي حزن قليل المسائل

واني طبيب بالنساء وحالها ولكن حبا ليس منه بطائل

فيا غير دع تذكارها وغرامها فان هواها غير مجد لعاقل

وسر نحو باب الخير والجود والعطا غزير لها فوز المنى والمسائل

الى رسول ذي عز ومجد وسؤدد امام الورى من كل حاف وناعل

لهاهادم للشرك والكفر كله مريح لذي حق مزيح لباطل

لهام مهلك الاشرار اذ صال صولة بسيف صقيل او باسمر ذابل

اقام حدود الله في كل مشهد وقام لفصل بين حق وباطل

ببيض صقالٍ ماضيات بواترٍ ‏ بجردٍ جيادٍ [illegible]رات قنابلِ

وكانوا ليوثاً في الحروب غيوثها ‏ سوابق فرساناً [illegible]س القبائل

سلالة نسلٍ من لؤيّ بن غالبٍ ‏ ومعقل اصلٍ من [illegible] القبائل

يقول مادحاً للعلم [illegible] ١٣١٢

بعرف الخل ما ينجي من السقرِ ‏ ويصحب المرء عند النفع والضررِ

يهديه كل هدىً يغنيه كل غنىً ‏ يعطيه كل منىً في كل مفتقرِ

من استضاء به فاز العلى شرفاً ‏ من استفاض له استغنى عن النهرِ

له جمال جمال الحور في غرفٍ ‏ له ضياءٌ ضياء الشمس والقمرِ

نيل المنى كان ذا علمٍ به تبتدر ‏ ونيل المنى لم يكن منه على حذرِ

ان الذين اطاعوه لقلبهم ‏ اعطاهم الله فضلاً غير مستترِ

جمت فضائله من ان يحاط بها ‏ جلت مناقبه من مدرك البشرِ

هاك العلم بآياتٍ منزلةٍ ‏ وذاك علمٌ بما في الآي والخبرِ

سافر لتطلبه في كل موطنه ‏ فان ذالك يا ذا الفضل في السفرِ

قيل اطلبوا ولو بالصين عارفه بلغ الرسول لكم عن سيد البشر

بادر اليه لكشف الستر به طلبا بالبحث والفحص في الليلات والبكر

فان اصابك خير فاطمئن به وان اصابك ضر منه فاصطبر

وليس شيء الا ان علمت به فان ذا الرسول لكم كالنور للبصر

له مزايا اذا ما شئت تعرفها فارجع الى ما هو المزبور في الزبر

يقول ماحا العلي بن ابيبقا في جماد الثانية سنة ١٣١٢ هجري

بانت سليمى فبات القلب ملتهبا وبات دمعي يجري حين ما انسكبا

بانت فاقبلت لحسن من معالمها عينا اذا دمعت قلبا اذا اضطربا

همت بها النفس مذ سيط التمائم عن جيدي فذقت اقاسي الهم والتعبا

تحمل القلب اذ سافرن في كلل فوق الهجان فزدن الهم والكربا

ابا ظعائن هل جود لذي شفق اضاع في حبكن الحزم والاربا

يمسي ويصبح ذا حزن وذا كرب لكن يراها له في نفسها طربا

وكيف لا وهي بدر يستضاء به ليلا اذا كشفت عن وجهها الحجبا

اذا رنت نحو صب مقلق مغرم كرما حينا يفاد [illegible] القلب مجذبا

خدٌّ كبدرٍ ولكن ليس من كلف فيه ولم ينتقص لهذا فيا عجبا ١٢٧

والبدر في كلف والنقص لازمه ويقتفيه ظلام بعدما غربا

شمس حكت ضوء خديها فما صدقت ضوء الجبين حكى بدر [illegible] كذبا

ياليت لي في هواها النفس صابرة او ما لقيت لها من بينها [illegible]

او بدّل الدهر حب الغانيات بما يجدي بيوم اذا ما كنت منتسبا

بحب خير الورى فضلا ومكرمة بحب من عند الرحمان منتجبا

حب خير الورى مولى امام باذل ندى من فاق كل الورى فضلا اذا انتسبا

كلا
اعطى مسائلهم اذا طلبوا كذلك يعطيهم جما وما طلبا

جم المزايا كريم الاصل طاهره نقي نسل وذو مجد اخا وابا

لولاه ما اخضرت اعواد الهدى ولما قام العمود لاسلام وما انتصبا

ولم يقل غير ما قال الاله به في الشرع من سنن منه وما وجبا

له حسام حديد الشفرتين به حط اقام ميل ضلال كلما انتصبا

عضب به قاتل الكفار كلهم اذا امد بدم الاوداج مختضبا

اذا اصاب بروم قوم خرّ مهما … وحاور البيض والابدان والَلبا

ما جاء في الحرب الا وهو منتصر … وما اتى ملحماً الا وقد غلبا

وصيّر القوم صرعى حيثما نزلوا … وحطمهم من نخاد كلما ركبا

بابيض … يفري جماجمهم … بذُبل تُرديِ من يصليها اللهبا

سمح و … فعلنا في الخير من كرم … فتح ونصر اذا ما الفعل من ضربا

محامد لا يكاد العقل يدركها … فبعضها افنت الاسفار والكتبا

تلك القصيدة لا يحصي فضائلها … فاسكت وسلّم عليه ما هب صبا

يقول مادحاً في شهر رجب ١٣١٦ هـ

اتذكر في الدجى وصل الرَباب … وبانت وهي اصنع من عقاب.

وقفت على الطلول اريق دمعاً … واسئلها وما لي من جواب

طلول ما بها من غير دثر … لاساد وتنعاب الغراب

تكلف مقلتي دمعاً سكوباً … وقد اضحت مخلّدة النحاب

دنت مني فيمنعها نصيف … وبانت وهي سافرة النقاب

١٣٦

تكاد القلب ان ينشق هما — ويصفر من تباعدها وطابي

اذا بوزت الى العشاق ليلا — وكانت بالقلائد والملاب

فطار نفوسهم منها حيارى — كذا الاحلام فى عجب عجاب

حواجبها سيوف باترات — صوارم لا تغمد فى القراب

كواعب مائلات القد غيد — عقائل خرد حمر الثنا[illegible]

الوعد ناحلا كمدا نحيلا — وملنا بالكروب و الكئاب

فكيف لهائم يخفى هواها — ويلقى فى مقاساة اضطراب

وطار النفس من طرب وشوق — دعى يا نفس حبا للكعاب

دعى لا تدعيه فى مشيب — تكونى ضحكة لذوى الشباب

والبس لهن ما يجديك نفعا — فسيرى نحو باب مستطاب

لذى ثقة كريم اخى ثقة جواد — له كفان تزرى بالسحاب

يصرع تحت اقدام عداه — اذا ما سيفه فوق الرقاب

تراه مثل شمس فى عجاج — صوارمه كبرق فى السحاب

وصى رسولنا فى كل حرب — حماه بالطعان و بالضراب

اذا هطلت سحائب [illegible] علينا   ترى في البر بحرا ذا عباب

به سلكوا سبيل الله حقا   به ابتدروا الى طرق الصواب

وقالوا فيك ما قالوا وقلنا   وما قلناه في ام الكتاب

هم مالوا الى ود و نشر   ومالي نحو غيرك من مآب

ولي [illegible] كم فيه ارض   فمالك الرسول ا بارتاب

عوالك الكاتم المطلوب صدقا   وللظمآن غيرك كالسراب

على راس العدى سيف صقيل   وعون للموالي والصحاب

اله العالمين اغفر ذنوبي   به وبآله يوم الحساب

يقول مادحا في ذي حجة سنة ١٣١٢ هجر

سلماي بدر في سماء كمال   وفروعها تحكي ظلام ليال

ابدى نواجذ الزمان ببينها   فتضرمت نار الجوى في بالي

اصبحت مثل دريئة للحوادث   ولقد رمت برماحها ونبال

نفذت سهام عيونها وجفونها   لما رأت نحوي بعين غزال

يا صاح لي اثر وم صغيرا بعدما   قدعا و ربات با سوء الاحوال

١٢٨

آثرت حب الغانيات وما بها — من دون قيل العيب من اشغال

اوما ترى ان الكواعب فتنة — لصحابا وحبائل الامثال

اتريد غير الجور عند زيادة — من خرد ورداح الاكفال

من آنسات ناعمات ملابس — من غانيات او ذوات الخال

شغلتك عن ذكر النبي وآله — بيض الوجوه لوابس الخلخال

اولا ترى ان النبي محمدا — نور الاله المنعم المفضال

نذر الحسان وذكرهن وسار الى — باب العلوم ومنبع الآمال

حتف العدى سيف الاله عليهم — ليث الحروب مصرع الابطال

وسيوف ذي الوجهين من ذي السفوتين مهند ومثقف اسال

ثم ادوائح صولهم لما غزوا — ذاقوا وبال امورهم وفعال

ضحكت منايا هم عليهم حينما — ركبوا حيا واضرا القتال

عيت عيونهم بكثرة فقدهم — امست فوارسهم كشن بال

جحدوا يد واستيقنته نفوسهم — حسدا وقد طمعوا في كل الاموال

النعيم ما قاله ثانيهم — الفضل منه لسوف بجال

ما الفضل الا لابن عم نبيكم — شهدت بذلك آية الاكمال

ان الذی عاداه عادی احمدا — ومن الذی عاداه فی الاکمال

صلی الصلوة علی النبی وآله — واخیه بالغدوات والآصال

9

سنة ١٣١٢ فی غرة ...

قلب الکئیب المقلق المهتاج — قنصته باد بسهم طرف ساجی

عیناه ساکبة الدموع کدیمة — تزری السحاب بدمعها الثجاج

النفس فی الهیمان بعد فراقها — والقلب بین تململ وهیاج

اتری الوصول الی هواک ودونها — بیض مهندة وعلق دناج

ولقد بکی عینا علیها حبنا.. — شبهتها بجئا ذرو نعاج

حمر الحلی سود الغدائر خرد — بیض کواعب غید ذات غناج

کالشمس مشرق فی الظهائر وجهها — وکأنها بدر للیل داج

قرط بدا من تحت مرسل فرعها — نجم تلألأ فی ظلام داج

ولقد سری بین العروق حبابها — والجسم حتی صار لی کمزاج

لو شئت تسلو یا مستهیم فاتخذ — حبا لعترة صاحب المعراج

غر کرام سادة واماجد — حجج الاله دلائل المنهاج

لولا المراد وجودهم لما يكن　　خلق الافلاك [illegible] الا الابراج

خلق السموات الطباق بنورهم　　ولعرشه اسمائهم [illegible] كتاج

عرف الملائكة العبادة منهم　　من قبل خلق الارض ذات فجاج

منهم علي باب علم محمد　　ماوى الغريب وموئل المحتاج

ادى زكوة فى الركوع تقربا　　وهدى الورى طرا الى المنهاج

يبكى اذا صلى وتخفق قلبه　　خوفا من الجبار وهو يناجى

يكفيك فضلا ما راه محمد　　لك فى السماء بليلة المعراج

يوم العطا يغنى الورى بهباته　　يوم الهياج مفرق الافواج

بطل كمى لا يشق غباره　　ومفلق الهامات تحت عجاج

بيمينه فى كل يوم كريهة　　سيف يخضب من دم الاوداج

عضب حسام باتر ومهند　　صافى الحديد جلاؤه كزجاج

ياسيدى ياخير من وطى الحصى　　انظر فها انا فضل عفوك راجى

صلى عليك الله ما بقى الدنى　　واضا لها بسراجه الوهاج

تمت والشكر [illegible]

ربيع الاول ١٩ ثابت ١٣ هـ

يقول في المدرسة الاحمودية

أمن بعد سلمى سلوة لمتيم   يريق من العينين دمعا مع الدم

يبيت ونار الحب مضرمة الحشا   وتضحي وماء الجفن ان كف يهجم

كأن فؤاد الصب من بعد بينها   تسعر الاحشاء جمر لمضرم

ولو وجدوا ما بي من الوجد والهوى   لما عذلتني في غرامي لوّمي

لقد طار من آماقي النوم والكرى   وغيري بعيش ناعم وتنعم

ويوم قضيناه بهم مبرح   وكم مثله داج من الليل مظلم

خليلي اذا ما سرت نحو ديارها   ومر بعها بالرقمتين وغيلم

فحي فيه لعظيما لها وكرامة   وقل في كلاءة الله فاسلمي

نسيت الذي يهوى اليك صبابة   وابعدته من غير عتب ومأثم

وصيت بعين منك فتاكة الشوى   وارشقت قلب الصب من نون واسهم

لقد طال ما قاسى من الهم والجوى   ولم يبق فيه من دم ملأ محجم

فصبي عليه صوب وصلك كالذي   افاض عليه غيث من ذا التكرم

١٣٢

هو المزن الا ان قرنا سينجلى   هو الغيث الا انه فى الغرم

هو البدر الا انه دبق نحلة   هو البحر الا انها ماء حصرم

مطاف لمن يبغى الوصول الى العلى   مزار لاهل العالمين والمعالم

منار به مصباح علم و حكمة   ومشكوة فضل يستضى به العمى

تساق اليه العيس من كل منزل   تقوم اليه الناس من كل مجثم

هو المدرس العالى بلاغة شامخ   المبانى فسردا الطرف للمتوسم

معالمه يزرى بكل معالم   مآثره تحكى مآثر انجم

له منظر اشهى وروح لانفس   وما ذوق فيه قط من عطر منشم

سما ذكره فى كل شرق ومغرب   فتعرف من بالمجد له يتكلم

فلو انه رام المعالى كلها   وراح الى نهج سوى واقوم

به ضل ام الناس كل سميدع   نبيه نديم فذ كريم مفخم

اولى مكرمات لم يخب من رجاهم   وعامدهم لم يندقط ويحرم

تحل لديهم كل عقد ومعضل   ومن كل ذى بال من الامر مبرم

وما الناس الا بالفضائل والنهى وكسب العلى بالرجل واليد والفم

يزين الفتى الآداب أولى واخرا ومن يكتسب الآداب لو يتندم

وما المجد الا في التقى من ذنوبه وما الشرف الا في سوى المجد والورع فاعلم

واني فدا اعطيت نفسا كريمة لو انتسبت فاقت على كل معظم

تشوف بمجد العز بي باذخ الذرى وربيت في بيت النبيل المكرم

وان عددت الاباء بين مجامع فاني كريم الناس بالاب والعم

لنا الذروة العليا يحزون دونها ولي جبل في المجد لم يتثلم

اذا ما دعوني بالنزال اجبتهم بحد من العضب الحسام المصمم

ونازلتهم بالبيض في صاز وكوغى واطعنهم بالسمهري المقوم

ورب كماة من سهامي في الغزا تحوم على اجسادهم ام قشعم

محاسننا اضحت كشمس مضيئة واذعنها قوم ولم اتكلم

ولو قلت قولا لم يكد ينكرونه وان عبت امرا لم يكد يتلو

كلامي يحيي الشامتين بنسجه وينطق شعري بصلده ومعجم

الى احمد يا رب بلغ تحية وصل على آل النبي وسلم

وقال حين اعتراه الهم من قتار اثر حبسه

يا من لديه الفقر والحاجات ادعوه وفي الرزيات للعاهات ارجوه

يارب من لي سواك الرب اسئله ومن عداك اله وهو مالوه

ملاذي الهم مما فات من جلد لولا الملك لجائي كيف احلوه

اليك اشكو لما افنى مصابرتي ولا الى غيرك اللهم اشكوه

انت الذي لو اتاك العبد محتجا لعفوك الجم من ذنب فتعفوه

ولو اتى عاريا يرجوك لبسته تغنيه ثوبا وتوليه فتكسوه

هو العلي العظيم المجد منزله وليس شئ من الاشياء يعلوه

من كان يامل في نعماك تقربه اذا المؤمل كل الناس ردوه

ولست تغلق باب الجود عن احد اذا الخلائق باب الجود سدوه

ولست تردي ملحا في ضلالته والناس يلقونه فيها ليردوه

والناس تهدى من استهدى العون ... اذا المضلون شاءوا ان يضلوه

يا معشر العلم حتى ما دهاكم ... فاستيقظوا واطلبوا الرحمان فارجوه

ذروا المعاصي واخشوا من مضايقها ... نور ربكم في غشاء الليل نادوه

يدعوكم في ظلام الليل مرحمة ... فاصغوا الى ما يناديكم فلبوه

لا تقنطوا من اناة ورحمته ... بل كل مما وعد الرحمان فارجوه

توبوا الى الله وابكوا من مهابته ... وزر الذنوب عن الكل فحطوه

لانه ان عصاه العبد تتولى ... اليه مستغفرا منه فيمحوه

وقال في النجوى ١٢

الهي اتاك العبد يرجو النوائلا ... ولا يبتغي عما سواك الوسائلا

وليس لي ربا سواك وخالقا ... ولا للسما والارض غيرك جاعلا

اتاك اذا ما اوبقته ذنوبه ... اتاك لاثقال الكبائر حاملا

~~ضعيفا ذليلا خاضعا متضرعا ... نحيلا عليك من عقابك قافلا~~

وفي عفوك الجم العزيز رجائه ... فانك ربي لا تخيب امله

ولكيف تنجي من اتاك مؤملا وكيف تنائي من ينادي بك سائلا

وتعلم من ياتي بمثقال ذرة من الحق ام ما يجيء باطلا

وتسمع نجوى من دعاك مناجيا وتنجح من القى اليك المسائلا

وتعطيه ما يرجوك مما بدا له وترسل من بحر العطاء الجداولا

تجود بما يكفي وما قد طلبته ولا تسأل الرحمان فيه الدلائلا

اليك اعتذار العبد فيما اتى به من الذنب لكن لا عن الحق ناكلا

فقدر لنا من روح فضلك عاجلا ومن رحمة موعودة منك آجلا

وثبت على تقواك قلبي ومهجتي ولو قطعوا مني الكلى والمفاصلا

وقال يرثي جده السيد الشهيد الحسين في شعبان سنة ١٣١٥

لا تبك يا صاح فوق الرسم من دار مما عفت بسيول او بامطار

ولا تخددن خدك بالدمع الغزير ولا دم تهيجه الذكرى لذي قار

كيف الثواء على دار واقفرها هوج الزوابع وغيث المدمع الجاري

كيف اضناك ما قاسيت من فيها واضرمت في احشاك من نار

كيف تزعم خديها وجبهتها شمسا بدت في التناهي فوق اقمار

وثغرها الخاص العاج قد نسب   او لولو او اقاح او لنوار

وريقها رشف صافي الماء من كدر   او سائغ بارد عذب ومعطار

المستكثر ظمآنا بما ذكرت   حمته اقوام صد عن ماء انهار   المستكثر

تحت العجاج ينادي في ظعينتها   هل من مغيث لنا او طالب الثار

الهي من مسلم فيكم فينصرني   او من مجيب لقولي بين اشرار

يا قوم يا قوم اني نجل فاطمة   اني ابن بنت رسول خير اخيار

اني ابن احمدكم لا ويبقى لكم   اني خبير باحكام واسرار

لا تقتلوني بلا اثم ولا خطاء   واخشوا عذاب الاله الخالق الباري

واسترهبوا الله في ابناء فاطمة   ولا تحوموا بجهل حومة النار

اذ الدين احل ما عين من سنن   في دين جدكم يا حزب كفار

ام قلت في الشرع قولا باطلا ابدا   ام هل جنيت على جار بعدوان

وهل اغرت عليكم او على احد   وهل تهددنا شاهد من اهل اعصار

ام قد هدرت دما لا يستحق له   الا ان عندي لكم من بعض ...

فلا تثيروا بارض الله من فتن   ولا تبيحوا دمي يا عصبة النار

ايابن سعد الم تعلم قرابتنا   بسيد الخلق خير الناس مختار

دعني اروح فارض الله واسعة   الى كهوف وانجاد واغوار

واستغفر الله من ذنب اتيت به   وتب الى قابل التوبات غفار

فلم يجب قوله الا اسنتهم   او وقع اسيافهم او رمي احجار

ولم يكن ناصر في البين ينصره   وحوله من عداة الله فجار

يقول ابن زهير القين ابن اخي   سباق غايات حرب بين مضمار

وانما غاب اكبادي وافئدتي   وانما سار اصحابي وانصاري

فليت شعري ماذا العذر حين دعوا   لدى الحساب الى ميقات جبار

تقول فاطمة الزهراء باكية   يا رب هذا حسين بر ابرار

هذا حسين اضاعوه لحقدهم   وكان خامسنا من خمس انوار

جاروا عليه فجزوا راسه حنقا   عليه لا لجنايات واوزار

وربما رفعوه في اسنتهم   وعلقوه على افنان اشجار

بذالك لم يقنعوا حتى بعترته داروا وهن اسارى بين احصار

وهن بادرة فيهم بلا كلل على الجمال ولا حجب واستار

يردن سترا به يسترن اوجهها واين ستر سوى ايد واشعار

يغضضن ابصارها في جمعهم خشما وكان ياخذها احداق انظار

دعا اليه يزيد الشر مقترحا انما كبيرا عظيما مقحم النار

وما اجابوا الصدى الا لما طمعوا فيه من الفضة البيضا ودينار

هذا المصاب مصاب عم فادحه في الارض في كل اكناف واقطار

بكت عليه السما والارض من اسف والوحش في البيد والطير واوكار

وبالكسوف به يبكي لمحنته بدر وشمس بآيات واسحار

هذا مصاب فلو شيئا يحيط به اني ولو بت منه عشر معشار

يا معشر الدين قوموا في العزا ملقا وابكوا عليه بدمع طول اعمار

وابكوا عليه بعيني مكمد ارق بساكب الدمع كالامطار مدرار

فالله يعفو عن الباكين ما اقترحوا من الذنوب بجهر او باسرار

خير الطباب واطهار

ثم السلام على خير الورى ابدا   وآله من خيار الخلق اطهار

مما قال في شعبان سنة ١٣١٩

اسنى المجالس ما يبنى على الادب   والعلم عند محبيه كالضرب

لا يرتقي في سماء المجد وهما   ولو اراد ببذل الدر والذهب

وليس يعرج فيها بالقنا ابدا   ولا يداني بها بالبيض واليلب

من لم يفز بها لم يلق مكرمة   ولم يجد نائلا من فائز الرتب

الفى مغانمه في كل ما دبر   وافى مرا يجد من جد في الطلب

من ارتوى بها اغناه عن برد   من اغتذى بها اغناه عن رطب

العلم روض اريض طاب نسمته   غنت حمائمه في نشوة الطرب

ازهاره ابتسمت انواره انتشرت   اخباره انتشرت في العجم والعرب

قم للدنيا في السعي مبتدرا   ولا تخف ما اعتراك الهم بالتعب

خذ سبيلا الى العلم مهتديا   ترى بها منبعا اروى من الشهب

فحط فيه رحال السير وادن به ترى بعينك ما يفضي الى العجب

اعني به مدرسا راقت مناظره في العين من قبة ممدودة الطنب

سرت محاسنه في كل محتفل حتى الى ندوة الاعجام والنهب

وكم به من ذوي عز ومكرمة وكم به من ذوي العليا في النسب

دار بناها الذي فاقت لوامعه ضياء شمس وغابت وهي لم تغب

هو المكرم من احزاب هو المفضل بين الناس بالحسب

قد كان مستعظما من بني ارهطه ومستبدا لعز غير محتجب

اعني بنا الله الستؤال حيث دعوا اغاث داعيه بالويل والكرب

قد انقضى حيث شاء الله موعده وغاب عن اعين من حيث لم يرب

فاصدق كلاملك عنه ثم اثن على من كان افخر ناس [illegible]

ماضي العزيمة فيما يعتريه من المحاضل الضخم كالهندي للقضب

فتى لبيب نبيه حازم ندس جم الفواضل من هند الى حلب

لقضى لبانتهم لما اتوه لها وكم على بابه من طالبي الارب

~~وعنوانه ... قد الراوند اسم شرف له من سائر اللقب~~

وحاز من عالم اهل الهند اعضله ومن علوم شمال تخبذ النخب

اعيى مفاخره من عد نبذتها وحار عن وصفها الاقلام فى الكتب

فلا وشك لا تعجب بذاك له فانما الدهر يعطيها على النسب

وما نراه بايدى الدهر من دول بانى بها قد الا زمان بالنوب

وليس يعلم ما فعل الزمان بها فانها بين استار من الحجب

فقد يجى بامور راق اوّله ثم انتهى بعد احيان الى العتب التعب

يا اعز فحول العلم منزلة ما قلت فيك فصدق ليس بالكذب

وقيت من كل ما يوذيك شرته وصنت عن مرض الايام والعطب

قال فى النحوى بن تيد فى شعبان ١٣١٣ م بهوپال

الهى ارجو لك فى النعمة واختال بادب فى النقمة

واياك ادعو اذا ما قطعت عمن سوالك عرى المنية

واياك ارغب فى الفضل والعطاء لدى الفقر والخلة

اذا لم يكن من يؤانسني … فانت انيسي في الوحدة

وتغفر من شئت من خاطئ … اناك بذل ومسكنة

وترحم من شئت من لاجئ … اليك لدى البؤس والشدة

وترفع عمن ينادي رفي … ظلام الليالي اذى المحنة

وتكشف عن سائليك سحا ... ئب الهم او غمة الكربة

فكيف بمن قلبه خائف … وتسكب عيناه بالعبرة

ليغسل من الوزر الكافر … ويبكي كهاطلة الديمة

فاهرب منك الا اليك ... يا رب يا قابل التوبة

اتيتك مستغفرا نادما … فلا تبعدني من الرحمة

فانك تغفر من جاء بالخطيئات في اليوم والليلة

وتاب اليك واب الى … فنائك ذي الوسع والرحبة

فما لي قد حل يوم الوعيد … وعيناي في نومة الغفلة

فهل من خليل الجاودني … اذا اسلموني في الحفرة

۱۴۷

وما اقترحت يداى من الذنوب كثير بلا غاية

اذا ما دعيت ليوم النشور ... والناس فى الرهب والحيرة

وليسئلنى الله ماذا اكتسبت ... من حسنات و سيئة

فهل من جواب لديه سوى ... الندامة والقمت والخيبة

ولا ينفعنك مالك من حتام لدنياك او ثروة

ولا يجدينك شيئ من الفلاع ولا الولد والاخوة

توجهت وجهى للغافر الخطيئات والساتر العورة

فهل منك يا من على عبده رؤف الى العبد من نظرة

وهل منك يا راحم العباد ... عفو اذا انقطعت حجتى

فلا تحرقنى بنار الجحيم ... يوم المعاد لسيئتى

وكيف يحل عقابك بى وانى اوالى اولى العصمة

عليا و زهراء والحسنين سبطى رسول من الخمسة

واحمد خير الورى خاتم النبيين ذى المجد والعزة

عليهم سلامي ما هبت الصبا في البساتين بالبكرة

وقال ايضاً في السنة التي توفي فيها ... ١٣١٩

قالوا أ انت الرافضي فقلت لا لو كنت تعني منه رفض الآل

لكنني ممن رفضت ثلثة اسوا درايا نقمة ونكال

صنمي قريش ثم عجلا منهم ارجاس خلق الباري المتعالي

انتم روافض اهلبيت محمد وعليهم يا عصبة الجهال

فلكم عقاب الله يوماً تبعثون وفي رقابكم من الاغلال

قال يرثي ويورخ عام وفاة ... ١٣١٢

استاذه الجليل السيد محمد مهدي الصدر ...

ما للقلب الكئيب يوم الرحيل ازعج الناس بالبكا والعويل

سمح العين بالدموع كماء سال كالساجم جرى في المسيل

حفني الدهر بالبلايا واني لا ارى من مناد وم ومقبل

ورماني الزمان عن كل عيش　　وأتاني مراقبا بالذحول

مسّني الضرّ والرزايا وحتّى　　صدع القلب منه عما قليل

بالأهل العلوم ساروا كراما　　الى جميل العطاء وعد امثيل

تاهت النفس بعدما غاب عنّي　　ضوؤهم كالنجوم بعد الأفول

اصبح اليوم بعدهم مثل ليل　　ثاقب النجم كالقنا والنصول

اسكنتهم حوادث الدهر بيتا　　ليس لي نحو دارهم من سبيل

ظعنوا فوق يعملات المنايا　　اخذوا نحو بيتهم من سبيل

صائموا اليوم سجّد في الليالي　　عابدوا الله بالضحى والأصيل

نصروا دينه بأمر ونهي　　هجروا من غوى بهجر جميل

بذلوا جهدهم لإحقاق حق　　ضربوا دونه بسيف صقيل

وهدوهم المنهج مستقيم　　بيان الفروع بعد الأصول

~~جزاهم ربهم عن الدين خيرا　　حفّهم بالعطاء والتبجيل~~

وبذلت النفوس يا ذا المعالي　　كنت في الناس من هداة السبيل

ما رأى العين مثله في زمان ... اين بين الورى له من عديل

اضرم النار في ضلوعي نواه ... اين ملجى لقلبي المتبول

ترك الناس فقده في مصاب ... بين باك وهائم وغليل

ما دهاني الزمان من موت حبر ... بل أتى الدهر لي بخطب جليل

~~رزق الله مصعبا بارز فيه ... بفضله الواسع الجليل الجميل~~

قلت عام الوفاة حزنا عليه ... قد خلى الدهر من تقي نبيل

سنة ١٣١٧ هـ

نظمته في غاية الاستعجال عند وفاة الاستاذ المعظم السيد محمد مهدي لما بلغ نعاه وحمل نعشه فوراً

هذا ما كتبته الى المولى الجليل السيد محمد الحسن عند
وفاة والده الاجل المغفور سنة ١٣١٩ هـ ١٣ المحرم الحرام

سلام عليكم ما شذى طيب النشر ... وفاض دموع المقلتين على النحر

سلام عليكم ما تنوح حمامة ... على فنن نائس لدى شاطئ النهر

سلام عليكم ما تعزى اولوا الولا ... على ما اصيبوا من يدي فتن الدهر

أصبت بهم موقد الجمر في الحشا ... كنار الغضا قد اضرمت في ذرى الصخر

١٢٨

اراق دما بدل الدموع حرارة — واورى الجوى بين الجوانح والصدر

عزاء ولكن لا عزاء لذى الاسى — اذا لم يكن رجع لمن بات فى القبر

شئون لدهر والشئون كثيرة — فيوما باجداء وآخر بالضر

ابا دهر ماذا الثناء ام نبتد — وقم فاعتبر عمن مضى من ذوى الفخر

نبيل طويل الباع فى المجد والعلى — له لمع كالضوء فى ليلة البدر

جليل المعالى كابرا بعد كابر — عظيم المزايا من ذوى العز والقدر

صبور على بلوى ولو بئس شدة — شكور لرب الخلق فى العسر واليسر

قضى دهره بين التخشع راكعا — واحيى الليالى فى التضرع والذكر

اودب رسطاليس علما وحكمة — ويزرى على الحسان فى النظم والنثر

فات كرما والفضل ذا مفاخر — وابكى ذويه هاطل الدمع كالقطر

طلبنا فراق النغل من دون سلوة — فليس لنا حبل متين سوى الصبر

فيامن رماه الدهر سهما اصابه — تعز فلا حد سواه مدى الدهر

فات كريم المجد لا مجد فوقه — وما الفخر الا ذو الفخار فى العصر

وقفت طويلا في معاهد سؤدد   وعز عزيز دونه كل ذي قدر

اما بعد فما السري الي من اخبارك ولا وقع لدي شيء من انباء ديارك
فارجوك ان توضح لي اعتدال احوالك ومكادم اشغالك وباسفا
على ساعة شرفت فيها الى الوطن الشريف ولم افز بزورة محياك المشرق
فلي منه اسف وألم واعض بنان نادم حيث لا ينفعه الندم فالى
متى تريد الرجوع والى متى لهذه الشمس طلوع ليتزاح عنا الم الهجوع
فان انبئتموني فما احسن وان عدتم قريبا فما اجمله والسلام عليكم

هذا ما كتبته الى الحبيب النسيب السيد حسن بن محمد ۱۰ شهر رجب سنة ۱۳۲۰

بلغي يا نسيم مني سلاما   قبل الارض عنده اكراما
ثم حيي تحية من بعيد   من سما في ذرى العلوم مقاما
كلما اشرقت لوامع فضل   منك ازرت ضياء كل الاجراما
بالمعالي خلائق بادعات   حار فيها نهى الانام وهاما
او لم يكذب الزمان اذا ما   قال في الدهر مثله من تسامى

~~انى ارتضيتك عدلا وجورا   ولى النفس قد ابت ان تضاما~~

لا منى الدهر فيك غرة جهل   فابيت القبول الا غراما

نابذٌ لي يا خليل عيناً وحبّاً   فالى ما يجب منّى اكتتاما

ليت نافحات السن قوم   اذا اتت فيك بالثناء كلاما

لا ذقت عثرة الخطا نسمات   الصبح جاءت بما نشطت ابتساما

اذا اتت من يد البديع بنظم   وبنثر يعيب عقدا نظاما

اولو قلت جاز فيها المعرى   اسقط الزند منه والاقلاما

ربما ابدعت صبابة الفكرة   او اسفرت منها لثاما

واقامت على مطاوعة الجد   بديعا و~~جاحظ~~ مثله والنظاما

لست فيها من الذين ادعوا با   طل قول وضيعوا الاحلاما

نبا لدمن بديع فطرة مبدع البدائع فى اساليب عقد النظام واظهره مفرع
شعبات اصول الروائع فى قوالب نقد الكلام وابرعته رونده مدبد بناها
وانشأ تدلهوبه ~~بعيد~~ سليد منشاها ورصعته الكف مطرت دعثها وطبعته

انامل طابت اروضتها واسكبته يد السحب غواديها واسكبته اصبع
اخضرت رباها ولواديها واشلاف غدائرها ووواديها ونطق لها
لسان ما اطيب منطقه وسبق به بيان ثمار وروح منتقد وباح به النسيم
من انفاس احجلت قبول الغدوات وفاح به شميم خلت عن اشواك الاذى
فلا بدع ان يزهو من لا فخر دوا تحر ونلعبوا به من اروقه لو اصخر ويدى
نشوة السكران ويشدو شدو سواجع العيدان ويرقى سماء الفرقدين
ويمس بالحضيض مناد السماكين فاذن فذوا فى معارجه ويسوى لديه
الحنبل بالنباهى وتربع فى المديح للشاهى الاوان قيل لله دره الفة
مزن السماء او ربته اصداف النقاء اوعقد دماجيه عيد الفكر
او زهراهدت به روض الزهر او نجم هوى من فلك الامال الى
ناحل الوصال وكئيب البال لما كفى وما وفى بل سيم عاشق و
اخذ ما كدر وبقى مطويا ما صفى اعز الله عبابا بلتقط منه صلة من
الفرائد والكثرلهفتان سوالب تسقى منه بماء بارد دلعب فقد ورد
الى من الماجد الجليل المولوى السيد على اصغر سمت مناقبه والحمد بارد

ينبئنى عمل ما انبئتنى به فى سالف صحيفتك مما اخرت رجلا الا وقدمت
الى قبول ما فيه مثلها لما رأيت فيها من استواء ظهر الحضارة فانى هنالك
فى البداوة ولو كنتُ فى نزهة ونضارة طراوة ولكن لا يحلو به لسان و
ابر نوى منه ظمآن بل هو الى ان علي كاهل الحرمان فانى فى ضنك
المعيشة داخل . وليس له من مخرج منه تخرج . ولكن لى فيها اتكالا
على الذى يفرج عن كرب العبيد فيفرج . فاذن ما علي نعلمه
الله تعالى وهو بكل شىء خبير بصير يفعل ما يشاء ولا يفعل ما يشاء غيره
وهو على كل شىء قدير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

هذا ما كتبته الى حبيبى السيد حسن مد الله ذو المن ٥ ربيع الاول يوم ١٣٠١

خليل زمانى شتت الشمل بيننا واظهر حقدا كان منه خفيا
فلو ان عينى لا تزال قبالة يراك فؤادى بكرة وعشيا
فاليوم مكسوف والليل مخسوف والفلك محول علينا بنجومه والزمان مقبل
بجومه وقدح الدهر بسمومه الشمس بادرة الاستتار والبدر خافى المحيا
ما لي احد يوانسنى الا فؤاد مرضوض ودمع مسكوب وعين عبرى

وكبد حرى وليل دامس وطريق طامس ما الرجال عندى الا السباع

ولا الصغار الا الضباع والارض مع وفر المعمورة قفر والكف مع ما فيها

صفر وربى ان قلبى من بينكم فى الالتهاب وجفونى فى الانسكاب

وانى ايضا كما قال الحماسى ـ وانى على هجران بيتك كالذى

دبر أهلا وما وليس بناهل ـ وقد فحصت عن حالات مرارا وسئلت

عنك عشيا وابكارا فلم ير احد جوابا وهذا من سوء الدهر الخائن والزمن

المائن ولا تظنن بى يا اخى ما ظننت وكيف سمابك الفكر اليه

مع انك لى كما قيل

وقف الهوى بى حيث انت وليس لى متاخر عنه ولا متقدم

او كما قلت

ارى بعينك اشباحا ولا عجب اعى بسمعك اصواتا ولا اذن

قد صرت سمعى وعينى يا اخا ثقتى وليس لى سمع ولا عين

وارجوك ان لا تنسانى على بعد مكانى وان نسيت فاجب

الظن لا تجب والسلام محمد هارون من لاهور سنة ١٣١٩

٢٥ شهر ربيع الاول

مسئلة لطيفة

س دخل الرجل على الخنثى و الخنثى على الانثى وجب الغسل على الخنثى دون الرجل والانثى۔

ج هذه مسئلة عجيبة كنت اسمعها من الصبا ولم اعلم لها جوابا وربما عرض علىّ فى صورة القياس المنطقى حينما كنت مشتغلا بقراءة شرح التهذيب ثم عرض علىّ فى دار العلوم للكنؤ لما كنت مشتغلا بقراءة الشرح الكبير والرسائل سنه ۱۳۱۶ھ فتاملت فيها فاذن هو من اوضح الاشياء عندى فكتبت لها جوابا ورددت الى السائل وكان جوابا تفصيليا اما الان فانقله مجملا وهو هذا لعلهما والقائل ان الخنثى مرددة بين الذكورة والانوثة ولم يعلم بعد اى علامة منها اصل حتى يحكم عليها بكونها اما رجلا او انثى فقط ولذلك لا يجرى عليه جميع احكام الرجال ولا النساء الا على سبيل الاحتياط فالحاصل ان الخنثى بالنظر الى واحد واحد من العلامتين مرددة بين الرجولة والانوثة واما بالنظر اليهما معا فلا تخلو من كونها اما رجلا واما انثى فدخول الرجل فى قبل الخنثى يحتمل ان لا يكون دخولا فى القبل حتى يجب عليه الغسل بل يمكن ان يكون منفذا زائدا شبيها بالقبل وتكون هذا الخنثى فى الحقيقة رجلا فدخول ذلك الرجل

فى التقبة المشبهة بالقبل لا يحكم عليه دخولا فى القبل حتى يلزم عليه الغسل

فان مطلق الادخال وغيبوبة الحشفة لا يوجب الغسل بل يشترط فيه الايلاج

فى القبل اليقينى او الدبر اليقينى - والاصل براءة الذمة وعدم الاشتغال

والبقاء على الطهارة لاستصحابها - فالرجل يوتى من تعلق غسل الجنابة به

واما عدم وجوب الغسل على الانثى فالامر فيها ايض كذلك لان الخنثى لما

ادخلت ذكرها فى قبل الانثى لم يصدق عليه يقينا ايلاج الذكر فانه

يحتمل ان لا يكون ذكرا بل جسما شبيها به وهذا الخنثى بالحقيقة يكون

انثى - فلا يجب على الانثى غسل الجنابة لعدم تيقن ولوج الذكر فى قبلها

واما وجوب الغسل على الخنثى فلانها لا تخلو اما ان تكون ذكرا رجلا

او انثى بناء على انحصار نوع الانسان فيهما فلما وقع عليه الامران

اى ايلاجها ذكرها فى قبل المرأة وايلاج الرجل الة فى قبلها فقد

حصل العلم اليقينى بوجود سبب الغسل لوجود الامرين الذين لا تخلو

من ان تكون السبب بينهما ولا يتجاوزهما فان التكليف يتعلق بالعلم الاجمالى

ايضا كما يتعلق بالعلم التفصيلى كما هو المذهب المحقق والعلم عند الله

نمقه محمد هارون على عنه

مما انشدتها عاشرا في المدرسة الناظمية في محرم سنة ١٣١٠

خفق الفؤاد اذا قطعت رجائي من وصل ذات صبا حنو وبهاء
ساو الهوادج والظعائن بينها مثل النجوم بليلة ظلماء
بالمرابع اقفرت اطلالها فترى كوشم في يد العذراء
لما ارتحلن عن العميد تدللا ازمجن صافي عيشه بعناء
ناحت بها نفس المتيم حسرة وجرى دموع العين كالدماء
نبضت من عبراتها فترقرقت فتبجست كتبجس الانواء
لحقت بي الاسقام بعد شخوصها فلاصقت كالروح بالاعضاء
رفقا بصب مدنف متحسر لم يخل منها منائي
او ما ترى ان الصبابة احرقت كبدي واورى النار في الاحشاء
لولا الدموع لدى الهموم بعيني لبقيت محترقا من البرحاء
ما للصبابة اضرمت في قلبه نارا وزادت ما به من داء
رغم العذول سفاهة ان الملا م يرده عن حبها وولاء
فاستفهم اسرى الملام تقلبه ام صار ما قالوه مثل هباء

نفذ الملام القلب لو نفذ السهام بمثلها فى صخرة صماء

مضت الدهور على الغرام وما لى كلوازم لحقائق الاشياء

لولا ولاء الطاهرين ذوى التقى لبقيت فى البأساء والضراء

مالى سواهم فى الملمة والاذى من ملجاء ولدى نزول بلاء

صبروا ابتغاء رضى الاله على الاذى شكروا لربهم على النعماء

من لى الى هادى الخلائق ذى النهى مولى الانام ومنهل الاعطاء

غشى الانام هباته ونواله مطرت سحائبه على الفقراء

جلد لدى حر الوغى متخشع بين الصلوة وعند كل دعاء

لقد اهتدوا سبل السلام بنوره ومضوا الى طرق الهدى بضياء

ما انفك بامرهم بما امروا به لا زال ينهاهم عن الفحشاء

ما زال يحفظ دينه وثغوره ولقيه فى الهيجا عن الاعداء

من سيفه البتار تحت عجاجة قمر تضيء بليلة ظلماء

من سمهرى لدى الهيجاء امسى الضلال مضرجا بدماء

افنى فوارسهم بقاضب سيفه   واباد هم عن ساحة الغبراء

واذاقهم طعم المنية كلما   حمي الوطيس بمأزق الهيجاء

واذا دعوه الى النزال فنازل   وجزاهم بالحرب شر جزاء

سقاهم كاس المنية مرغما   اتاهم بيد له جزآء

فكانه كالليث بين ثعالب   لما بدى في فيلق شهباء

مادام يخضب سيفه بدمائهم   وخضابهم من تربة البيداء

نطقت بفضلك والثناء عليك ما   بين الثرى وعلى الثرى وسماء

تندى اكفك كالسحاب بمائه   ويداك بحر بذي لدى استجداء

ان الذين نووا العدوان عداتك   هم يخبطون تخبط العشواء

عميت عيونهم وماتت قلوبهم   فاذن يرون بمقلة عمياء

اعداء عداك المنكرين فانهم   عمي القلوب لشدة الشحناء

بادت عداهم بنا واضرمت   وادحرهم بالبوس واللأواء

انشد ثانى ذى الحجة ١٣١٧

فتكت فواد الصب باللحظات   حمر الحلى وشوارق الوجنات

اودعت قلبى حبها وغرامها   فرمتها يدى الدهر بالحسرات

بعد البين اسدلت استاره   بينى وبين اوانس الظبيات

ان رحت من بيرين يا ريح الصبا   وانتشقت بمسرح الغدوات

ورايت تسرح فى الخمائل سربها   وتميس بين حيا ذوى مهجات

قولى لها هلا شعرت بوامق   لا زال يسكب عينه العبرات

وداه ما لحق النحيل من الاسى   وضنى على حزن على الزفرات

يغدو ويمسى فى هواك مململا   كالهائم الموتور فى الفلوات

لولاك منيته لمات تلهفا   مما يقاسى فى دجى الليلات

يا غيد رقا فالعميد وقلبه   فدحا وزيد احزانه الغايات

يا ضيم دهر خاننى بغروره   اذ مبذل الالام من لذات

كادا الفواد يذوب من وجد النوى   ولما به من وقدة الجمرات

لولا التمسك بالنبي وآله سحب الندى ومسالك القربات

كانوا غياث الخلق اي غياثهم كانوا هداة الخلق اي هداة

لا يبلغ المطري حقيقة وصفهم فلهم صفات فوق كل صفات

١٦٠ كانوا هم اقمار ابراج العلى والفائزين بسهمي المكرمات

حازوا مناقب لا يحوز سواهم بعضا ولو هو اسهر الليلات

غنوا جميع الناس من سحب الندى عمّوا الورى بعطية وهبات

لاسيما علم الشريعة والهدى حتف الضلال مفلق الهامات

من اذا جاءت غمائم رفده بطل لدى الهيجاء والغزوات

حامي ذمار الدين من قرضابه ماحي سواد الشرك بالقنوات

اوصاه في خم الغدير نبيهم والناس من حوله كالهالات

فتباشروا ثم انثنوا عنه الى صنمي قريش اللات ثم مناة

يا ضعفة الاحلام كيف تقاعدوا لحطام دنيا عن ذوي الآيات

اين السواد من البياض وانما انوار اقمار من الظلمات

اين البدور الطالعات من السها | اين الذكا من لمعة الذرات

اين الاجاج الملح من متعذب | صاف فرات سائغ وفرات

يا جاحد الحق الصريح وجاحد | ان كنت تنكره فات وهات

او كيف ~~تنتحم~~ تؤثر ابالك جاحدا | مع ان ذالك من البديهيات

هذا الامام فلست ادعو غيره | مولى وادعوه لدى الحاجات

وهو الصراط ومن عداه ضلالة | دلت عليه ظواهر الايات

مما انشد ندرى الحمامى النهبه ١٣١٩ هجرية بالبلد النافظ

اسرى بدمعى طارق الاحداث | ليلا الى ذكرى ذوى الاحداث

لعبت بهم ايدى المهالك والردى | الهاهم عن ثروة واثاث

اننا محاسنهم تقادم عهدهم | ذكراهم لا بل قلوب اناث

كانوا وقد نالوا تراث جدودهم | واليوم ما جمعوه للميراث

شدت رواحلهم وزمت ركابهم | من كل ناجية وكل دلاث

حسد الزمان على الذين حويتهم فاتى بساحر حقده النفاث

كم من فتى اودى وبعد مماته لم يلف نائحة عليه وراثي

فاعن بالدنيا واحذر وصلها بالاحيا بحبالها الانكاث

لا تطلبن منها الغنى فكثيرها قلٌّ وما بلى مزنها كنثاث

واعلم بان سرورها ونعيمها كالطيف والاحلام والاضغاث

لا تعتصم بعرى الزمان ولا تكن متمسكا منها منه ببعض رثاث

لا تكنز الذهب الذي هو ذاهب فان فيوخذ منك بالميراث

والزم تقاك ~~ومحاسن~~ نفسك اهجرها والبعد عن الارجاس والاخباث

ان يأتك اليوم المتاح مفاجئا لا تنج بالالحاح والالثاث

قم وانتبه واطلب لنفسك رقية فالدهر لين اللمس كالحفاث

فالام تفني العمر بين ملاعب والى متى في رقدة وحنات

ان الوصول الى بيوت مكارم لمراقب عن العلى بحاث

فاسلك سبيل هدى فان سلوكه نجح ولا تذهب بكل معاث

وابغ العلى من حب اكرم معشر مغني العفاة ولهفهم وغياث

ويل لمن غصبوا الامامة عنوة فتقاسموها قسمة الوراث

ما للحلوم التائهات واهلها تركوا الاله واضنوا ثيلاث

قد غيروا سنن النبي وشرعه وصبوا الى الابداع والاحداث

هذا ما كتبت الى حبيبي كوي الموسى سعد حسن سط داود قصد

يا حبيب الفؤاد دوحي فداكا ان خير التذكار لي ذكراكا

انت لي كالفؤاد بين ضلوعي فالى ما بقيت لا انساكا

فضلك الجم قد احاط باقطار الهوى ثم جاوز الافلاكا

انت والله خيرنا في صفات حضت فيها وقد ابت اشتراكا

ليس لي غاية المنى فلك الله عن عيون الحساد ربي وقاكا

لا زالت خطاك الى ثنايا المجد طالعة وعداك من الحسد ما فيك ظالعة

وسايرك الزمان الى نهايات الاتقان ويقيك عن طوارق الحدثان
فانك فينا كالبدر بين النجوم والدر الفريد في العقد المنظوم وذكرك
من الفؤاد في سويدائه وغرامك من الصدر في احشائه ان انطقني
الدهر ما نطقت الا بفضائلك وان ناظرني الزمان ما افحمته الا بالاعتبار
ان عشت عشت لودادك وان مت مت باتحادك ثم اني قد عاقني
من رد الجواب عوائق لا احب اذكرها فارجوك الا تحمل على قلة الاعتناء بل
تضعه على ما يدور بين الاحباء واني الزمت على نفسي ان لا اوخر الامر
من يوم الى يوم الا ان يرد علي ما لا استطيع منه الهمس والرّوم اما ما كان
دار بيننا من امر .... فهو وان كان انكشف اظنه من الاهواء والمطمع
فيه طمع الصعود الى السماء لكنني مع ذلك عرضته على مولانا الحلاحل فاجابني
بمثل ما كان منه في سالف الاوان حيث لا يروي غلة الظمآن فقصرت
الطرف عنه الى ما اخترته سبيلا وجعلته لي مضجعا ومقيلا فان حال
الحل وذاك نازح اجل فاني لا ارضى بعسى ولعل ولا ارد ذلك
السهل لا احب حيوة لا اموت فيها ولا احيي حتى القى ابا يحيى

ولا اظن منه انى لا ارتضى القيام بما امرتنى ولا انتهاء عما زجرتنى ولكن

دابت ان ادعه لا ينفعنى العطل بل ينفذنى المهل فان استقام الامر

على ما يراد ورست السفينة على ساحل المراد لقمت بما دعوتنى اليه بلا اكراه

والعين وما ضربت الصفح عنه لما فيه بين البين والسلام ط

ولتب اليه دام فضله لداع فى دعا اليه

فُزتَ بنخبٍ فجُزيتَ غشيتَ بغيثِ غضٍّ فبقيتَ شَغفتَ لقيتُ

يفيض فشفنى خَفَضُ غضيض فذبَّ فيضَ جفنى شتت جليش شجى

ظننتُ تقحت بنشب ذيخ شجب فقبضتُ فزنتُ لقية نفثت

و شفيفة نظفت تخنى ضيق شظف فيجذب نفقة تخف تنبت فلبن

تجنب فتزين جنبت جُنبتَ ذي نجي وجنف ذى فتن بغي

وايضا كتب اليه مجيبا احد كلا الفاظ منقوط والاخر غير منقوط

بقي راصدك فني حاسدك مادام فنن الدوح غضيضا و

جفن الدهر خضيضا وصل لي طرسك زانني طلسك نفسا

ماء جفني اما طشجني لا ذقت مطاعم شين ولا شفت مراسم
بين وذلك يجذبني ولانك يجذبني لولا ظن حلولك بذي
المعاهد وتيقن وصولك بذي الموارد بقي السهر وخفي السحر
نفث الصدور وخفق الستر شق الكرى وبث العرى شب الصدى
ولفذ الردى ذب الحارس ونعب الموالس يذيب الدمع بين الود
وبين الوصل خيبة المطرود ليتق صرمك فمن الوصال ويخنقني هدم
بنية الاوصال تظن هل يغيب هواك او يغيب او داك الله
يقضي الدعاء بنفي الادواء لنفي الداء وليفيض الدواء فيقضي عودك
وبين رودك فيض ورودك غيض حودك يجيب سائلك
بنيب سائلك يخيب هاملك نضب ماءه وحذب رواءه ما دام
نبف الماحل وشين المساهل ويبث المسامح وينث المادح لفتق
الملك وينفذ الملك بزغ الطالع ونزع الوالع وقذف الطامع
بذخ الله راسك ويقي حراسك يضني كادحك ولغني مادحك
ويثني حامدك ويجزي عامدك والسلام نفثي كلما عبق الراح
،، وقبض الراح وتبين الرواح ،،

قال التماسا لبعض الطلبة من أهل السنة

ألا للدهر في خفض المعالي (الأعالي)　　　ورفع للأداني كعب عال

فقد يعلو من لا مجد فيه　　　ويخفض من به شرف الكمال

~~يعز الجاهلين ويجتبيهم　　　ويجفاهم بناو الأجال~~

ويرفعه إلى غرف الأماني　　　ولم يعرف يمينا عن شمال

وإن العالمين بكهف فقر　　　ومسكنة وفي ذل السؤال

فيرشقهم بسهم من رزايا　　　ويكلوهم بسهم من زوال

ويصرم حبل من يرجو وصولا　　　إلى شرف السمو ولا يبالي

ورب عقيلة (عقائل) خود كعاب　　　تضاهي البدر في لمع الجمال

ورب كماة حرب كان يختنا . . . هم أسد الشرى يوم النزال

ومثر في رغيد العيش يمسي　　　وكان معزلا عن سوء حال

ليال كان يقضيها برقد　　　وساعات النهار مع اغتفال

إذا فاجاه أمر الدهر يوما　　　فكف لسانه عن كل قال

١٦٨

بيد العارفين ولا يراعي ويتركهم رهينا في الرمال

فيا اسفا على من كان فيهم بعز واضح بين الرجال

فان عجد مريح من بلاه واهدم ركنه بالارتحال

فما من راشد الا ويبكي عليه بسد معه في كل حال

فقالوا انت اشعر فبلغي البيت تقول في عام الوصال

فقلت هناك رتحل المجيد الى ربي مضى صيد الكمال

١٣١٩ سنة محمد

توثيق وثيق

ان خير شقشقة هدرت من هائج اللسان ولقلقة صدرت

من لاهج البيان ~~وجلجلة رعدت من سحاب البيان~~ وخفخفة حنت

من اجنحة الفال وهزهزة امالت اعواد نا ضر المقال فصاح

عن الجبروتية الالهية وايضاح عن لوامع اللاهوتية الربانية

وكشف عن كلل الاضداد وترشف من زلال منهل الاستاذ

وارتواء من مترعات حياض الوحدة واستواء على غارب حماد البشة

تاريخ ... برمز ... والذي

اثبت بها عهداوارادوا ... انا ...

جل ... فلم ...

نجم ...

... الكمال

... الجلال

١٣

عام
فواهًا لمن غاص في لججها وتقحم في تيار حججها وانغمس تحت كلاكل ركابها

واحلى ذ واقدم من علقمها وصابها وحط رواحله في فئ اذاها

ومصابها ولم يمح من امرها ولم يصد عن شربها وحرها واحترق

في لوافح لواهبها وتلظى من لواعج نوائبها واصطبر على كل ما اتاه

حتى يلقاه ويلقاه ثم الانسلاك باحشاء عن رضاه وكابد ما

مرتضاه في عقود من الضم الى ثناء من اسرى به الى قصوى ما يقاس

ومنتهى ما يماس فلا يجول حوله سوابق النواظر ولا تؤول اليه

ضوامر الخواطر ولا ينضى له واخدات السيادة ولا يضرله

اطال جرد الاثارة فقد حاذ عابرا سباسب ينزع منها افئدة

الكماة وترتعد منها فرائص اسد العرصات ها هو مرتقى صعب لا يروم

سواه وجالد صلب لا يرشح من علك فصلوا عليه مسلما الاعناق

باذ منها وسلموا عليه متخضعا باحيا مع دبقتها وذمتها وعلى

اولى الطبقات طابقوا حذوه حذو النعال ووافقوا اثره

طلبا الفوز المال وكانوا كاسنان المشط في استوائها في معالم التقى

ومقتفين اثره في مراسم القربى اللهم بارك عليه وعليهم وهنئهم عن
فرج قريب ورحب رحيب فاني اليك اتاوه وانيب وانت لمقاصد ١٢١
عبده سميع مجيب ولقد فاز من اوصل القرباب وادبج النفقات
بذل المهج فيما يؤدي الى شعاب الحق ويفضي الى باب الصدق ويروى
من افاويق جلي البرهان ويلوي الى مرابع ضيئ البيان حتى لا يبقى
الحجاب وافضوا النقاب فتبدو بوارق الحقائق ويصفو مناهل
المعارف التوارق ويلمع دراري الصفوة وتصحو سماء الصراح من الرغوة
ويميز بين الصحوة والنخوة ويفرق في باد الحباحب والجذوة ويصطلي
ويصطلي نارا انفع من نار السناء ويجتلي برقا ينبئ من هطل الدماء
فان ذلك طود وتد الاطواد ولا يبلي ثوبه تقاليب الليل والنهار
ولا يقذي عرضه اوساخ الدواهي ولا ينجس عرضه طمع اللاهي
ولا يعفيه سوالب ديم النكب ولا يسيل به سوائل النوب فخذ لك
يا من اوليت فؤادا ذكيا وادبا قويا وذهنا نقيا وعقلا وفيا
وطبعا قويما ونجا وسيما ما يغنيك عن برد ويعطيك الرغد

ويسير بك الى مفاوز الفوز ويكفيك من دواعي العوز ويثبت

جأشك في مزالق المهالك ومعاثر النوائب فهذا ما يباح له الارواح

ويرخص له الاجساد ولا يخشى له المزاعق ولا يحجم عن وقع البواتر

ويعرض له الجماجم ويقحم له المقاحم فيفوز الذي اتاح له القدر

بما قدم واخر فمن الذين سعوا في اقتفاء آثار اولي النهى وجدوا

في اقتناء عوائد ذوي الحجى وسلكوا ليصلوا الى مرصد العلم

ودنوا اليه ليفوزوا بنيله الحلو الوفي الوافي والحبيب المصافي المروي

الشيخ نبي بخش المتعلم العلوم الادبية والفنون العقلية المهتدي

من مجد بضياء والمرتدي برداء الاهتداء الظاهر الخافي

صان غيل العدو المنافي المتقي عن العارف والناكر خشية عن

ان يسبق اليه المناكر وقاه الله عن كل غائلة وصانه عن كل

نائبة هائلة وبلغه الى ما يريد من علم يعز دمانه ويزيد

فانه حميد مجيد وخير مفيض ومفيد والسلام

كتبه العبد المذنب

محمد هارون البلند الاولى من بلاد

ملتان

فيما لاهور

۱۳۲۰

١٧٢

ايضا فى ذلك

الحمد لله بارئ النسم وجاعل اللوح والقلم وخالق النور والظلم

المتفرد بالقدم المنزه عن شائبة العدم دافع البلوى والنقم

وكاشف الهم والالم والصلوة على رسوله الكاشف عن منهل الكرم

البارع فى خُلقٍ اتم المبعوث بالحق وعمّ الى جميع الامم الناطق المفصح بفضل فهم

كل ناطق وابكم وكل سامع واصم وعلى وصيه خير من تأخر وتقدم

ومن اقحم واحجم (اهزم) الذى شهد بفضله البيت والحرم والحطيم وزمزم

وما انتثر وانتظم وما انتقص واستتم صلوة دائمة ما انسكب الديم

ونضرها الوهاد والاكم وبعد فان الصفى الصافى والوفى المصافى.

المولوى الشيخ نبى بخش الفائز بقداح امتحانى المراوى لعالم

والرافع الخطا الى اوضح المعالم قد وافانى باحسن الوداد فالفيته

ناهجا منهج السداد والطالب لمعالم ائمتنا الامجاد والهارب

من اهل البغى والعناد فانه مع ما قضى معهد الزمان مع اولى الاحقاد

واهل الجحد والالداد خائفا من شرورهم وخائفا من نفسه خشية عتوهم

كان فيهم كمومن آل فرعون فوقاه اللّٰه بالعون والصّون من ان يسبق اليه

جذوة من شرارهم ولهبٍ من نارهم ولعلّ اللّٰه ينجيه من كل ضير و

يحليه بحلية الخير ويوفقه للقيام بما امره اللّٰه ويبعده عما لا يرضاه ويوصله

الى القربات ويهيأه لايثاد طريق النجاة وآخر دعوانا ان

الحمد للّٰه الجليل والصّلوٰة على حبيبه النبيل وآله اولى الفضل

والتبجيل والسّلام وانا العبد الاحقر السيد محمد هارون عفي عنه

وقلت فى عام وفاة استاذى المغفور

مولانا السيد محمد سميع رنجى فورى ١٠ شوال ١٣١٩ھ

فقد خلى الدّهر من وحيد فريد　　المكمل الماهر بن انساً وجنّاً

كان فينا عظيم مجد و عزٍّ　　فائق الخلق شاناً وسنّاً

كان استاذنا مروّحاً سريعاً　　كيف ابقى لفقده مطمئنّاً

اذ سئلت الفؤاد عام ارتحالٍ　　قال لى - كاملٌ لقد غاب منّا

سنه ١٣١٩ هجرى

نوٹ استاذ مرحوم غفره ربه کی تین تاریخیں - اردو - فارسی عربی میں - نظم کی گئی تھیں اور ہر ایک

اپنے خاص موضوع جگہ پر اس کلیات میں درج ہے ——— محمد ہارون

تاریخ ارتحال القاری محمد رضا لکھنوی ۱۸ اپریل ۰۳ء

لقد مات قارٍ محمد رضا ... بہ نبع علوم التقی ایبس

ولم یُرَ قطّ عدیلٌ لہ ... حلیف التقی ورع اقدس

وما مات ذاک الجلیل فبل العلی والتقی تمنا ائبس

فقلت اذا عام رحلتہ ... کانّ لسان الوری اخرس

سنہ ۱۳۲۰ ہجری

ایضاً ۱۸ شوال ۱۳۲۰ھ

مات قار فمات ترتیل ... بعدہ والزمان مختلس

قد عفت بعدہ رباع تقیً ... بل وبیت الصلاح مندرس

کان فی الفضل والعلی شرفا ... منہ نور الکمال یقتبس

اذ قضی نحبہ فقیل لنا ... قل لعام الوفاۃ بانطمس

قد اصبنا برزیۃ عظمت ... نحبہا الانشراح منطمس

قلت حزنا علیہ علی رزیتہ ... لحق الدہر بعدہا خرس

سنہ ۱۳۲۰ ہجری

اس کے بعد قاری کے ذیل میں انکی وفات کی تاریخ اردو میں مندرج ہے

تاریخ ارتحال حبیبی المولوی السید محمد جواد اللکهنوی منتصف ربیع الاول ۱۳۱۹ھ

قضی نحبه حِبٌّ خلیلٌ موانسٌ | وکان نبیهاً مکرَّماً ونبیلا

اذا مات فی اولی الجمادیین فحقّنا | به الهمُّ فی صدرٍ وکان دخیلا

ایا عجباً للدهر کیف مضی به | وکان له شرخ الشباب قبیلا

اتعجب من موتِ الجواد وقد مضی | من الدهر من قد کان منه جلیلا

فقلت اذا عام الوفاة ترحّماً | ایا اسفا مات الحبیب خلیلا

سنه ۱۳۱۹ هجری

وقلت عند ارتحال حبیبی مخلصی من صاحبزاده فی عمره

ما لقلب النحیل مکتئب | من فراق المجید الّا واه

عارف بل و اکمل العرفاء | فاقد انّه کان فی تقواه

قام فی اللیل ذاکر اللهِ | صام فی الیوم طالب الرضاه

فاق فی الخلق من مکارمه | لم یکن عندی النبیه سواه

چون نگریم بر آن خجسته خصال | که نیاید عدیل او بنگاه

دیدهٔ من ندیده است هنوز | همچو او مرد زنده و حق آگاه

مخلصا رفتی از جهان و مرا | داشتی در غمت بحال تباه

۱۷۶

چون نبردی مرا ازین عالم — در نعیم جنان بخود همراه

لعبد من فراق صحبته — دمع عینی جری فما اجراه

شابا کان ذا الالیف وقد — طلب الله عنه لتقاه

غفر الله کل عثرته — جعل الله جنته مثواه

قلت اذ مات ذاک بحر نهی — راح ضامن حسین یا عجباه

سنہ ۱۳۲۰ ھجری

از نوباوۂ سید نظیر حسن صاحب بتاریخ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ کہا تاریخ عقد [illegible] نور چشم

گل امید کی پھیلی مہک ہر بزم و محفل میں — زمانہ انبساط و وجد کا باآب و تاب آیا

ہوئی آراستہ محفل یہ رند و شیخ ہیں آئے — او ہو مستو وہ جام آیا شراب آئی کباب آیا

دف و نے کی ضرورت تھی کہ محفل گرم ہو بالکل — فلک نے آپ بھیجا لو وہ چنگ آیا رباب آیا

مرادیں اب بر آئیں دل کی بندے جو مگن تھے — ہنسے وہ ناامید جو گشت تھے ابر سحاب آیا

سرور و عیش کو ذوق دو بالا ہو گیا اس سے — کہ دولہا بن کے سید محسن مہر انتساب آیا

مجھے منظور تھی تاریخ لکھنی بیاہ کی اور — سوال سال پر ہاتف کی جانب سے جواب آیا

عروسی خانۂ عشرت میں محسن کیا ہوا داخل — ہمیں شادی ہوئی برج حمل میں آفتاب آیا

سنہ ۱۳۲۰ھ

نقل کاغذی که ابوی جناب مرد ارجمند سید جواد ... نوشته شد

سایه افگن درخت مهر تو باد — داورش از خزان نگه داراد

تا بماند زمین و چرخ برین — تا بود آب و خاک و آتش و باد

زنده باشی بکامرانی و بخت — دولت از بند روزگار آزاد

گذارش می شود نخستین آنچه بندگانه گزارش شده بود به پایه پذیرائی رسید و گل امید از شبنم شگفتگی تازه نگردید با آنکه نگاهم در پی جستجو و کاوش جز این نیست که برادران این روش سوی برسد و از دیدن روش و رفتار باستانیان و گذشتگان و خود را از دانشمندان برای خود رفتاری نیک و کردار ستوده گزارش کنند و نخستین و بهره از ان راه ایشان راه کردار خود سازند و خود با هم از ان خجسته کردارهای نیاکان و گفته های نیکو آن پیشینیان پندی بردارم و بیش از این چیز دیگر پیش نگاه نیست - و راست همین است که اگر همچو آن یگانه روزگار که مانند خود در میان مردمان این روزگار ندارند و سر گروه با دانشان هنگام می باشند انجمن پس و پیش در پیدا کار نمایند پس چگونه می توانیم که روی نکو ببینیم - اگر با این همین گونه فروتنی پیوند با گذشتگان بخود راه می دادند می دانم براستی که تا این هنگام هیچ از یاد کارهای ایشان بر روی زمین نشانی نماندی و همه بدست بدکرداران تباه گشتی

روزگار در پرده نیستی و نابودی رفته بودی ولی کار ایشان از این جور بود - بیگمان خواستند
تا بی هنران و کم مایگان دانش نوشته و گفته های ایشان رسد و همه اش از بر خوانند
تا باشد که یکی از صد از ان نکوکار و خجسته کردار گردد و سرمایه دانائی برای خود
آماده سازد و ازین جاست که کارنامه های پارسیگان در همه هنگام نادانستگی یا راه راستی
و چاره کار ایرانی نمودند و رهبری کوی خوبیهای سپندمینا کرده اکنون زیبای
ما بندگان اینست که دست در خورست بسوی بارگاه شما دراز کنیم و سزاوار همچو
آن بزرگ آنست که به پیرائی گفتار خوردان خود فرمائید تا باشد که ازین ورزش
دیگران چمن آرزو را انگیزه پیدا شود و درخت امید بارور گردد دیگر بیش
ازین گفتن دور از گستاخی و شوخی نخواهد بود ازین رو روی سخن بر می تابم
و خامه کوتاه و زبان را از سخن نگاه می دارم و بس -

عنوان لفافه

ببارگاه آسمان پناه مهر سپهر برتری و بالا پایگی تابش افزای گردون گرانمایگی
نازش محمدی نژاد آخرین شت سید علی جواد صاحب قبله

نوشته و فرستاده بنده بی درم
محمد هارون نام
حبیب با صدق و صفا
سید حسن رضا نیک انجام
عرف رحمن والا مقام

بهره یاب باد
۲۲ فروری سنه ۱۹۰۳ع [illegible] ۲۰ ذیقعده ۱۳۲۰ھ

بسید حسن صاحب نوشته شد

روان بکالبد دانش و خرد از تو   توان بدست و دل بخردی رسد از تو

بهستی تو جهان راز اگونه نیاز   ازانکه مایهٔ ناز جهان بود از تو

تا پاینده و روان درخشندگان بالا بان آسمان با آب و تاب تاب افزای انجمن نیاکان اند و جوانان پاک دیدمانان چمن تازه بهار نسرین و نسترن از جنبش باد بیگاهی بجوشش نشه جوانی جنبان گدیور هستیت از باد گرم آلایش ناخوشی و دمه مهر تاب بالایش از آویزش گرفتگی خستگی دور باد - دیر یافت که بچگونگی آن دلنواز دمساز گوش برآوازم - هنگام پس آمدن از لکهنو خود که بلکهنو فرود آمدم شما را با نیم گفتند از اله آباد بجالس بر آشدند ناکام بلکهیم پور رسیدم - دگر بدریافت نرسید که شما کی بلکهنو رسیدید و اینک هم فرودگاه شما کجاست - نخستین بر کامیابی خواه آرزوی دانش و برخوری از میوه نوبادهٔ ارجمندی پروری فرخیت می هم همایونت باد دیر دانت بپایهٔ بلند رسانا د - سپس از واگذشت خود آگاهم فرمایید که با امجد علی "چه پیش آمد و چه فرسودی واو چگونه با شما رفتار کرد - واکه بلکهنو باب کیش و گروارش با آن شاه گفته هرگونه والاتی و برتری شنیدم چنان چون بود - چون نباشد که گمانم اینست تا اینگاه کسی مانند آن یگانه روزگار با چنین انجمن و فرهنگ نگاهش نیامده باشد و گاه نخواهد دید - اگرچه گفته شود که بهر روانا دانا است یا بایدش هر فرزانه فرزانه - لیکن انچه دلم را بدان راه است بینش

ازین نیست - و دیگر از انجام کار نیازکیش جویا باشید پس همین بس است که از دست تبه کار
روزگار درین تیره خاک ناپاک لکهیم پور که گویا یک تخته دوزخ ست بالا آورده
یا پاره از بیابان آتش خیز بربوت ست که صد جگر در ته آن نهفته - باشندگان اینجا
نشانگی ندارند نه از بهره از خرد - همه ایشان کیش پیر تاریک درون ناخجسته خو
دارند - و بنده در اینجا همچو بیچاره دور از یگانه و بیگانه ام که در بیابانی افتاده باشد
و پیرامونش چندین انبوه درنده ها گرد آمده و بخواهند که ازیشان رستگار شود مگر بصد
چاپلوسی و نرم گفتاری - ازین هم روی نرمش ندارم و با چندین رنگ آمیزی و بهانه
سازی بسر می برم ؎ آنچه آمد بر سرم از روزگار * اندکی هم زان نیاید در شمار
هر که نالم با که گویم آنچه رفت * بر من بیچاره ندارد و زار * دیگر اکنون تا چها آرد همین
زینهار ای پیر گردون زینهار + این هم از شوریدگی بخت توان گفت که از یگانه
و دوستان دور و بدر و دوری ایشان رنجور در سیه چرز لکهیم پور افتاده ام
بخواهم تا زود ازین آشوب رستگار شوم - امید دارم که اگر همچنین که یک
شگفته سرم چندی پاینده ماند زود باشد که ازین کار دست بردارم - چون آنان
روز و امید هستم - و هر چه اندیشه ام تا آن رهنمونی گرده می پردازم تا آنچه بر پیشانی نبشته
نهاده اند پدید آید و روزگار از نیک و بد هر چه دارد وا نماید -
بیش ازین چه گویم - سید محمد ارزن
۲۴ فروردین ۱۳۱۲ مطابق ۱۳۳۲ هجری

۲۰ محرم ۱۳۰۰ سنہ ... (۹ ذی الحجہ)

قصیدہ نوروزیہ

خندۂ گل ہے نوید آمد فصل سرور   یعنی آشوب خزاں جہان باغ تمنا سے ہے دور

نغمہ بلبل ہے ساز بزم عشرت کی صدا   محفل عالم میں ہے جوش مسرت کا وفور

بلبل و گل کے جو جھگڑے تھے وہ باطل مٹ گئے   لکھ دیا گل نے برات نامۂ عفو قصور

ہے خود آرائی پہ آمادہ گلستان جہان   سرخ پوشش سے چمن میں گل ہیں یا ہیں جنت حور

لاکھ پردے میں چھپائے نکہت گل کو چمن   پھر بھی لیجائیگی باد صبح اسکو دور دور

شبنم شب سے گلوں میں ہے جو شادابی عیاں   لوگ کہتے ہیں یہ چھلکے جام صبوحی کا سرور

پاسداری شاہد گل کی جو ہے مد نظر   بلبلیں اپنے دل بریاں سے کرتی ہیں بخور

بوستان میں آتی جاتی ہے صبا کیوں بار بار   ہو نہ عشق گل مکدر ہے خیال خاطر غیور

ضعف بینائی کا نرگس کو شکایت ہے علل   اسلئے تجویز ہے اسکو میں شبنم کا قطور

شاہد ان گل کی خاموشی کا معنی ہے یہی   شاید اپنے حسن ذاتی پر ہوا دل میں غرور

کیا گلستان وحدت کی ہیں اسکو خبر   دیکھنے سے جسکے آنکھوں میں سوا ہوتا ہے نور

ہے وہ نخل بوستان سروری کا تازہ پھول   حسن میں ہو رنگ نکہت کا ہوتا ہے ظہور

نامہ جان بخشی ایک جہان کیلئے اوسے   با فروغ و مہ نورانی مہتاب ...

ہمنے دیکھے ہیں بہت گلہائے رعنا دہر میں   لیکن ایسے گل سے خالی ہے دامان دہر

مقطع

ساقیا بہر خدا پلوا دے صہبائے طہور / جسکا نشہ سرے زائل ہو نہ تا روز نشور

مدح لکھتا ہوں میں اوسکی جسکی کوثر کو ہے چاہ / خلد میں جسکے لئے پیدا ہوئے حور و قصور

تابع فرماں ہیں جسکے ساکنان عرش و فرش / جن ہوں یا انسان ملک ہوں یا کہ ہوں وحش و طیور

وہ اگر چاہے کرے زکوب عالم منتظم / وہ اگر چاہے پڑے نظم دو عالم میں فتور

اوسکے ہاتھوں سے ہوا دین رسالت کو عروج / اوسکی باتوں سے ہوا شرع پیمبر کو ظہور

حیدر و الاسم دست خدا عین خدا / بانی بنیاد دین زائل کن شرک و فجور

جسکا جی چاہے وہ ڈھونڈھے انکا ثانی ہر زمین / ابتدا جسکی ازل ہو انتہا ہو نفخ صور

جز پیمبر کوئی ملجائے تو میں قائل ہوا / ورنہ سمجھو مدعی کی عقل میں کچھ ہے فتور

انکی خلقت ہے ہمیں قبل از الفا جلوہ نماں / کیا ہمیں معلوم حال روشنی کوہ طور

ان عالی مرتبہ کسکو ملا احمد کے بعد / کون ہے ایسا مقرب بندہ خالق کے حضور

لاکھ کہتا ہوں نہ سنا ہے آجتک اس شجاع / کسنے دیکھا ہے زمانہ میں کہیں ایسا جسور

ورنہ سمجھو آپ سے دنیا رہی نا سازگار / بلکہ دنیا سے طبیعت آپکی خود تھی نفور

ورنہ اکدم میں جہاں کا حشم تھا یا تمام / دل میں بھی آتش دنیا نامی بار حضور

تیرے اوصاف کمال اتنے ہیں اے سلطان خلق / آدمی کیا قدسیوں کو بھی نہیں جنکا شعور

دیکھکر در سخن ہر ایک کے ہے صد ملک / آج ظاہر ہوگئی تفسیر نور فوق نور

گو کہ لکھتے ہیں بہت باریک سے رجسٹر لوگ — پر محو بتلا تیرے ہو جاتا با آسانی عبید

دوستوں نے تیرے لیے بد پرستش و حساب — ہر نگہ محو صفت فردوس کی افزائی تمہید

نشتے اعمال کرے باعث سے بعد حشر و نشر — گرم ہوگا دشمنوں نے تیرے دوزخ کا تنور

حلم کرتے رو رہا ہے میرے معاصی بخش دے — آئے میرے رب آج کی خلق کے امر غفور

خار زخم جہاں سے دامن دل کو بچا — اور احساں مجھ پر ہو گر دنیا کے سب مشکل ابید

گو عبادت میں نہ تیرے بندوں کے ہم رتبہ میں ہم — ہے مگر نسبت مجھے اس سے جو بندہ تھے سکور

یعنی بازو ہے نبی جسنے ضعفوں کے بیچیں — بندگی میں رکھ دیا سر خاک پیر تیرے حضور

قد تمسکنا بذیل العفو یا ربی الرحیم — فاعف عنا ما اجترحنا بمیعاد النشور

غزل شب شانزدہم ذی حجہ ۱۳۴۳ ہجری

~~کیوں کہیں چھیڑتے ہیں آپکا مطلب کیا ہے — بیٹھے ناخوش ہو کسی بات پہ ...~~

توڑ دے رشتہ پابندی دنیا دل سے — رسم کی قید کسی کہتے ہیں مذہب کیا ہے

جب کہ مرنا ہی ہے اک روز کسی صورت سے — خاک کیا فرش ہے کیا تخت مذہب کیا ہے

ہے جو ملنا تمہیں منظور تو تاخیر ہے کیوں — صبح کیا شام ہے کیا روز کا یہ شب کیا ہے

کبھی صوفی کبھی ملّا ہے کبھی بادہ پرست — ہم سے کیوں پوچھتے ہو حلم کا مشرب کیا ہے

رباعی

دنیا کا عروج کیا ہے پستی اسکی — اور نیستی سے ملی ہے ہستی اسکی

معکوس ہے فوق و تحت یاں کا اے حلم — بالا دستی ہے زیر دستی اسکی

رباعی

دنیا کا نام عین گمنامی سے ۔ لیتے ہیں جسے کام وہ ناکامی سے
کی جس نے جہاں پر چشم عزت سے نگاہ ۔ ظاہر میں بصیر ہے! مگر عامی ہے

۱۸۴

رباعی

کتبہ الی خلیفۃ السید محمد کاظم پٹیالوی

خیر الکلام سلام طیّب عبق ۔ الی الّذی من سناہ النجم یأتلق
سمح الیہ اناخ العلم کلکلہ ۔ والمجد بالکرم الاقصی لہ خُلُق
ینبع الماء من صخر تکلّمہ ۔ فھو البلیغ الفصیح البارع اللّبق
ملأت اردان آفاق بمکرمۃ ۔ فلا علی غیر اسم الفضل ینطبق
علوت متن العلی وھو الابیّ لہ ۔ حتی تخضع منہ الجیدُ والعنق
اذ قمت لیلا لذکر اللہ مبتدرا ۔ واللیل باقٍ فلنو انّہ الفلق
فاقبل تحیّۃ عبد من نف کمد ۔ اضناہ داء معاصیہ فلا یفق
ولا یعلم ما ینجو بہ سحرًا ۔ یدعی فیسئل عما کان یختلق

ضاء شھر سناک وانجح مناک وزاد صفاک والزمان وافاک
فاح اریج ھداک وماح لیدی نداک وقد قرع صماخی من بالتک ما
یفصح عن جلالتک فتقت للقیاک لا فوز بزھرۃ محیاک واذ
کنت بلاھور عاقنی ریب الدھور فان الدھر ذو فنون والزمان

ذو شيون لا يباعد احداً الا اذا اخاه ثم لا يوثق باخاه واني لعد

نابني النوب ورابني الشيب سافرت الى الوطن على العجل ولم يتيسر لي

المهل حتى اسعد بلقائك وادلى مغناك وقد دعاني الى تنميق

هذه الالوكة ما تغلغل من حيث **اعجاز التنزيل**، لاخيك النبيل

تغلغل

غفره ربه الجليل وسقاه من ماء السلسبيل فكتبت اليك طالبا

ورجائي ان لا تردني خائبا ولا تبخل في ارساله اليّ ولو بقي منه نسخة واحدة

فاني استحق مطالعته اكثر من غيري وفيه سعادتي وخيري وانا الآن

لبالمرصاد لاجابة ما سألته على حسب المراد ولما كنت صفر اليدين

من العين لا اقدر ان اهدي اليك الا قصيدة نظمتها اثنا المجرى الشهير

وحاكيا بعض ما جرى عليه عليه سلام له المجيد فهذه هديتي المحتقرة

وتحفتي الغير الموقرة فان قبلت فما احسنه وان رددت فحقيق له

والسلام وانا المحجوب في التجوف محمد هارون تاسع عشر من ذي الحجة

٢٠ مارچ ٤٣

مطلع القصيدة

لا تبك يا صاح فوق الرسم من دار ما عفت بسيول او بامطار

بہت سو چکے

یہ دنیا کی بے اعتباری یہ نیند   یہ جہل اور یہ غفلت شعاری یہ نیند

نجانے تمھیں کیوں ہے پیاری یہ نیند   دکھائیگی اک روز خواری یہ نیند

اوٹھو حلم - صاحب بہت سو چکے

یہاں کیا ہے دھوکے کی ٹٹی ہے بس — نہیں اس میں کچھ بھی بجز خار و خس
کسے ہے بجرو سا یہاں اک نفس — یہ آتی ہے ہر دم صدائے جرس

اٹھو حلیم - صاحب بہت سو چکے

توقف کا موقع نہیں اس جگہ — کمر باندھو بستر کرو جلد تہ
اٹھا بحر طوفاں سے ابر سیہ — بہا دیگی تم کو یہ سیل گنہ

اٹھو حلیم - صاحب بہت سو چکے

یہاں تنگ رہا ہیں حرص و ہوس — نہیں اس سے کچھ ملنا بقدر عدس
اگرچہ رہے زندہ لاکھوں برس — پھر اب تم کو ہے کس لیے پیش و پس

اٹھو حلیم - صاحب بہت سو چکے

گئی صبح اور دوپہر بھی ہوئے — گھڑی ششتہ پہر کی بسر بھی ہوئی
گئی شب اذان سحر بھی ہوئی — تمہیں رات دن کی خبر بھی ہوئی

اٹھو حلیم - صاحب بہت سو چکے

خزاں آئی فصل بہاری گئی — درختوں کی برگشں اوتاری گئی
زمیں بوستاں کی نہاری گئی — وہ شبنم کی بھی اشکباری گئی

اٹھو حلیم - صاحب بہت سو چکے

وہ شوخی وہ بانکی ادائیں نہیں — وہ زریں وہ رنگیں قبائیں نہیں
وہ اب بلبلوں کی صدائیں نہیں — وہ ناقوس کی بھی ندائیں نہیں

اٹھو حلیم صاحب بہت سو چکے

~~نہ وہ اگلی سی اور نہ وہ بات ہے نہ وہ دن ہے باقی نہ وہ رات ہے~~
~~جہاں تجھے چمن وہاں خرابات ہے فقط حرکت اہل حاجات ہے~~
~~اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے~~

نہ زاہد نہ مست خرابات ہے نہ ساقی نہ جام مے میں کرامات ہے
بتوں کی نہ حق کی کہیں بات ہے کہ متروک رسم عبادات ہے
اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

شمیم گل و یاسمن میں نہیں وہ خوشبو بھی مشک ختن میں نہیں
گرانی وہ لعل یمن میں نہیں نمائش وہ در عدن میں نہیں
اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

عنادل کے نغمے چمن میں نہیں پپیہے کی آواز بن میں نہیں
فریبندہ انکھیں ہرن میں نہیں نزاکت وہ گل کے بدن میں نہیں
اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

بسر عمر کر دی خرافات میں ..... فنا ہو گئے نفی و اثبات میں
رہے قید بند حبالات میں نہ کی فکر اصلاح مافات میں
اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

گذارا دن اپنا فقط بات میں پڑے خوب سویا کئے رات میں
نہ کی اک گھڑی بھی صرف طاعات میں یہ غفلت عمل کے مکافات میں
اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

ابھی بہشت میں تمکو رستے کٹھن اوٹھانے میں کیا کیا نہ رنج و محن
اگرچہ خدا ہے بڑا ذوالمنن مگر ہے عدالت پہ اوسکا چلن
اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

... بیقرار شتاب / ... جو سرھانا شتاب

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

ارادہ کرو نیک اور ہے وقت کم / کرو یاد باری بھلا دو صنم

جہاں میں جلدی اوٹھاؤ قدم / ابھی تم کو کرنی ہے سیر عدم

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

نفس اپنا ہے کم عمر ہی / ہے جان لے! جادہ گمرہی

جہاں میں اپنی ہیں یہ ملو ہی / تجھے جو ہے غفلت میں ذرا دیری

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

... سبک کچھ انتہا / جو کچھ کرنے جانا وہی کیا

... خداوند بس اولیا / تمھارے تو ہستی کا کام ہو گیا

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

... جو دور اس سے رہے / ہر آن ان مغرور اس سے رہے

... میں مغرور اس سے رہے / الگ تا بمقدور اس سے رہے

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

... غفلت ہے یہ جا جو آپ نے / بڑا ہائے اٹکو نہ کیا جچا

... میں اب احباب یا در رکاب / ذرا ادرکھیں کیوں رہے مجھی دو جواب

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

۱۸۸ ... بہت جلد غفلت سے ہو الدور / مشتاق جماعت ساز ...

دیکھی نہ بصیرت دلفروز / اجل بچگی الحکم تم خوش خور

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

ہر ایام ہے کم ستا دو تھیں / کہاں آئے وہاں کی ہے بھی دو تھیں

بھلا دی ہر ای جتا دو تھیں / جو سوئیں نہیں تو جتا دو تھیں

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

یہ ابلیس ہے کچھ سمجھتے بھی ہو / جینا نا ہے کر روز یہ ایک دو

جینا لیا تم کو بھی لو بس رہو / خدا کیلئے اب نہ غافل رہو

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

بہت لے فن جہل ابا دیں / فنون انشتر و ست قصادیں

رہی ہے تو لب ستا منتقادیں / ابھی میں پھنسی جو کر استادیں

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

وہی آدمی ہے جو کچھ کر رہے / بندہ احمد رفیق اکثر رہے

نہ یوں جیسے تم بندہ ہر روز رہے / جہاں بیندا ای دنیا مر رہے

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

جو کچھ ہمکو کہنا تھا ہے او سے بیدار / نہ اب کہہ جاتی ہے حلم زار

نہ مانو کہ مانو تمھیں اختیار / ہم اب جاتے ہیں کہیں کیلئے ایکبار

اوٹھو حلم صاحب بہت سو چکے

یہ نظم منکر الصمد تاریخ ۲۴ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ روز یکشنبہ

لکھکر رمضین حلم اتمام کو پہنچی

او دنیا میں رہو سرو خیابان ہو کر | جا و بے جا و بہار چمن [illegible]
ہو برا خانہ برانداز جنوں کا جس سے | قیس آوارہ پھرا ہے سر و [illegible]
صبح وصل آنکھ چرانے کا جو باعث پوچھا | موںہ چھپانے لگے انچل میں لپٹا [illegible]
مثل ایا وہ سمجھتے تھے زمانے میں محال | آئینہ دیکھتے ہی رہ گئے حیرا [illegible]
قطع دنیا سے تعلق ہو یہ ناممکن ہے | پردہ شرم تو ہے گر رہے [illegible]
غیرت آتی ہے گناہوں سے مجھے ہاں اے شرم | تو ہی اب موںہ کو چھپالے [illegible]
خاتم و تاج و نگیں چھوڑ گئے آخر کار | ہاتھ کیا آیا سلیمان کے سلیما [illegible]
نفس ہے دیو رجیم اے عمل نیک اثر | باندھ لے تو ہی اسے نقش سلی [illegible]
یاد پیراہن یوسف میں کھنچا آتا بدر | رہ گیا چرخ پہ تصویر گر [illegible]
دونوں پہلو سے لگا رکھیں فقط ہیں | کیا لگیگا ہمیں زندگی و [illegible]
وان چلو ہو نہ جہاں نیستی و ہستی کچھ | کیوں رہو بند وجود و عدم ار [illegible]
آکے دنیا میں سر اتنا نہ اوٹھا اے منعم | ورنہ گر جائیگا گرد سر دا [illegible]
ہستی در سے تھی مجھ سے کچھ ایسی ان بن | صورت لا میں رہا چاک گر [illegible]
خندہ زن آپ جو مری اشک فشانی پہ ہوں | خوں رلوائینگے آنسو مرے [illegible]
ہاے ملنے نہ دیا اللہ اونکی حیا نے مجھ سے | بن گئی میری رقیب اونکی [illegible]

رباعی

سردار جہاں ہوے نبی عربی | یکتاے زماں ہوے علی
پھر کیوں نہ کہیں اہل زمین و افلاک | احمد سا نبی ہو گر تو حی [illegible]

تمت الکلیات بالخیر [illegible]

[illegible]

ای وفضل ذو الجلال

पीरबदहसन

حصہ اول

पीरबद्दहसन

علاوالسنقوریس

الشاہ ولت رام

طالبعو علم سکهو رات ڈن + ایس نعمت جی آہ کین یہ رہے

من جران سو کی توبہ بجهنا جگ + ہمسنو نمن بیٹہ رسم ماڈیگہ

طالبعلم علم نعمت بر + علم سے ادهنن رجی آگا کہری

کتاب ہی کتاب ہر عابد سائکر

Sayed Ahmed

بسم الله الرحمن الرحیم

بهجت و بهمن

عرضداشت بنده بندگی پیرای بینش دولت رای بجناب خداوندی کیف

و کم خداوندگان وجود و عدم سر برارای اقلیم بیچونی و زینت افزای و بهیم بی نمونی

بهیج قوانین گیهان آفرینی و مخترع قواعد همه دانی و همه بینی فارس مضامین بیانی

و مفتاح ابواب چاره سازی رزاق صغیر و کبیر مرتبه بخشش فقیر و امیر مرهم ریش دردمندان

خوشخرام وادی لامکان وحده لا شریک جل جلاله میرساند فقط که از آنجه

گجور مرحله گستر اول منزل که بموجب حصول این خلعت عنصری در باعث فراهم آوردن

سامان بهروزی کم بیانست چون روز در دست والتباس آتش مانند بود

از لغط مهر چن تا عرصه نه ماه جام از دبام کشید و تردد دیگ گونه بمضمون

تسلی انجامید بعد آن منزل دوم که عبارت از خطه غفلت معمور طفولیت بوده

مدت یازده سال نقش ادبا هست بر روزن بطریق دلگسالی و بی پروایی معهودگی

و چون حیرت نیابی حجر ها سیاه و بهوش بر تنگ مطلع صبح الحمرا از گرد دور آفتاب

شروع سال دوازدهم عنان آدهم غزل بجانب صبح به کسب آباد معارف

ساختم و در پر گره سرور لوکه مکان ترول سالهم است طرح اقامت انداختم

سجع سجع ۵ ۹

کلول همو جو گشته گمر با خو سگوار و بجا عنقا و ور و صل ان اعضا و سابل

در هر کوه و بار اگر دس جام بردن از خبطه ممار امید واکه بیگی مرق بها فتم از لطف سایه زند

و در حین چنین نضارت اگین بر عربده بیحوری تم هوا اصلت طسر ازند ۝ رقعه ۲

من بحفظ حفیظ باشند از آن روزیکه ان لخت جگر لطف شکر لم فیکم بند گالعالی متعالی

شتافته کاهی بحریر خوالف حال پرداخته و ستانگین حالم گیر از باده نشان نشه حقد ارین

موجب ول هتر و بخفیف جون هر نم بسمل می مانند لازم که از احوال حرب استکمال

منفصل نگارند و از انفصال مغاملت ره و ببلان منشر و حالات و ننده موار و تائیدات

اهالی دالو انجت و ساد مالی بروش الصد المتین علو ان مجبت دولة در کنم

صورت صفی مفتوح باد رهیلان شتعاد نفعان که در وادی الفدام جهان می شتافتند

نقش ضلالت بر صفحه حال می بستند تا صمصام خون آشام لشکر اسلام نام ورده از سعر که حرب و ضرب

ولغرارها دنبر و کفر گوم سبا اداره هم انست اباد رشته اند اگر چه بها دراجنگ جمع ویلا استحاب

مخوف نستاد و نباله گیرها لیکن الضاهم جابکه سراغ ان معلوم نماینند بنا بر نهنج گردن انها

فوج ظفر موج را بر گمارند تا اگه نخل فساد از بیخ کنده بیخ خالق و خلق الله گلها می تحسین از

گلشن ظهور چیدن مبت آ از باده مستوق تا وق چه تحریر رقیم امید ۝ رقعه ۳

سپهر بانا امم ذر که تاریخ منجم شهر حال آ ضیاف لقید تکلف وطلاقت یگانه هم و دستور بها و لاله سمیر شاد

برای همه برادران و خمر بزاد و خوان بن و منشیا معرسید و نشک طره عنبرین بهشتو گفته لیل برکن خواج

سنجیده همه برای کمال دسترس موجود خواهد گردید چون بهای نیابها از خیده روز آزادی
و سهم سیلان پیر آدل مهلی بیستوی آرا عمش انکه جهر ابر زار بتر ادل ارفیعه بر سیاه مال خود
خریدار لطف سازند و انصاف هم سر یک صافت شوند رقعه ۴ صاحب جیدا و
بیت
فیض آن سلالة الله المجید بر آن چهره که خاطر می‌خواهند دوام زندگی پیش القدوم
بدیع لعلی خلعت سرفرازی مهر طرازی اعظم و فیض ظهور زبان فیض بخش
تیار هنداران و قدر افزای قدر خواهان عطا کرده موجب نشاط گوناگون و
انبساط بوقلمون گردید الله تعالی بر آن قدردان دوام جوهر کامل گون جوهر و هنداران جمیع
خواهان را سبح الاعتقاد و بندگان قدیمی نهاد مبارک و میمون و فرخنده
و همایون گرداناد رقعه ۵ صاحبا فضیلت پناها فاضل عالی اعتبار
معلوم و وضوح گردیده داشته رقم محرابی تمیز و همداد و فاضلان سرکار بندگی آن
بر آمده و ناحق این سکن از تیغ لطم نسخ میکنند اخدا الهی مستند انهاطلبان
گردند چون این سرای دگرگستنه همراه برده شد رقعه ۶ صاحبا از
که فلک بکام گشته که نقش مراد در صفحه نشسته الحال لغر الکمال
و بیگانه و بیکاره شنوده سکون نهر در مرحبی میدارند و شرائط خلاف
آنچه هر آب محبت لطهور ساختند و اگر باد الصا حبیب ابر اکرای
جهند و روز و شب ابر و ظاهر و باطن محبان یکرنگ مع الضمن
بشنود رقعه ۷ برادر عزیز و افر تمیز قدر آن برادران

زبان دستر امر مقصد گویان جهان طول عمره زاد قدر لمعه دعوات انهر مبید حیات انسه تحیه اوقات منتخب جمیع

ساعات است المطالعه نماید خط بهجت نمط در عین انتظار بدست من رسیده زنار در واجب بهره

وصول امر و هو حیث خبر در خاطر افزود آنکه نوشته بود که بلحقه خرج هر درجه اتم رسیده

و نرد دو در کار بعلونه ارحدلا حق حال عزیز از اتحر افادی است از لشکر ملمز بکر ملغ نسبالدر ده

همیشه در دلق افزود زمره للکنور مسوند بالتعریف توفیق مزج معمول است

دانند لازم که همواره محرر در مشتاق حال باشند رقعه ۸ صاحبا مخلصا دانند

بعد سلامت نکلف طرح که ی گذرد جه التماس نماید که هر لحظه کاتب سخوان رسیدن و هر لمحه

منتظر بکیفیت مزاج نیم بسمل بودن است شعر شکوفه انم نه انگم نه نشتم نه سایه دارم

در حیرتم که دهقان بچه کار کشت مارا + اگر منظوره اند در وقت معین شمشیر عین بنده

نوازی سرفرازی است بیت کسی بهر خود سایه همچو تو داره

که هم عمه اگر گرچه در انعم نگردارد + زیاده بجز بندگی چه عرض سوادی

رستمگی چه التماس سازد رقعه ۹ مرقومه محبت و داد محمد مهر او

سلمه الله تعالی بعد شوق علاقه بحبت آباکه انشراح ان بزبان علم

متعلوه الله گنجید للاجباره هر اسطلب بیرون آرد و تابعه که ازعشارس

مضمون دلبری پیدا داد مضمون عبارت شستم بساری پیدا بود و درد و نمود الوب

ابتهاج بر رد شود و نمو کرد از قلم محبت رقم شده بود که در شیوه الله با جاهلان و ناقصان که از [illegible]

هر دو یک قلم محروم و از کوچه داشن یک رهرو [illegible] الاتفاق افتاد شعر

در غون افتد ناله خیزد از چراغ + صحبت ناجنس باشد ثمر از نان + فی الواقع

درین روزگار هر دوم جهل بسیار [illegible] از زمانه تمام علاج این هر فن و [illegible]

این از ای مصرعه شیخ سعدی شیرازی است + جواب جاهلان باشد خموشی +

87 .4. 6

رقعه ۱۰ - لاله صاحب مهربان سلامت + درین کارگاه صوری باهر یکی که لعل [illegible]

پیوند محبت و یگانه بکرم [illegible] ابر ازائی [illegible] صورت اختلاط [illegible]

مزاج بر گشتگی طبع با جهر و ظهور نمی نماید از وقوع این دل [illegible] ابر که باک

رابطه دوستی بمیان آید بقول شعر گر شرم و گل ندارم

چه روم بگشت گلشن + که شنیده ام ز گلها همه بودی بیوفایی

رقعه ۱۱ - حکیم صاحب مهربان مخلصان سلامت از وقت ملاقات

فرحت ایات اگر بر زبان قلم [illegible] این بر ورق [illegible]

ابراز مطالب می پردازد که در نحو الا با اختلال احوال عارضه کام و بر وجه احسن اسلوب دولت

اب خجو رسد اهو کس در رتبه بالغا حسب اهون خاطر محرم هذا الحسن فیم زبید

الفات به آمید زود بر ارند رقعه ۱۲ — ما به مجت و صفا معدن ملق و ولا

سلک — بعد شوق خلد و فا که تحریر است شرط مهمخند و بیان نیران بیان سخن

بوم موقوف هنگام قرالنیام دریا دولت دیدار ولذا سینه مدعا را دادر

انشراح نگر و کس ارده است منقضی گردید مرحله صعوبت دیده از رنج لبورد

نامه محبت شمامه اوراق شوق هلالی نسخه خواهش جسم نیاز سپاره

ندو لجبی نگرواند از وقوع این معنی چه صورتها که ارایش حال طاهر نکرد بار دیه

جو نیکر بصورت الشفقه گداز زد که بر اهون حالم علقه نسبت حون قلم

تنگ بر هن زود جهان شهر انگیز تا غنچه تنگاه و خنده ام + بجسم

شوکلشن جان ر وار + لب بسمایه تنغ ارست نه بیت + —

جدای آتش بیز اسد بسوز دل و جان را + فدای کرنصب کس

ت رد و داغ هران زرا + ترصد که برده بنفارقت انگیخته شود هدلوزی

جلوه دگر گرد دیار او محبت نامجات لحصول کشایی خورشیدی و رسم طراز بر

معنی دارند رقعه ۱۳ ماهو لقا صاحب خداوند قدرشناسان سلامت — بیبیس از این هم حقیقت

اینجا بخدمت عالی تسهیل داشته تا هنوز جواب آن بر لمعی بکمال جاو نگر دیده دار

از آن لطف بانجا امید داد لعل تشنی بدست نرسید که موجب

درم + عمر گر تر خوش گذرد زندگی خضر کم است در بناخوش لگذرد نیم نفس

بسیار + جون لاله درین باغ ندانم بچه تقصیر + پر داغ نهادند بنائی جگرم را

امید که هر گوبند زنا در از اناکید شود که حالا اشتاقی نکرد و دست ها زنگی داهول

روزگار زرهتر و ضه است ادا کرده خواهد شد زیاده چه التماس نماید و شنوا

چه عرض کند رقعه ۱۴ معدن محبت و مخزن الفت سلامت در هنگامیکه

دل از نشاط می شگفت و غنچه طبع بر جنبش انبساط لبریز

بهر ایمون خاطر خوش و نغمه سنجی از طرف و گوش که بلبنگ امنکه

دفاصد باد رفتار بعه نامه محبت شمامه که شنوا دس صم و

بهار نقش و فردوس نگاری که رنگ چهره شاهدان سراپا دلبر بالو دور رو بهمن

شگفته مرقوم قلم دو قلم برده از خ برگشود و چند بهار که باد وزی بهاران و بهاری

معانی لطف از نهاده و الوان مجالس صحبت بر رو کشاده و دیده و دل نشسته سرخوش و بیرنگ

می سکند و نخل محبت و بیراوری ایخ بر میکند آخر سخن انکه ان بهیوس

بستن را فرمانده و بهند که با نام مصدر معنی عرکت سانعی مگر زبان و زباده

تا گلگونه چهره خوبان جهان رونق قصد بر افروخته و رونق از آن گلشن

و افعال و حمن حیثیت و جلال الناس و فر عجبان نکرنگ و دیر دوس

رزوری دلس و فرهنگ بر سحا فضل ابر و بهحال شگفته و خندان

و از پریشانی که سنبل لذخی حال دراز تنگی که سنبل غنچه نغنس بند ملال

و از خاموشی که زبان زبان سوسن ازجهت که مانند نرگس بر همن

بر طرز اردو بمعرض بیان آورد که قلم یک قلم در بیانش سرگردان و صفحه

کاغذ یک چمن بی رنگ جز ان بیت + نوشتم نامه را بر کاغذ زرد

که رویم را فراغت اینچنین کرد + تا که از دریای مهجوری و درد بیرون گرد

هو اصلت سراپا راحت بر ساید بسبب الله سبحانه الوهاب

سر ادب برو که باید بانگه از شهسوار قلم را در میدان انشا سطر محبت با مجانان

جولان دارند که از غطرات الطیبت فرو نشینند و اگر گلشن فقرت و گلهای فرح

چیند ز باده از انچه مسیطر سبو و سوق با فوقش بسیار

صاحبان دنیا دون خانه رنج گونا گون معیت اند که لغد ممزر السواد پس در راه جنت

نشنه خندنک بلا مباد انگه بیاد او مشغول گر دید جام از باده عیش گشته دنیا و احوالی

در روی خوابی است که در خواب بیند او را چون این نکته مون دل بخاطر رسید مون

رحم گردید مدام نشاط در جام حال بالان باد دستی رقعه ۱۵ - شمع انجمن محبت

مودت منسوق اهل فاقه بدان مرتبه الشب که همای خامه در هوایش بال گشاید و طاوس

زبان در ان جلوه گری یارد را بدم مودت صورت تحریر نمودن دریا در گوهر سفتن

قطره شگفتن لهذا بری مدعا را در شیشه الشراح بخجی می نماید و کاکل بهار مطلب را

از طهار می گشاید و حنای منصور دست بیان می نمود و ساغر منفیر ضمیر در

دوع سیر دارند حظ البته که پیش هادی تجلی اتش انجمه چهره گلرو با رنگ و بوی

مجابجد و مودت نشانه از ان منجل بیان لوز ماهی در تن حیثم در تمام

پس اشنا از سیل هستی سلمانی می گردید و دیده و ران را از وعید پس تعجب

خلد بعد وقوع می انجامید ازدی کشوف دلی و محبت بلیس که لطف بوده

عالمی صفای که از انیده بسیار بستند خاطر فیض مطلع گردید ارشاد سرنمود و

انجمه بهمن تقسیم طلب از نو لهذا اهندوی هیلدخ دو هزار روپیه المحت گفته خان

رقعه ۱۶ - قرنشاد و شهر حمد کریم طلوع شاهقعقطار بر ادرم

رحمت جانان افغان نشان د سعادت برانی

لاله محبت اطول العمره و زاد قدره بعد از

مهر بر جهات [illegible] فیدو حات مطالعه نمایند که عکس خاتم از آن [illegible] بوده معاینه است مطالعه نمایند

خط محبت نمط المطلب انجام [illegible] و وصول نمود بموجب [illegible] خاطر از [illegible] و خوبی بشم [illegible] است

هیچکدام از باب افغان [illegible] دراعلاب بی بود این موجب تعجب رسیدن [illegible] طهوریه و [illegible]

در دو [illegible] سنگ تعیق شکسته ان الله تعالی بعد [illegible] گرمی در بار [illegible] باران که [illegible]

[illegible] خواهد کرد [illegible] رطوبت بوده از خ خواهد [illegible] رسیده خواهد [illegible] رقعه

[illegible] مهربانان مرحم [illegible] مخلصان مملا بعضی بعضی دوستان که [illegible] کار [illegible]

و آنچه [illegible] قابل خصوصیت [illegible] دالی که عبارت از الغاز است [illegible]

[illegible] که استفادت ارعداوت [illegible] ان گفت [illegible] می دارند ان شاء الله تعالی [illegible]

[illegible] دار هم [illegible] خرید حال [illegible] رسوائی کنند [illegible] که بیا او [illegible]

ان حالی در [illegible] روانی [illegible] رقعه ۱۸ [illegible] منقبت و الاحسان د مجموعه [illegible]

[illegible] دستیاق مالا [illegible] هوا [illegible] اورده [illegible] کاغذ [illegible]

[illegible] را بهمراه [illegible] و آنات ماه [illegible] بودن و [illegible] میل [illegible] شدن

[illegible] را در [illegible] بودن است لهذا النثر حسن [illegible] جامع المتفرقین و اگر [illegible]

[illegible] از مطلب [illegible] الطاف [illegible] که از [illegible] الفاظ [illegible] معنی محبت چون [illegible]

خود [illegible] ما مانند [illegible] که در هر صورت این [illegible]

[illegible] مهاجر [illegible] راقم [illegible] العلب [illegible]